عرضِ مؤلف

نحمده و نصلى ونسلم على رسوله الكريم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشيطن الرجيم

بسم اللہ الرحمن الرحيم

زندہ قومیں اپنے محسنین کو یاد رکھتی ہیں اوران کی تابندہ درخشندہ زندگی سے ضیاء حاصل کرتی ہیں،ان کی کاوشوں،کوششوں،دین متین کے لئے ان کی قربانیوں کا مطالعہ کرکے اپنی سستیوں اورکوتاہیوں کوزائل کرتی ہیں،ان کی تحریریں پڑھ کراپنی اصلاح کا سامان کرتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اہل علم حضرات اسلاف کے حالات قلمبند کرنے کا اہتمام کرتے آئے ہیں۔اسماء رجال وتراجم کے عنوان سے لکھی گئیں کتب اس پرشاہد عادل ہیں، پھرمشاہدہ یہ ہے کہ جن جن محدثین،فقہاء،علماء صوفیاء کے تذکرے نہ لکھے گئے ان کی تحریریں اگرآج موجودبھی ہیں یا ان صوفیاء کے سلسلائے طریقت اگرآج بھی چل رہے ہیں، باوجوداس کے خودان کی تحریروں کو پڑھنے والے یا ان کے سلسلہ سے وابستگان ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے، بسااوقات ایسی کتب بھی دکھائی دیتی ہیں جن کے بارے میں تحقیق کرنے والے آج تک وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ فلاں کی تصنیف ہے۔

بعض ایسی کتب بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں جو اپنے موضوع پراکمل اورلکھنے والے کی اس فن میں مہارت کی خبردیتی ہیں مگرلکھنے والا کون......کس کا بیٹا......کس خاندان،قوم وقبیلہ سے تعلق......کس علاقے کا رہنے والا......کہاں پیدا ہوا......کہاں پرورش پائی...... حصول علم اورترویج واشاعت دین کی خاطرکتنے اورکہاں کہاں سفرکئے......کن شخصیات سے اکتساب فیض کیا......کن لوگوں نے اس کے سامنے زانوئے تلمیذ خم کئے......کب اورکہاں داعی اجل کو لبیک کہا......اورکیا کیا علمی روحانی ورثہ چھوڑ کرگیا......کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

لہذا علماء ومشائخ کے حالات زندگی اوران کے دینی وملی کارناموں پرتحریری کام ہونا ایک ضروری امرہے۔علماء ومشائخ میں سے جو حیات ہیں یا وفات فرماگئے اگرمتعلقین کے تعاون سے حالات وواقعات ومعاشرتی سرگرمیوں کوقلمبند کرنے کا اہتمام نہ کیا گیا تو یہ اہلسنت وجماعت کا بہت بڑانقصان ہوگا جس کے ازالے کی پھرکوئی صورت نہ ہوگی۔بزرگان دین عجزوانکساری کے پیش نظراپنے حالات وواقعات کوضبط تحریرپررضامندی کا اظہارنہیں فرماتے۔ایسی صورت میں متعلقین کا کام ہے کہ وہ بزرگوں کے حالات لکھنے کا اہتمام کریں یا لکھنے والوں سے تعاون کریں اورانہیں معلومات بہم پہنچائیں۔

مجھے جن کی حالات زندگی اورتاثرات جمع کرنے کا موقع نصیب ہواہے،وہ خاندان اہل بیت کے چشم وچراغ،جماعت اہلسنت کے روح رواں،مسلک اعلیٰ حضرت کے نقیب،میدان خطابت کے شہسوار،متعدد کتب کے مصنف،یادگارسلف،افتخارخلف،پیرطریقت رہبرشریعت حضرت علامہ سیدشاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں،جوسچے عاشق رسول ﷺ،سچے محبّ وطن،نہایت فعال، نہایت بیدارمغز،وسیع النظر،معاملہ فہم،فراست وبصیرت،حکمت وتدبرسے کام لینے والے،جرأت وہمت اورشجاعت کی خوبیوں سے

آراستہ،عظیم مبلغ اسلام ہیں۔آپ کی راست بازی اورحق گوئی مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ایسی ذات ستودہ صفات کے حالات و واقعات کو قلمبند کرنا مجھ جیسے انسان کے لئے آسان نہیں مگر ایک کوشش کی ہے جو کہ عوام اہلسنت کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

اس کتاب میں فقیر نے اپنے پیرومرشد امیر جماعت اہلسنت پاکستان (کراچی) پیرطریقت رہبر شریعت مبلغ عالم اسلام حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری مدظلہ العالی کی دینی خدمات کے پچاس سال مکمل ہونے پر عالم اسلام کے نامور مفتیان کرام،علماء کرام اورمشائخ عظام کے تاثرات جمع کئے گئے ہیں۔

یہ بات آپ تمام حضرات کے ذہنوں میں رہے کہ اس کتاب کو مرتب کرتے وقت نہ شاہ صاحب سے اجازت لی گئی ہے بلکہ اس کی خبر بھی شاہ صاحب کو نہیں دی گئی کیونکہ شاہ صاحب کا مزاج دوسرا ہے۔وہ اس بات کو سخت ناپسند فرماتے ہیں کہ کوئی ان کی تعریف کرے یا لکھے۔اس لئے بغیر شاہ صاحب کو اطلاع دیئے،فقیر نے خاموشی سے یہ کام انجام دیا ہے۔

مجھے اس بات کا بھی ڈر ہے کہ اس کتاب کو دیکھ کر وہ ناراض ہوں گے مگر میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے اس فرمان کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے (احسان کرنے والے) بندے کا شکریہ ادا نہیں کیا،اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔

میں نے حضرت شاہ صاحب کے عوام اہلسنت اورسنیت پر احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور واقعی شاہ صاحب کے سنیوں پر بہت احسانات ہیں،جن کا بدلہ ایک کتاب تو درکنار سو کتابیں بھی نہیں چکا سکتیں مگر آپ کی پچاس سالہ خدمات کے اعتراف کے طور پر یہ سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میں عالم اسلام کے جید علماء کرام کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس حقیر فقیر بے توقیر کی گزارش پر حضرت شاہ صاحب کی شان میں کئی صفحات لکھے،میرا پروگرام تو بہت بڑا تھا مگر میں اکیلا ہر عالم دین کے پاس نہیں جا پایا۔تن تنہا جتنا مجھ سے ہوسکا،میں نے علماء کرام کے تاثرات جمع کئے۔اس ایڈیشن کے شائع ہونے کے بعد بھی اگر کوئی عالم دین چاہیں تو وہ شاہ صاحب کی شخصیت پر تحریر بھیج سکتے ہیں،ان کی تحریر آئندہ ایڈیشن میں شامل کرلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے علماء کرام کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ان سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔علماء کرام کی توہین اورغیبت سے محفوظ فرمائے اورخصوصی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ،حضرت شاہ صاحب کو عمر درازی بالخیر فرمائے۔آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم فرمائے۔آپ کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔آپ کو حاسدین کے حسد سے،شریروں کے شر سے،دہشت گردوں کی دہشت گردی سے اوردشمنوں کی میلی نظر سے محفوظ رکھے۔آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلوص کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہوئے دین کی سچی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

احقر الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

فہرست

آپ کی پچاس سالہ خدمات پر عالم اسلام کے جید علماء کرام کے تاثرات

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری اکابرین ومعاصرین کی نظر میں

1: شاہ صاحب کی مصروفیات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح ایک آدمی اتنے کام سرانجام دیتا ہے۔
(شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ)

2: شاہ صاحب ان لوگوں میں شامل ہیں جن کی میں دل سے قدر کرتا ہوں۔ (علامہ حلیم احمد اشرفی علیہ الرحمہ)

3: شاہ صاحب کے نورانی چہرے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ (مفتی اللہ بخش نیئر سعیدی علیہ الرحمہ)

4: حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا شاہ صاحب کی اقتداء میں نماز ادا کرنا کوئی معمولی بات نہیں، بہت بڑا اعزاز ہے۔
(مفتی عبدالرشید نوری رضوی علیہ الرحمہ)

5: شاہ صاحب مسلک حق کے سچے ترجمان اور پاکستان میں مسلک اعلیٰ حضرت کی پہچان ہیں۔
(نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اختر رضا خان الازہری)

6: شاہ صاحب کے حکم کے آگے میری گردن جھک جاتی ہے۔ (محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی)

7: ہندوستان کے شہر ممبئی کا دیوبندی شاہ صاحب کی آواز سے ڈرتا ہے۔ (شیخ الحدیث شمس الہدیٰ مصباحی)

8: شاہ صاحب مستجاب الدعوات ہیں، آپ کی دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔ (علامہ سید محمد ہاشمی میاں)

9: میں گزشتہ تیس سال سے شاہ صاحب کا نیاز مند ہوں اور ان کی دینی، اعتقادی اور مسلکی خدمات کا معترف ہوں۔
(علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب)

10: اسمبلی اور اقتدار کے ایوانوں میں بھی شاہ صاحب کی راست بازی اور حق گوئی کا ہمیشہ چرچا رہا ہے۔
(حضرت قبلہ پیر نقیب الرحمٰن)

11: شاہ صاحب عصر حاضر کے علماء کی فہرست میں چمکتی دمکتی شخصیت کے حامل ہیں۔
(مفسر قرآن مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری)

12: شاہ صاحب پیشہ ور بزنس مین، خطیب ومبلغ نہیں بلکہ سچی تڑپ اور خلوص نیت سے خدمات دینیہ انجام دینے والے ہیں۔
(مناظر اہلسنت مفتی محمد حسن علی میلسی بریلوی)

13: شاہ صاحب کی ہر شعبہ دین ومسلک میں اتنی عظیم خدمات ہیں، جن کا احاطہ مشکل ہیں (حضرت علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

14: شاہ صاحب نے کبھی بھی باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا اور باطل کو سر اٹھانے بھی نہ دیا۔ (ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی)

15: شاہ صاحب کی شخصیت میں مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے افکار واعمال کی جھلک نظر آتی ہے۔ (مفتی سید محمد عظمت علی نوری)

16: شاہ صاحب جیسے لوگوں کا وجود مخلوق کے لئے باعث خیر وبرکت ہی نہیں بلکہ دافع مصائب بھی ہے
(شیخ الحدیث مفتی محمد اسماعیل ضیائی)

17: شاہ صاحب کو میدان خطابت کا شہ سوار کہا جاتا ہے، وہ شاہ باز خطابت ان کی خطابت میں سحران کی خطابت میں بے باکی ہے
(مفتی سید اکبر الحق رضوی)

18: شاہ صاحب کی دینی، ملکی وملی، مذہبی، علمی، فکری، نظریاتی، سیاسی خدمات پر جتنا بھی اظہار مسرت کیا جائے وہ کم ہے
(علامہ مفتی محمد رفیق عباسی)

19: شاہ صاحب کی علماء وعوام میں مقبولیت ان کی دینی خدمات، اخلاص وللّٰہیت کی دلیل ہے۔ (علامہ صوفی رضا محمد عباسی)

20: آپ اہلسنت کے مسائل کو بہت ہی باریک بینی سے دیکھتے اور اچھی فہم وفراست سے سلجھاتے ہیں۔ (مفتی محمد اسلم نعیمی)

21: عرصہ دراز سے شاہ صاحب کی احقاق حق و باطل میں سعی نیز شب وروز بالخصوص تقریری وتنظیمی میدان میں اہلسنت کے لئے خدمات لائق صد تحسین ہیں۔ (مفتی محمد حسان قادری ضیائی)

22: سرزمین حیدرآباد دکن نہایت زرخیز ہے، اسی طرح وہاں کے لوگ بھی اسی محبت واپنائیت کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں جو اس مٹی کا خمیر ہے۔ (صوفی باصفا صوفی شاہ محمد کمال میاں جیلی سلطانی)

23: علامہ سید شاہ تراب الحق قادری ایک شخصیت کا نہیں بلکہ ایک ادارے اور تحریک کا نام ہے۔ آپ کی مثال ایک روشن اور چمکدار ہیرے کی طرح ہے۔ (علامہ مولانا محمد ریاض احمد جالوی)

24: شاہ صاحب صورت وسیرت میں نمونۂ اسلاف ہیں۔ (علامہ بشیر احمد جالوی)

25: آپ کی تصنیف ''تصوف وطریقت'' نے مجھے آپ کا گرویدہ بنادیا ہے۔ (مفتی عارف محمود خان رضوی)

26: شاہ صاحب کے پیچھے نماز ادا کرنے سے بہت سکون ملتا ہے۔ (مفتی غلام غوث بغدادی قادری)

27: آپ کی گرجدار آواز جب کہیں سنائی دیتی ہے تو راہ گزر کو بھی ساعت کیلئے مجبور کر دیتی ہے۔ (علامہ عزیز الحق حقانی رضوی)

28: شاہ صاحب قبلہ عصر حاضر کی جامع الکمالات شخصیت ہیں۔ (صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی)

29: شاہ صاحب کا تدبر، شخصی وجاہت اور فطری قائدانہ صلاحیتیں علماء ومشائخ اہلسنت کے حلقوں میں بنظر استحسان دیکھی جاتی ہیں۔ (علامہ مولانا محمد شہزاد مجددی فیضی)

30: شاہ صاحب کے رخِ انور سے وہی کرنیں پھوٹ رہی ہیں جو سادات کو وراثت میں ملتی ہیں۔ (مولانا قاری محمد حسین حیدری)

31: شاہ صاحب کی شخصیت کے کس کس پہلو پر بات کی جائے، قلم تھک جاتا ہے۔ (علامہ مولانا محمد مظفر اقبال نقشبندی)

32: شاہ صاحب بے شمار اداروں کے سرپرست اعلیٰ، ترجمان اہلسنت کے نام سے پہچانے جاتے ہیں (علامہ غلام یٰسین گولڑوی)

33: حضرت قبلہ شاہ صاحب شریعت وطریقت کے مینارۂ نور ہیں۔ (مولانا محمد ذاکر صدیقی قادری)

34: آپ قائد اہلسنت اور مصلح دین ہیں۔ (علامہ سید حمزہ علی قادری)

35: شاہ صاحب کا نام میری قبر کا بھی نور ہے اور حشر میں بھی میرے لئے نور ہے۔ (علامہ خالد مسعود اختر القادری)

36: آپ کی شہرت ایسی کہ شاید ہی کوئی سنی بلکہ بدمذہب ہو جو آپ کے نام سے ناواقف ہو۔ (علامہ یوسف المدنی)

37: آپکی ذات سے ہزاروں افراد کو فیض پہنچا اور تاریک دلوں کو اپنی نورانی گفتار سے اجالا بخشا۔ (علامہ عدیل رضا القادری)

38:ماہ ربیع الاول کو شایانِ شان طریقے سے منانے کیلئے آپ کی ہر شعبے میں خدمات بے مثال ہیں۔(علامہ محمد رئیس قادری)

39:قبلہ شاہ صاحب نے امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی ہونے تک بہت محنت کی ہے(علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی)

40:شاہ صاحب نے دین کی سربلندی کے لئے اپنی زندگی وقف کردی ہے۔(محترم سید اعجاز احمد)

41:شاہ صاحب کی اہلسنت کے لئے بے انتہا قربانیاں ہیں۔(ڈاکٹر لیاقت علی خان)

42:مسلک اہلسنت بالخصوص جماعت اہلسنت پاکستان کے داخلی وخارجی امور میں آپ کی خدمات گراں قدر ہیں۔

(علامہ مولانا پیر سید عمر دراز شاہ مشہدی)

43:فقہ میں آپ کا مقام بلند ہے، ہر مشکل سوال کا بڑے شاندار انداز میں باحوالہ جواب دیتے ہیں۔(علامہ محمد کامران قادری)

44:شاہ صاحب سے حسد کی بناء پر جو لوگ آپ کے نسب پر طعن کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے روشن چاند کی طرف منہ کرکے تھوکنا۔(علامہ سید احمد علی شاہ حنفی سیفی)

45:اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کا سایہ اہلسنت پر تادیر قائم ودائم رکھے۔(مفتی محمد امین صاحب، فیصل آباد)

46:شاہ صاحب کی شخصیت ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔(مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی)

47:عوام اہلسنت، حضرت شاہ صاحب کی قیادت میں متحد ہوکر اپنے حقوق کا تحفظ کریں۔(مفتی عبدالعزیز حنفی)

48:شاہ صاحب کی شخصیت اہلسنت کیلئے سرمایہ ہے لہذا ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے۔(پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی)

49:علمی میدان میں تقاریر اور تصانیف دیکھیں تو علم لدنی کی جھلک نظر آتی ہے۔(مفتی محمد اشفاق رضوی)

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی، حیات وشخصیت

ولادت باسعادت:

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت 27 رمضان المبارک 1946ء میں ہندوستان کی اس وقت کی ریاست حیدر آباد دکن کے ایک شہر ناندھیڑ کے ایک علاقے موضع کلمبر میں ہوئی۔ آپ کا نام "شاہ تراب الحق" حیدر آباد دکن کے ایک مشہور بزرگ "حضرت شاہ تراب الحق علیہ الرحمہ" کے نام پر رکھا گیا جن کا مزار حیدر آباد دکن ہندوستان میں ہے۔

سلسلہ نسب:

آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید شاہ حسین قادری علیہ الرحمہ بن سید شاہ محی الدین قادری بن سید شاہ عبداللہ قادری بن سید شاہ مہراں قادری تھا اور والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب فاروقی ہے۔ اپنے وقت کے جید عالم مدیر المہام امور مذہبی حیدر آباد دکن حضرت علامہ مولانا انوار اللہ خان صاحب فاروقی علیہ الرحمہ سے آپ کا ننھیال ہے، جن کے تبحر علمی کا اندازہ ان کی ایک تصنیف "کتاب العقل" کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ ان کی ایک تصنیف "مقاصد الاسلام" بھی ہے جو کافی عرصے بعد اب گیارہ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اس کے علاوہ بھی کئی کتب تصنیف فرمائی۔

والد کی جانب سے آپ "سید" ہیں مگر بعض حاسدین اور شر پسند لوگوں نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ آپ "سید" نہیں ہیں۔ اعتراض کرنے والے اپنے منبروں پر بیٹھ کر مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے آپ کو سید کہے تو اس سے دلیل مت مانگو اور خود قبلہ شاہ صاحب کے نسب پر اعتراض کرتے ہیں اور آپ سے دلیل طلب کرتے ہیں۔ آل رسول، عالم دین اور ایک بزرگ سے اس طرح کا حاسدانہ رویہ کس قدر نقصان دہ ہے؟ جو لوگ سادات سے دلیل مانگتے ہیں وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

دو شہزادے

افسردہ چہرے بکھرے ہوئے بال اور بوسیدہ پیراہن میں نور کی دو مورتیں ایک مسلمان رئیس کے دروازے پر کھڑی تھیں۔

گردش ایام کے ہاتھوں ستائے ہوئے یہ دو کمسن بچے تھے۔ غیرت حیا سے آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔ اظہار مدعا کے لئے زبان نہیں کھل رہی تھی۔

بڑی مشکل سے بڑے بھائی نے یہ الفاظ ادا کئے۔

"کربلا کے مقتل سے خاندان رسالت کا جو لٹا ہوا قافلہ مدینے کو واپس ہوا تھا ہم دونوں بھائی اسی قافلے کی نسل سے ہیں۔ وقت کی بات ہے کہ بچپن ہی میں ہم دونوں یتیم ہو گئے۔ قسمت نے در در کی ٹھوکر کھلائی، کئی دن ہوئے کہ ایک قافلے کے ساتھ بھٹک کر ہم اس شہر میں آ گئے۔ نہ کہیں سر چھپانے کی جگہ ہے نہ رات بسر کرنے کا ٹھکانہ۔ تین دن کے فاقوں نے جگر کا خون جلا ڈالا ہے، خاندانی غیرت

کسی کے آگے زبان نہیں کھولنے دیتی، اب تکلیف ضبط سے باہر ہوگئی ہے۔

جس ہاشمی رسول کا خون ہماری رگوں میں موجزن ہے، ان کے تعلق سے ہمارے حال زار پر تمہیں رحم آ جائے، ہمیں کچھ سہارا دے دو، آج تمہارے لئے سوائے پرخلوص دعاؤں کے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے لیکن قیامت کے دن ہم نانا جان سے تمہاری غم گسار ہمدردیوں کا پورا پورا صلہ دلوائیں گے"

رئیس نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا "بس تمہارا مدعا میں نے سمجھ لیا ہے لیکن اس کا ثبوت کیا ہے کہ تم سیدزادے ہو؟ لاؤ کوئی سند پیش کرو، آل رسول کا لبادہ اوڑھ کر بھیک مانگنے کا ڈھونگ بہت فرسودہ ہو چکا ہے۔ تم کوئی دوسرا گھر دیکھو! یہاں تمہیں کوئی سہارا نہیں مل سکتا۔

رئیس کے جواب سے یتیموں کا چہرہ اتر گیا، آنکھیں پرنم ہوگئیں، یونہی غریب الوطنی، یتیمی، بے کسی کئی دن کی فاقہ کشی نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔ اب لفظوں کی چوٹ سے دل کا نرم نازک آبگینہ بھی ٹوٹ گیا۔

پیاس کے عالم میں دونوں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کی آنکھ کا آنسو اپنی آستین میں جذب کرتے ہوئے کہا۔

"پیارے مت روؤ! گھائل ہو کر مسکرانا اور فاقہ کر کے شکر ادا کرنا ہمارے گھر کی پرانی ریت ہے"

دھوپ کا موسم تھا۔ قیامت کی گرمی پڑ رہی تھی۔ آدمی سے لے کر چرند پرند تک سبھی اپنی اپنی پناہ گاہوں میں جا چھپے تھے لیکن چمنستان فاطمی کے دو یہ کملائے ہوئے پھول کھلے آسمان کے نیچے بے یار و مددگار کھڑے تھے ان کے لئے کہیں آسائش کی جگہ نہیں تھی۔ دھوپ کی شدت سے جب بے تاب ہوگئے تو سامنے ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔

یہ ایک مجوسی کا گھر تھا، عمارت کے رخ سے شان ریاست ٹپک رہی تھی، تھوڑی دیر دم لینے کے بعد چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا۔

"بھائی جان! جس دیوار کے سائے میں ہم لوگ بیٹھے ہیں معلوم نہیں یہ کس کا گھر ہے۔ اس نے کہیں آ کے اٹھا دیا تو اب پاؤں میں چلنے کی سکت باقی نہیں ہے۔ زمین کی تپش سے تلوؤں میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ کھڑا ہونا مشکل ہے۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے یہاں سے کیسے اٹھیں گے؟"

بڑے بھائی نے جواب دیا "ہم اس کی دیوار کا کیا نقصان کر رہے ہیں صرف سائے میں بیٹھے ہیں۔ ویسے ہر شخص کا دل پتھر نہیں ہوتا پیارے! ہو سکتا ہے اسے ہماری حالت زار پر ترس آ جائے اور وہ ہمیں اپنے سائے سے نہ اٹھائے۔ اور اگر اٹھا بھی دیا تو دلوں کی آبادی تنگ نہیں ہے۔ انگاروں پر چلنے والے تپتی ہوئی زمین سے نہیں ڈرتے، فکر مت کرو، میں تمہیں اپنی پیٹھ پر لا دلوں گا"

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد چھوٹے بھائی نے نہایت معصومانہ انداز میں ایک سوال پوچھا "بھائی جان آپ کو یاد ہوگا اس دن جب کہ ہم لوگ جنگل میں راستہ بھول گئے تھے۔ ہم لوگوں نے پہاڑ کی ایک کوہ میں پناہ لی تھی۔ شام تک طوفان نہیں تھما، رات ہوگئی تھی اور ہم لوگوں کو اسی کوہ میں ساری رات بسر کرنا پڑی تھی۔ آدھی رات کو جب ایک شیر چنگاڑتا ہوا ہماری طرف آ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار

ایک نقاب پوش بزرگ بجلی کی طرح نمودار ہوئے اور چند ہی لمحوں کے بعد غائب ہو گئے وہ کون تھے؟ آج تک یہ راز آپ نے نہیں بتایا؟

بڑے بھائی نے سوالیہ لہجے میں کہا، شیر کی خوفناک آواز سن کر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تھی اور تم نے دہشت زدہ ہو کر کسی کو پکارا تھا؟ یاد کرو بس وہ وہی تھے، ہمارے دل کی دھڑکنوں سے بہت قریب رہتے ہیں، ہماری ذراسی تکلیف ان سے دیکھی نہیں جاتی، انہی کا خون ہماری رگوں میں بہتا ہے۔

ابا جان کہا کرتے تھے کہ پہلی بار جب وہ پیکر خاکی میں یہاں آئے تھے تو ان کے چہرے سے نور کی اتنی تیز کرن پھوٹی تھی کہ نگاہ اٹھانا مشکل تھا، اب تو خاکی پیراہن بھی نہیں ہے کہ حجاب کے اوٹ سے کوئی انہیں دیکھ لے، اس لئے اب چہرے پر خود ہی نقاب ڈال کر آتے ہیں تا کہ کائنات ہستی کا نظام زندگی درہم برہم نہ ہو جائے۔ ابا جان بھی کہا کرتے تھے کہ دیکھنے والوں نے ہمیشہ انہیں نقاب ہی میں دیکھا ہے۔ بشریت کی یہ ساری بخششیں نقاب ہی سے متعلق ہیں۔ حقیقت کا یہ چہرہ الفاظ و بیان کی دسترس سے باہر رہا ہے۔

چشمہ کوثر کی معصوم لہروں کی طرح سلسلہ بیان جاری تھا اور ''گھر کا بیدی'' گھر کا راز واشگاف کر رہا تھا، اتنے میں پس دیوار آواز سن کر مجوسی گھر سے باہر نکلا۔ اس کی نیند میں خلل پڑ گیا تھا۔ وہ غصے میں شرابور تھا لیکن جونہی گلشن نور کے ان حسین پھولوں پر نظر پڑی اس کا سارا غصہ کافور ہو گیا۔ نہایت نرمی سے دریافت کیا۔

''تم لوگ کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟'' بعینہ یہی سوال اس رئیس نے بھی کیا تھا اور جواب سننے کے بعد اپنے دروازے سے اٹھا دیا تھا۔

سوال کا انجام سوچ کر چھوٹے بھائی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ''ہم لوگ آل رسول ہیں، یتیم بھی ہیں اور غریب الوطن بھی ہیں۔ دن کے فاقے سے نیم جان ہیں، تکلیف کی شدت برداشت نہ ہو سکی تو آج جگر کی آگ بجھانے نکلے ہیں۔ وہ سامنے رئیس کے گھر پر گئے تھے، اس نے ہمیں اپنے دروازے سے اٹھا دیا۔ دھوپ بہت تیز ہے، زمین تپ رہی ہے۔ ننگے پاؤں چلتے چلتے پاؤں میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد تمہاری دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے ہیں، شام ہوتے ہی یہاں سے اٹھ جائیں گے''

مجوسی نے کہا ''سامنے والا رئیس تو اسی نبی کا کلمہ پڑھتا ہے، جس کی تم اولاد ہو، اس نے اس رشتے کا خیال بھی نہیں کیا؟''

بڑے بھائی نے جواب دیا۔ ''وہ کہتا ہے کہ تم آل رسول ہو تو اس کا ثبوت پیش کرو۔ ہم نے ہزار اس سے کہا کہ غریب الوطنی میں ہم کیا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ تم اس کا ثبوت قیامت کے دن پر اُٹھا رکھو جب کہ نانا جان بھی وہاں موجود ہوں گے''

قیامت کا تذکرہ سن کر مجوسی کی آنکھیں چمک اٹھیں، اس نے حیرت آمیز لہجے میں کہا ''تمہاری پیشانیوں میں عالم قدس کا جو نور چھلک رہا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہئے تھا اسے''

اور یہ بھی کسی کور چشم کو نہ نظر آئے تو قدموں کے نیچے بچھ جانے کے لئے اپنے آل رسول کا نام ہی کیا کم ہے آخرت کی سرفرازی کا دارومدار تو توقیر پر ہے، نسبت نہ بھی واقعہ کے مطابق ہو جب بھی جزا کا استحقاق کہیں نہیں جاتا دل کی نیت بخیر ہے تو اس کی راہ کی ٹھوکر بھی لائق تحسین ہے۔

بہر حال میں تمہارے نانا جان کا کلمہ گو تو نہیں ہوں لیکن ان کی پاکیزہ اور باعظمت زندگی سے دل ہمیشہ متاثر رہا ہے۔ ان کی نسبت سے تم نونہالوں کے لئے اپنے اندر ایک عجیب کشش محسوس کر رہا ہوں، ویسے ایک باعظمت رسول کے ساتھ نہ بھی تمہارا نسبتی تعلق ہوتا جب بھی تمہاری یتیمی، غریب الوطنی اور اس کے ساتھ یہ تمہارا معصوم چہرہ دلوں کو پگھلا دینے کے لئے کافی ہے۔

اب تم ایک معزز مہمان کی طرح میرے گھر کو اپنے قدموں کا اعزاز مرحمت کرو اور جب تک اطمینان بخش صورت نہ پیدا ہو جائے، اس گھر سے کہیں جانے کا قصد نہ کرو۔

اس کے بعد مجوسی رئیس دونوں بچوں کو اپنے ہمراہ گھر کے اندر لے گیا اور بیوی سے کہنے لگا۔

''دیکھو! نازوں کے پلے ہوئے یہ محمد عربی ﷺ کے شہزادے ہیں، ان کے گھر کی چوکھٹ کا اقبال تمہیں بھی معلوم ہے چارہ گری اور فیض بخشی میں ان کا آستانہ ہمیشہ سے دردمندوں کی کائنات کا مرکز رہا ہے وہ واقعہ تمہیں یاد ہوگا جبکہ تمہاری گود خالی تھی، گھر اندھیرا تھا۔ ایک چراغ آرزو کی تمنا میں کتنی بار تمہاری پلکیں بوجھل ہو چکی تھیں۔ بالآخر اضطراب شوق میں ایک دن ہم دونوں گھر سے نکل پڑے اور کئی ہفتے کی راہ طے کر کے ایک گاؤں میں پہنچے تھے جس خواجہ کارساز کی چوکھٹ سے ہو کر تمہیں ایک ''لخت جگر'' کی بشارت ملی تھی۔ معلوم ہے تمہیں وہ کون سی جگہ تھی؟ وہ انہی شہزادوں کے خانوادے کی ایک دل نواز بارگاہ تھی۔ یہ بھی وقت کا ماتم ہے بیگم! کہ لالہ کا جگر جن کے کف پا کی ٹھنڈک سے دل شاداب رہا ہے۔ آج وہ کانٹوں کی نوک سے گھائل ہیں اور جن کی پلکوں کے سائے میں جہاں خاکی چین کی نیند سوتا ہے۔ آج وہ خود دیواروں کا سایہ تلاش کر رہے ہیں۔ بیگم ان کے بزرگوں کا احسان تمہیں یاد نہ ہو، جب بھی کم از کم اتنا ضرور یاد رکھنا کہ یتیموں کی ناز برداری اور بے سہارا بچوں کی دلجوئی انسانی اخلاق کا بہت ہی دلکش نمونہ ہے''

مجوسی کی بیوی ایک رقیق القلب عورت تھی ذرا سی دیر میں مامتا جاگ اٹھی۔ جذبے بے اختیار میں دونوں بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیا۔ سر پر ہاتھ پھیرا، نہلایا، کپڑے بدلوائے، بالوں پر تیل لگایا، آنکھوں میں سرمہ لگایا اور بنا سنوار کر شوہر کے سامنے لائی۔

''ذرا دیکھئے! یہ کالی گھٹاؤں کی طرح کاکل، یہ چاند کی طرح درخشاں پیشانی یہ نور کی کرنیں موجوں میں نکھرا چہرہ یہ پروئے ہوئے موتیوں کی طرح دانتوں کی قطار، یہ پھولوں کی پنکھڑی کی طرح پتلے پتلے ہونٹ یہ گل ریز تبسم یہ گہرا بار تکلم یہ رحمتوں کا سویرا یہ سرگیں آنکھیں یہ معصوم اداؤں کا چشمہ سیال سچ بتائیے کیا یتیموں کی یہی سج دھج ہوتی ہے، خبردار آج سے میرے ان جگر پاروں کو جو یتیم کہے گا، میں اس کا منہ نوچ لوں گی۔

ان کا گھر کا بخشا ہوا ایک چراغ پہلے ہی سے گھر میں تھا دو چراغ اور آ گئے جس گھر میں تین چراغوں کا نور برستا ہو، وہ خاکیوں کا گھر نہیں ہے، وہ ستاروں کی انجمن ہے۔''

پیار کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ کر کملائے ہوئے پھول پھر سے تازہ ہو گئے۔ دونوں بھائی سارا غم بھول گئے۔ اب جسم کا بال بال اور خون کا قطرہ ان غمسار شفیقوں کے لئے دعا کی زبان بن چکا تھا۔

آج مسلمان رئیس کی قسمت کا آفتاب گہن میں آ گیا تھا وہ بھی جلد سو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد گھبرا کے اٹھ بیٹھا اور سر پیٹنے لگا۔ گھر میں کہرام مچ گیا۔ سب لوگ اردگرد جمع ہو گئے۔ رئیس کی بیوی اس کی حالت زار دیکھ کر بدحواس ہو گئی، گھبراہٹ میں پوچھا۔

”کیا کہیں تکلیف ہے؟ معالج کو بلائیں جلد بتایئے؟ کچھ جواب دینے کے بجائے وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگا۔

”ارے میں لٹ گیا، تباہ ہوگیا، میری مٹی برباد ہوگئی، کلیجہ شق ہوا جارہا ہے، قیامت کی گھڑی آ گئی، ہر طرف اندھیرا ہے، ہائے میں لٹ گیا...... ہائے میں لٹ گیا...... یہ کہتے کہتے اس پر غشی طاری ہوگئی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اسے ہوش آیا تو بیوی نے ڈرتے ہوئے کہا” جلد بتایئے کیا قصہ ہے میرا دل ڈوبا جارہا ہے“

رئیس نے بڑی مشکل سے رکتے رکتے جواب دیا۔ میں لٹ گیا۔ اپنی تباہی کا قصہ کیا بتاؤ تم سے آج کا واقعہ تمہیں معلوم ہی ہے، کتنی بے دردی کے ساتھ میں نے ان معصوم سیدزادوں کو اپنے دروازے سے دھتکارا تھا۔ ہائے افسوس اس وقت میری عقل کو کیا ہوگیا تھا۔ ابھی آنکھ لگتے ہی اس واقعہ کے متعلق میں نے ایک نہایت بھیانک اور ہولناک خواب دیکھا ہے......

میں ایک نہایت حسین اور شاداب چمن میں چہل قدمی کررہا ہوں۔ اتنے میں ایک ہجوم دوڑتا ہوا میرے قریب سے گزرا۔ میں نے لپک کر دریافت کیا۔ آپ لوگ اتنی تیزی کے ساتھ کہاں جارہے ہیں؟

ان میں سے ایک شخص نے بتایا کہ باغ فردوس کا دروازہ کھول دیا گیا اور ایک اعلان کے ذریعے امت محمدی کو داخلے کی عام اجازت دے دی گئی ہے۔

یہ سن کر میں خوشی سے ناچنے لگا اور ہجوم کے ساتھ شامل ہوگیا۔ باغ فردوس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ایک ایک کر کے لوگ داخل ہورہے تھے۔ میں بھی آگے بڑھا اور جونہی دروازے کے قریب پہنچا جنت کے پاسبان نے مجھے روک دیا۔ میں نے کہا مجھے کیوں روکا جارہا ہے؟ آخر میں بھی سرکار ﷺ کا امتی ہوں۔

اس نے حقارت آمیز لہجے میں جواب دیا” تم امتی ہو تو اپنے امتی ہونے کا ثبوت دو، سند پیش کرو۔ اس کے بعد ہی تمہیں جنت میں داخلے کی اجازت مل سکے گی، بغیر ثبوت لئے اگر نبی زادوں کو تم اپنے گھر میں پناہ نہیں دے سکتے تو تمہیں بغیر ثبوت کے داخلے کی اجازت کیوں کر مل سکتی ہے۔ اب تم سے بات رحم و کرم کی نہیں ہوگی۔ ضابطے کی ہوگی۔ انجام سے مت گھبراؤ، اس سلسلے کا آغاز تمہیں نے کیا ہے۔ جاؤ محشر کی تپتی ہوئی زمین پر چہل قدمی کرو، یہاں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں ہے“

جب سے یہ ہولناک خواب دیکھا ہے انگاروں پر لوٹ رہا ہوں۔ میرے تئیں یہ خواب نہیں ہے واقعہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فردائے قیامت میں یہ واقعہ میرے ساتھ پیش آ کر رہے گا۔ ہائے! میں سرمدی نعمتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگیا۔ قہر الٰہی کی رو سے جو مجھے بچا سکتا تھا، اسی کو میں نے آزردہ کرلیا ہے، اب کون میری چارہ سازی کرے گا“

بیوی نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا” آپ اپنی جان مت ہلکان کیجئے، خدا بڑا غفور الرحیم ہے۔ اس کے دربار میں روئیے تڑپئے فریاد کیجئے توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے۔ وہ آپ کی خطاء ضرور معاف کردے گا۔ آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خدا کی رحمتوں سے ناامید ہونا مسلمانوں کا نہیں کافروں کا شیوہ ہے“

رئیس نے کراہتے ہوئے جواب دیا” تمہاری عقل کہاں مرگئی ہے؟ ہوش کی بات کرو! خدا کا حبیب ﷺ تک آزردہ ہے، ہم لاکھ فریاد کریں رحمت و کرم کا کوئی دروازہ ہم پر نہیں کھل سکتا۔ خدا کی رحمت ہمیشہ اپنے محبوب ﷺ کا تیور دیکھتی ہے، محبوب ﷺ کی نظر سے

گرنے والا کبھی نہیں اٹھ سکا ہے۔صد حیف! جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ سکتا ہے۔آج اسی کے گھر کا آبگینہ میں نے توڑ دیا ہے۔وہ نہ بھی اپنی زبان سے کچھ کہے جب بھی مشیت الٰہی بہر حال اس کی طرف دار ہے وہ مجھے ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

بیوی کی آواز مدہم پڑ گئی اور اس نے دبے دبے لہجے میں کہا ''تو پہلے خدا کے حبیب ﷺ ہی کو راضی کر لیا جائے، ابھی شہزادے شہر سے باہر نہیں گئے ہوں گے۔صبح سویرے ہی انہیں تلاش کریں اور جس طرح بھی ہو، منت سماجت کر کے انہیں منا کر گھر لائیں وہ اگر راضی ہو گئے اور انہوں نے آپ کو معاف کر دیا تو خدا کا حبیب ﷺ بھی راضی ہو جائے گا۔اس کے بعد آسانی سے رحمت یزدانی کی توجہ حاصل کی جا سکے گی''

بیوی کی یہ بات سن کر رئیس کا چہرہ کھل گیا، جیسے نگاہوں کے سامنے امید کی کوئی شمع جل گئی ہو، اتنی دیر کے بعد اب اسے اپنی نجات کا ایک موہوم سہارا نظر آیا تھا۔

آج صبح ہی سے مجوسی کے گھر پر مردوں، عورتوں اور بچوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔جذبہ شوق کے عالم میں وہ بے تحاشا گھر کی دولت لٹا رہا تھا۔سارے شہر میں بجلی کی طرح پھیل گئی تھی کہ خاندان رسالت کے دو شہزادے اس کے گھر کے مہمان ہیں۔

مسلمان رئیس اپنی بیوی کے ہمراہ ان کی تلاش میں جوں ہی گھر سے باہر نکلا، مجوسی کے دروازے پر لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر حیران رہ گیا۔دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ خاندان رسالت کے دو نونہال کل سے یہاں مقیم ہیں۔پروانوں کا ہجوم ان ہی کے اعزاز میں اکھٹا ہوا ہے۔

یہ خبر سنتے ہی رئیس کی باچھیں کھل گئیں اس نے دل ہی دل میں طے کر لیا تھا کہ مجوسی کو بچوں کے معاوضے میں چاہے زندگی بھر کی کمائی دینی پڑے، قدم پیچھے نہیں ہٹاؤں گا۔بگڑی ہوئی تقدیر سنور گئی تو دولت کمانے کے لئے ساری عمر پڑی ہے۔

نہایت تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے رئیس اور اس کی بیوی دونوں مجوسی کے گھر پہنچے، دیکھا تو دونوں شہزادے دولھے کی طرح بن سنور کر بیٹھے ہیں اور مجوسی ان کے سروں سے اشرفیاں اتار کر مجمع کو لٹا رہا ہے۔

رئیس نے آگے بڑھ کر مجوسی سے کہا ''مجھے آپ سے ایک نہایت ضروری کام ہے ایک لمحے کے لئے توجہ فرمائیں، مجوسی رئیس کی طرف متوجہ ہو گیا ''فرمایئے میرے لائق کیا خدمت ہے؟

رئیس نے نگاہیں نیچی کرتے ہوئے کہا ''یہ دس ہزار اشرفیاں کا توڑا ہے، اسے قبول فرمایئے اور یہ دونوں شہزادے میرے حوالے کر دیجئے۔مجھے حق پہنچتا ہے کہ سب سے پہلے یہ میرے ہی غریب خانے پر تشریف لائے تھے، مجوسی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''فردوس کی جو عالیشان عمارت آپ نے دیکھی ہے اور جس میں داخل ہونے سے آپ کو روک دیا گیا تھا، آپ چاہتے ہیں کہ میں دس ہزار اشرفیوں میں اسے فروخت کر دوں اور زندگی میں پہلی بار رحمت یزدانی کا جو دروازہ کھلا ہے اسے اپنے اوپر مقفل کر لوں۔

شاید آپ کو معلوم نہیں کہ جس خواجہ کونین کو آزردہ کر کے تم نے اپنے اوپر جنت حرام کر لی ہے رات کو ان کے جلوہ بار تبسم سے ہمارے دلوں کی کائنات روشن ہو چکی ہے۔اے خوشنصیب! کہ اب ہمارے گھر میں کفر کی شب دیجور نہیں ہے۔ایمان اور اسلام کا سویرا ہو چکا ہے۔یاد کیجئے! خواب کی وہ بات جب آپ جنت کے پاسبان سے کہہ رہے تھے کہ آخر میں سرکار ﷺ کا امتی ہوں مجھے

کیوں روکا جارہا ہے؟ تو میں اس وقت اپنے چھوٹے سے کنبے کے ساتھ جنت کے صدر دروازے سے گزر رہا تھا۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ میں بھی سرکار ﷺ کا امتی ہوں۔ سرکار ﷺ کا امتی کروڑوں کی بھیڑ میں پہچان لیا گیا۔ وہاں زبان کی بات نہیں چلتی، دل کا آئینہ پڑھا جاتا ہے۔ میرے بھائی! ہمارے حال پر سرکار ﷺ کی رحمت ونوازش کا اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز منظر دیکھنا چاہتے ہو تو اپنی اہلیہ کو اندر بھیج دیجئے۔ حضرت سیدہ کی کنیز شکرانے کی نماز ادا کررہی ہے۔ عالم خواب میں جس حصے پر سیدہ نے دستِ شفقت رکھ دیا تھا وہاں اب تک چراغ جل رہا ہے، کرن پھوٹ رہی ہے اور درودیوار سے نور برس رہا ہے، جن شہزادوں کے دم قدم سے ہمارے نصیب چمکے، دلوں کی انجمن روشن ہوئی، جیتے جی سرمدی امان کا پروانہ ملا اور ایک رات میں ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ آپ انہیں دس ہزار اشرفیوں میں خریدنا چاہتے ہیں؟ حالانکہ صبح سے اب تک میں دس ہزار اشرفیاں صرف ان کے اوپر سے نثار کرچکا ہوں۔ اب وہ میرے مہمان نہیں ہیں۔ گھر کے مالک ہیں۔ ہم تو خود ان کے حوالے ہیں۔ انہیں کیا حوالے کرسکتے ہیں بھائی جان! آپ کا یہ سارا جوش عقیدت رات کے خواب کا نتیجہ ہے۔ خواب سے پہلے آنکھ کھل گئی ہوتی تو بات بن سکتی تھی، اب اس کا وقت گزر چکا ہے، البتہ افسوس کا وقت ہے وہ کبھی نہیں گزرے گا۔ رئیس سر جھکائے ہوئے باتیں سن رہا تھا اور روتے روتے اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں۔ بڑے بھائی کی نظر جونہی اس کی طرف اٹھی، دل جذبہ رحم سے بھر آیا، بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''بڑے سے بڑے غم کا بار سہہ لیا ہے، لیکن بھیگی پلکوں کا بوجھ ہم سے کبھی بھی نہیں اٹھ سکا۔ تم نے ہمارے ساتھ جو کچھ بھی کیا، وہ تمہارا شیوہ تھا لیکن ہم تمہارے ساتھ اپنے گھر کی ریت برتیں گے، جاؤ تمہیں ہم نے معاف کردیا، نانا جان بھی معاف کردیں گے۔ مایوسی کا غم نہ اٹھاؤ، جنت میں تم بھی ہمارے ساتھ رہو گے، گھر لوٹتے وقت رئیس کا دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔

عزیزانِ گرامی! آپ نے یہ ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمایا، جسے قائداہلسنت علامہ ارشدالقادری صاحب علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''زلف وزنجیر'' میں نقل فرمایا ہے، جسے پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ کبھی بھی کسی سید سے اس کے نسب کا ثبوت نہیں مانگنا چاہئے۔ نہ ہی کبھی کسی سید پر تہمت لگانی چاہئے، جو لوگ ایسی حرکت کرتے ہیں، وہ سرورکائنات ﷺ کی ناراضگی کا سامان کررہے ہیں۔

ابتدائی تعلیم:

ابتدائی تعلیم مدرسہ تحتانیہ دودھ بولی بیرون دروازہ نزد جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن ہندوستان سے حاصل کی۔

بقیہ تعلیم:

پاکستان تشریف آوری کے بعد پی آئی بی کالونی کراچی میں قیام کے دوران فیض عام ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے رشتے کے خالو اور سسر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ سے گھر پر کتابیں پڑھیں اور پھر دارالعلوم امجدیہ کراچی میں داخلہ لیا لیکن زیادہ تر اسباق پیر طریقت حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی رضوی صاحب علیہ الرحمہ سے پڑھے۔ سند حدیث صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (مصنف

بہار شریعت) کے صاحبزادے حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ جواس وقت دارالعلوم امجدیہ کراچی کے شیخ الحدیث تھے، سے حاصل کی۔ جبکہ اعزازی سند وقار ملت، سرمایہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ (مفتی اعظم پاکستان) سے حاصل کی۔

پاکستان آمد:

تقسیم ہند، سقوط حیدر آباد دکن کے بعد 1951ء میں ہندوستان سے ہجرت کر کے ہم پاکستان (کراچی) آ گئے۔ کراچی آنے کے بعد کچھ عرصے پی آئی بی کالونی میں رہے۔ اس کے بعد پی آئی بی کالونی کراچی سے قریب لیاقت بستی کے نام سے ایک آبادی تھی، ہم وہاں رہے اور اس کے بعد کورنگی منتقل ہو گئے۔

مسٹر کراچی کا ٹائٹل:

پاکستان تشریف لانے کے بعد اسکول کی تعلیم کے دوران آپ نے ریسلنگ اور دیسی کشتیوں میں بھی حصہ لیا۔ اداکار (مرحوم) محمد علی بھی اس وقت آپ کے ساتھ ریسلنگ اور دیسی کشتیوں میں حصہ لیتے رہے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے جبکہ حضرت شاہ صاحب نے 1961ء میں ویٹ لفٹنگ میں کراچی میں ٹاپ کیا اور مسٹر کراچی کا ٹائٹل حاصل کیا۔

بدمذہبوں سے مناظرے:

تحصیل علم کے بعد آپ نے کئی مناظرے کئے۔ اس میں ایک مشہور مناظرہ دارالعلوم کورنگی کراچی کے مولوی محمد فاضل سے ہوا۔ جس میں آپ کے ساتھ اہلسنت کے معروف بزرگ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی علیہ الرحمہ صدر مناظرہ تھے۔

نیز دوسرا مناظرہ حزب اللہ کراچی کے سربراہ گستاخ اولیاء ڈاکٹر کمال عثمانی سے ہوا جو کہ ڈاکٹر کمال عثمانی ہار گیا۔ بدمذہبوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ باوجود شکست کے تائب نہیں ہوتے۔ یہی حال ڈاکٹر کمال عثمانی کا رہا کہ باوجود شکست کے وہ تائب نہیں ہوا اور آخر وقت تک بکواس کرتا رہا۔ بکوس لکھتا رہا، اس کی گستاخی سے بھرپور لٹریچر اب بھی حزب اللہ پورے شہر کراچی میں پھیلا رہی ہے۔

ڈاکٹر کمال عثمانی سے مناظرے کے بعد آپ نے مناظرے کرنا چھوڑ دیئے۔

شرف بیعت:

1962ء میں بذریعہ خط اور 1968ء میں بریلی شریف جا کر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان بریلی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

1968ء کے بریلی شریف کے سفر میں آپ نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دولت خانے پر قیام کیا اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے تعویذات اور عملیات کی تربیت اور اجازت حاصل کی۔ اسی دوران آپ نے مسجد رضا بریلی شریف میں نمازوں کی امامت

بھی فرمائی۔ یہ آپ کی خوش نصیبی ہے کہ اپنے وقت کے مفتی اعظم اور اللہ تعالیٰ کے کامل ولی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا فرمائیں نیز آپ نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی موجودگی میں کئی جلسوں میں تقاریر بھی کیں جس پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے داد تحسین بھی عطا فرمائی۔

خلافت واجازت:

آپ مدظلہ العالی کو سلسلہ قادریہ، برکاتیہ، اشرفیہ، شاذلیہ، منوریہ اور دیگر سلاسل میں اپنے پیر و مرشد شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ اور قطب مدینہ شیخ عرب وعجم حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے اور جانشین زینت العلماء، خوشبوئے مدینہ حضرت علامہ مولانا فضل الرحمہ مدنی علیہ الرحمہ سے خلافت واجازت حاصل ہے۔

نکاح:

آپ مدظلہ العالی کا نکاح 1966ء میں پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی صاحبزادی کے ساتھ کراچی میں ہوا۔

اولاد:

آپ مدظلہ العالی کے تین صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں ہیں جن میں سے ایک صاحبزادی کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ باقی الحمد للہ بقید حیات ہیں جن میں دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں۔

آپ کے شہزادگان کے نام یہ ہیں۔ حضرت علامہ سید شاہ عبدالحق قادری، سید شاہ سراج الحق قادری اور سید شاہ فرید الحق قادری، بڑے صاحبزادے سید شاہ سراج الحق قادری صاحب، منجھلے صاحبزادے حضرت علامہ مولانا سید شاہ عبدالحق قادری صاحب اور چھوٹے صاحبزادے محترم سید شاہ فرید الحق قادری ہیں۔

بڑے صاحبزادے محترم سید شاہ سراج الحق قادری نے آدھے سے زیادہ درس نظامی پڑھ کر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد چھوٹے صاحبزادے حضرت علامہ مولانا سید شاہ عبدالحق قادری عالم دین ہیں۔ دارالعلوم امجدیہ سے فارغ التحصیل ہیں اور چھوٹی صاحبزادی بھی عالمہ اور مقررہ ہیں۔

حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کے ایک ہی صاحبزادے عالم دین ہیں جب حضرت علامہ سید شاہ عبدالحق قادری صاحب کی ولادت ہوئی تو پیر طریقت ولی نعمت حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ نے حضرت شاہ صاحب سے فرمایا کہ اس کا نام محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی نسبت سے ''عبدالحق'' رکھو۔ شاید عالم دین بن جائے لہٰذا قاری صاحب علیہ الرحمہ کے ارشاد کے مطابق ''عبدالحق'' نام رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا دیکھئے کہ شاہ صاحب کا یہی صاحبزادہ عالم دین بنا۔

شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کی سندِ خلافت واجازت

سند الاجازة

مصطفیٰ رضا خان قادری ۱۳۴۸
آل الرحمٰن محمد
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

اللّٰہم رب محمد صلی علیہ وسلما وعلی ذویہ والہ ابدا الدھور وکرما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، الحمد للہ العلی الاعلیٰ، وکفیٰ، والصلوٰۃ الازکیٰ، والسلام الاسنیٰ، الاوفیٰ علی عبادہ الذین اصطفیٰ، خصوصا علی حبیبہ سیدنا محمد المصطفیٰ، نبیہ المجتبیٰ، رسولہ المرتضیٰ، وعلیٰ الہ و محبیہ اولی الصدق والصفاء، لاسیما الاربعۃ الخلفاء، وعلی جمیع التابعین وجمیع ائمۃ الدین، والاولیاء العرفاء، لاسیما الامام الاعظم، والھمام الافخم، ابی حنیفۃ، کاشف الغمۃ، امام ائمۃ الشریعۃ الغراء، والغوث الاعظم الغیاث الاکرم، سیدنا ابی محمد محی الدین والملۃ البیضاء، سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ وعلی جمیع الصلحاء واھالی الوفاء، ثم علینا الی یوم الجزاء، **اما بعد** فقد التمس منی عزیزی المولوی السید تراب الحق القادری [illegible]

اجازۃ السلسلۃ العلیۃ القادریۃ البرکاتیۃ الرضویۃ المبارکۃ والاجازۃ الاوفاق والاعمال والاذکار والاشغال **فاجزتہ** علی برکۃ اللہ تعالیٰ ذی الجلال، ثم علی برکۃ رسولہ الاعلیٰ صاحب الجمال، جل جلالہ وعم نوالہ وعلیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء، کما اجازنی شیخی، وسندی، وکنزی وذخری، لیومی، وغدی، حضرۃ نور العارفین، قدوۃ الواصلین، خاتم الکبراء مولٰنا الشاہ ابوالحسین احمد **نوری میاں** صاحب وشیخ الاسلام والمسلمین راس المحققین مجدد ملت والدین، امام اہل السنۃ قامع الفتنۃ سیدی وسندی جناب الوالد الماجد الشیخ مولٰنا الشاہ اعلحضرت **احمد رضا خاں** رضی اللہ تعالیٰ عنہما وامطر شآبیب الرحمۃ والرضوان علیھما، واوصیہ بحمایۃ السنن السنیۃ ونکایۃ الفتن الدنیا، واکتساب الحسنات واجتناب البدعات الغیر المرضیۃ، بارک اللہ لنا ولہ وحقق املی واملہ، واصلح عملی وعملہ، آمین آمین، برحمتک یا ارحم الراحمین قال بفمہ وامر برقمہ

[illegible]

آستانۂ عالیہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی شریف

پیرِ طریقت ولی نعمت حضرت علامہ مولانا الحافظ القادری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی سندِ خلافت واجازت

سند الاجازۃ

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَاٰلِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکَرَّمَا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم، الحمد للہ العلی الاعلٰی، وکفٰی، والصلوٰۃ الابھٰی، والسلام الاسنٰی، الاوفٰی علٰی عبادہ الذین اصطفٰی، خصوصاً علٰی حبیبہ سیدنا محمد المصطفٰی، نبیہ المجتبٰی، رسولہ المرتضٰی، وعلٰی اٰلہ وصحبہ اولی الصدق والصفا، لاسیما الاربعۃ الخلفاء، وعلٰی جمیع التابعین وجمیع ائمۃ الدین، والاولیاء العرفاء، لاسیما الامام الاعظم، والھمام الافخم، ابی حنیفۃ، کاشف الغمۃ، امام ائمۃ الشریعۃ الغراء، والغوث الاعظم الغیاث الاکرم، سیدنا ابی محمد محی الدین والملۃ البیضاء، سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضوان اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی جمیع الصلحاء اھالی الوفاء، ثم علینا الٰی یوم الجزاء، امّا بعد فقد التمس منی عزیزی المولوی عزیزم السید الشاہ تراب الحق القادری السید شاہ حسین القادری

اجازۃ السلسلۃ العلیۃ القادریۃ البرکاتیۃ الرضویۃ المبارکۃ واجازۃ الاوفاق والاعمال والاذکار والاشغال فاجزتہ علٰی برکۃ اللہ تعالٰی ذی الجلال، ثم علٰی برکۃ رسولہ الاعلٰی صاحب الجمال، جل جلالہٗ وعم نوالہٗ وعلیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء

کما اجازنی شیخی ومرشدی صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ العلامۃ الفھامۃ ابو العلاء محمد امجد علی الاعظمی القادری الرضوی رضی اللہ تعالٰی عنہ وسیدی ومولائی برکۃ الزمان ذوالمجد والشان حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفٰے رضا خاں رضی اللہ عنہ وسیدی ومولائی شیخ العرب والعجم مولانا ضیاء الدین احمد القادری الرضوی ثم المدنی رضی اللہ عنہ واوصیہ بحمایۃ السنن السنیۃ ونکایۃ الفتن الدنیا، واکتساب الحسنات واجتناب البدعات الغیر المرضیۃ، بارک اللہ لنا ولہ وحقق املی واملہ واصلح عملی وعملہ، اٰمین اٰمین، برحمتک یا ارحم الراحمین قال بفمہ، وامر برقمہ

آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ

فقیر قادری رضوی محمد مصلح الدین صدیقی

دستخط:-

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

خطیب مسجد کھوڑی گارڈن - کراچی

جگرِ گوشۂ قطبِ مدینہ خوشبوئے مدینہ حضرت علامہ مولانا الشیخ فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمہ کی سندِ خلافت واجازت



سند

التفسير والحديث والسلوك من السدة العالية القادرية الرضوية المنورية الشاذلية السنوسية بالمدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه وبارك وسلم

فنِ تقریر:

تقاریر کا سلسلہ آپ نے 1962ء میں زمانہ طالب علمی میں شروع کیا۔ ہر جلسہ میں دارالعلوم امجدیہ کراچی کی جانب سے عالم اور خطیب کے طور پر آپ تشریف لے جاتے تھے۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی کہ آپ نے ایک دن میں ''بارہ'' تقاریر بھی فرمائیں۔ یہ وہ دور تھا جب مولوی احتشام الحق تھانوی سرکاری، نیم سرکاری، نجی اداروں اور بینکوں میں ہونے والے میلاد شریف کے جلسوں میں تقریر کیا کرتا تھا۔ یعنی میلاد شریف کو شرک و بدعت کہنے والے تھانوی صاحب مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے میلاد شریف کے جلسوں میں جاتے تھے، مگر اس وقت شاہ صاحب قبلہ میدان میں آئے اور آپ نے اپنی علمی اور شعلہ بیاں تقریر سے تھانوی صاحب کو مات دے دی اور اپنا سکہ بٹھا دیا۔ پھر ایک وقت آیا کہ ہر سرکاری، نیم سرکاری دفاتر، بینکوں اور اداروں میں آپ ہی کا خطاب ہوتا تھا اور آپ نے ہر جلسے میں اہلسنت کے عقائد و نظریات کو فروغ دیا۔

بڑے سے بڑے عالم دین، مقرر اور واعظ کے لئے اس کے پیر و مرشد کی موجودگی میں تقریر کرنا نہایت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت اور کرم نوازی شاہ صاحب کو نصیب کی کہ آپ نے اپنے پیر و مرشد شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی موجودگی میں کئی تقاریر فرمائیں اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے داد تحسین حاصل کی۔

1962ء میں شروع کرنے والے آپ کے تقاریری سلسلے کو 2012ء میں پچاس سال مکمل ہو جائیں گے۔ اس عرصے کے دوران آپ نے ہزاروں تقاریر فرمائیں۔ پندرہ سو (1500) تقاریر ریکارڈ میں موجود ہیں، ایک ہزار بیانات کی فہرست ہم نے اس مجلّے میں شائع کی ہیں۔

آپ کا اندازِ تقریر سب سے جداگانہ اور یگانہ ہے۔ آپ کا انداز تقریر کسی کی نقل نہیں ہے بلکہ اصل اور منفرد ہے اور آپ کی گرج دار آواز کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ عوام مقررین کو نام سے پہچانتی ہے جبکہ شاہ صاحب کو لوگ آپ کی گرج دار اور رعب دار آواز سے پہچانتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب کی شروع سے یہ عادت رہی کہ آپ زیادہ سے زیادہ نوے منٹ تقریر فرماتے ہیں۔ زیادہ تر تقاریر آپ کی پینتالیس سے ساٹھ منٹ کی ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دیگر علماء و مقررین ایک ہی بات دہراتے ہوئے تقریروں کو طول دیتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب بغیر کسی بات کو دہرائے، بغیر تکرار کے تین گھنٹے والی تقریر کو ایک یا ڈیڑھ گھنٹے میں عوام کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ میری اس بات کی تصدیق حیدرآباد کے معروف عالم دین اور خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرشید نوری علیہ الرحمہ نے کرتے ہوئے فرمایا تین سے چار گھنٹے کی تقریر کو ایک گھنٹے میں سمیٹنا، یہ حضرت شاہ صاحب کا ہی خاصہ ہے۔

ہمارے یہاں بعض علماء کرام اور مقررین دوران تقریر موقع اور محل کا لحاظ نہیں رکھتے، اس کے برعکس ہم نے حضرت شاہ صاحب کے اندر یہ خصوصیت دیکھی کہ آپ تقریر بھی موقع اور محل کے لحاظ سے فرماتے اور الفاظ بھی محتاط طریقے سے استعمال فرماتے ہیں۔ بڑے بڑے وزراء کے سامنے، حکومتی ایوانوں میں یا حکمرانوں کے سامنے آپ نے جو خطابات فرمائے وہ لائق تحسین ہیں۔

جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں اسلام آباد میں علماء و مشائخ کانفرنس بلائی گئی جس میں ملک پاکستان کے تقریباً تمام ہی علماء کرام و مشائخ عظام موجود تھے اور کئی علماء کرام نے خطاب فرمائے۔ حضرت شاہ صاحب نے بھی اس میں خطاب فرمایا۔ اس کانفرنس میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد منیب الرحمٰن صاحب بھی موجود تھے۔ ماہنامہ ''النعیمیہ'' لکھتا ہے کہ اس کانفرنس کے اختتام پر مفتی منیب الرحمٰن نے فرمایا کہ اس علماء مشائخ کانفرنس میں اگر کسی نے حق وصداقت کی صدا کو بلند کرتے ہوئے خطاب کا حق ادا کیا ہے تو وہ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب ہیں۔ یہاں تو عوام ہمارے خطاب کی تعریف کردے تو ہم پھولے نہیں سماتے مگر شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وہ عزت بخشی ہے کہ مفتی اعظم پاکستان ان کے خطاب کی تعریف کرتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ جو خطابات حضرت شاہ صاحب نے سرکاری اداروں میں فرمائے، قومی اسمبلی میں جو خطابات فرمائے اور ظالم حکمرانوں کے سامنے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جو خطابات فرمائے وہ پاکستان کی تاریخ کا حصہ ہیں، وہ یادگار ہیں اور مستقبل کے علماء کے لئے مشعل راہ ہیں۔

شاہین ختم نبوت مفتی محمد امین عطاری علیہ الرحمہ ایک مرتبہ فرمارہے تھے اور اس بات کا فقیر خود گواہ ہے کہ میں بڑے بڑے علماء کرام سے ملا، ان کے خطابات بھی سنے مگر علماء کرام کو خطاب سے کچھ دیر قبل کوئی موضوع دیا جائے تو اس کے لئے بغیر تیاری کے بولنا دشوار ہوتا ہے مگر میں نے یہ بات شاہ صاحب میں دیکھی کہ کسی بھی موضوع پر آپ کو خطاب کا کہا جائے، بغیر کسی دشواری کے شاندار خطاب فرماتے ہیں، یعنی یوں سمجھ لیں کہ موضوع آپ کا اور خطاب شاہ صاحب کا۔

بعض مقررین میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ وہ خطاب شروع کرتے ہیں تو اپنے وقت کا لحاظ نہیں رکھتے، ایک گھنٹے کی جگہ ڈیڑھ یا پونے دو گھنٹے خطاب کرجاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے موضوع کو سمیٹتے سمیٹتے تاخیر کرجاتے ہیں مگر حضرت شاہ صاحب کو یہ فن حاصل ہے کہ اگر ان کو ایک گھنٹہ دیا جائے تو سوا گھنٹہ تقریر نہیں کرتے بلکہ وقت مقررہ پر اپنا خطاب سمیٹ کر اختتام کی طرف لے جاتے ہیں جس کی گواہی ابوالبیان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسان ضیائی صاحب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب شاہ صاحب تقریر فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے گھڑی شاہ صاحب کے بیان کے ساتھ ساتھ چل رہی ہو، کتنا ہی بڑا جلسہ ہو، آپ وقت مقررہ پر اپنا بیان ختم فرمادیتے ہیں۔

خطابت وامامت:

آپ نے 1965ء سے 1970ء تک یعنی چھ سال محمدی مسجد کورنگی کراچی میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے۔

1970ء سے 1982ء تک بارہ سال کھارادر اور کراچی کی قدیم مسجد اخوند مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے۔

1983ء میں اپنے استاد اور سسر حضرت پیر طریقت ولی نعمت قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ جو کہ اپنی نیابت وخلافت آپ کو پہلے ہی عطا کرچکے تھے، اپنے وصال کے دو سال قبل میمن مسجد مصلح الدین گارڈن سابقہ کھوڑی گارڈن کراچی کی امامت وخطابت آپ کے سپرد فرمائی، حضرت شاہ صاحب آج تک اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے پورا فرمارہے ہیں۔

مکان دور ہونے کی وجہ کے باوجود آپ ایک عرصے تک تین نمازیں عصر، مغرب اور عشاء خود پڑھاتے تھے۔ اب طبیعت ناساز ہونے اور مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے دو نمازیں مغرب اور عشاء کی امامت فرماتے ہیں جبکہ جمعۃ المبارک کی خطابت و امامت پابندی سے فرماتے ہیں۔ یہ آپ کا خلوص ہے کہ آپ نے کبھی امامت فرمانے کے پیسے نہیں لئے اور نہ ہی جمعۃ المبارک کی خطابت کے پیسے لئے ہیں۔

ملکی وغیر ملکی تبلیغی دورے:

دین متین کی تبلیغ واشاعت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا ہے۔ اپنی ایمان افروز تقاریر اور مواعظ حسنہ کے ذریعے آپ نے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی دعوت عام کی۔ ملکی دورے تو آپ نے اتنے فرمائے کہ جس کا کوئی شمار نہیں مگر بیرون ملک بھی آپ نے کئی تبلیغی دورے کئے۔ درج ذیل ممالک میں آپ وہاں کے لوگوں کی دعوت پر کئی بار تشریف لے گئے اور ان ممالک میں جماعت اہلسنت کی تنظیم سازی اور دینی اداروں کے قیام کے سلسلے میں بھرپور کوشش فرمائی۔ جن ممالک کے آپ نے تبلیغی دورے کئے ان میں متحدہ عرب امارات، سری لنکا، ہندوستان، بنگلہ دیش، برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، اسپین، بیلجیم، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، کینیا، چین، تنزانیہ، زمبابوے، عراق، زنزیبار، فرانس، زمبیا، اردن، کینیڈا اور مصر شامل ہیں۔

بیرون ممالک تبلیغ دین کا سلسلہ 1977ء سے شروع کیا اور جس کا آغاز دورہ نیروبی کینیا سے کیا۔ اس کے بعد آپ نے حج کی سعادت حاصل کی۔ حج ادا کرنے کی دیگر برکتوں کے ساتھ ساتھ ایک برکت یہ بھی تھی کہ آپ کو خلیفہ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ شیخ عرب و عجم حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی طویل صحبت بابرکت نصیب ہوئی۔

سات اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب ہوٹل جبیس کراچی میں آپ کے کامیاب تبلیغی دورہ یورپ سے واپسی پر مصطفائی تحریک نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔

آپ نے اس استقبالیہ سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے باہر جا کر آپ یورپ وغیرہ کی طرف نکلیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہاں تبلیغ دین کے لئے ماحول سازگار نہیں ہے۔ 11 ستمبر کے بعد جو مشکلات مسلمانوں کو درپیش ہوئیں اس کا بیان نہیں۔ ایئرپورٹ پر ہمارے جیسے مذہبی آدمی کو ہر شخص دیکھتا ہے یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی عجوبہ ہے بلکہ لوگ ایک دوسرے کو دکھاتے ہیں۔

امریکہ کے اخبارات میں باقاعدہ ایف بی آئی کی جانب سے یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہمیں پاکستان کی مختلف زبانیں جاننے والے لوگوں کی ضرورت ہے مثلاً اردو، سندھی، پنجابی اور پشتو وغیرہ زبانیں جاننے والے لوگوں کی ضرورت ہے۔ اردو، سندھی، پنجابی اور پشتو وغیرہ زبانیں جاننے والے لوگوں کو ایف بی آئی بھرتی کرتی ہے پھر وہ مذہبی جلسوں میں وہ بیٹھ کر ایف بی آئی کو ساری معلومات دیتے ہیں۔

گزشتہ دوروں کے مقابلے میں اس دفعہ کے دورے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اتنی پریشانی نہیں ہوئی۔ میں تیس گھنٹے کا تھکا ہوا جب امریکہ کے ایئرپورٹ پر پہنچا تو مجھ سے نو گھنٹے کا انٹرویو لیا گیا۔ انٹرویو سے پہلے مجھ سے کہا گیا کہ آپ کونسی زبان میں انٹرویو

دیں گے؟ میں نے کہا اردو زبان میں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ کھانا کھالیں۔ پانی پی لیں، میں نے کہا میں تیار ہوں۔ پھر مجھ سے 75 سوالات کیئے، رات کو 9 بجے ہمیں فارغ کیا۔ ہمارا سارا سامان لاوارثوں میں چلا گیا۔ اب یورپی ممالک میں علماء کرام کا جانا بہت مشکل ہے۔

دنیا کے بعض ممالک ایسے ہیں جہاں علماء کرام نہیں جاتے کیونکہ وہاں کے لوگ بہت غریب ہوتے ہیں۔ وہ علماء کی خدمت نہیں کرسکتے۔ علماء کرام کو مالی نقصان ہوتا ہے کیونکہ کچھ ملتا نہیں ہے۔ سارا خرچ ان کو اپنے پلے سے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ یہ کام ایک جماعت کا ہے، ایک شخص اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ میں کینیا کے ایک جزیرے زنزیبار گیا، لسانی فسادات میں وہاں بہت نقصان ہوا۔ ہم جب وہاں مسجد میں پہنچے تو چند ہی لوگ جلسے میں بیٹھے، ہمیں بڑی حیرانی ہوئی۔ ہم نے باہر نکل کر معلومات کی تو لوگوں نے بتایا کہ ہم سمجھے کہ کوئی ایسا آدمی تبلیغ کے لئے آیا ہوگا جو یہ کہے گا کہ فاتحہ درود نہ کیا کرو کیونکہ یہاں آپ پچاس سال بعد آنے والے سنی عالم ہیں۔ آج سے پچاس سال پہلے مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے تھے، ان کے بعد آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ ہم نے لوگوں کو جمع کر کے دن میں جلسہ رکھا۔ الحمدللہ عوام کی کثیر تعداد تشریف لائی وہاں ہم نے بعد میں ہندوستان کے ایک عالم دین کو بھیجا۔ وہاں مدرسہ بھی قائم کیا پھر میں وہاں دوبارہ نہ جاسکا۔

جب میں پہلی مرتبہ امریکہ گیا یہ بات میں نہیں چھپاؤں گا کہ مجھے انگریزی نہیں آتی مگر امریکہ میں مسلمانوں کی اکثریت اب بھی اردو زبان سمجھ لیتی ہے۔ نوجوان نسل تقریباً انگریزی ہی جانتی ہے۔ امریکہ کے لوگوں کے دو سوالات ہیں؟ What?، Why؟ کیا اور کیوں؟

وہاں کے لوگ اگر کوئی مسئلہ پوچھیں اور بتقاضائے بشریت عالم دین بروقت اس کا جواب نہ دے سکے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل دین اسلام میں نہیں ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ذہین علماء کرام کو تربیت دے کر بیرون ممالک بھیجا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تبلیغ کے اثرات اس وقت مرتب ہوتے ہیں جب عالم دین یا مذہبی اسکالر عوام میں رہ کر عوام کے مسائل کو حل کرے۔ اگر کوئی عالم دین وہاں جا کر اچھے ہوٹل میں بیٹھ جائے، تقریر کرنے آئے تقریر کر کے دوبارہ ہوٹل میں چلا گیا، رات کو سوتا رہے، اس سے تبلیغ کے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

میں جب بھی تبلیغی دورہ پر گیا کبھی رات کو نہیں سویا۔ فجر کی نماز کے بعد ہی سویا۔ لوگوں میں رہ کر لوگوں کے مسائل کو حل کرتا ہوں کیونکہ لوگوں میں مسائل کی پیاس ہے۔ ان کے مسائل کو حل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

یورپ عریانی اور فحاشی کا اڈہ ہے۔ وہاں کے لوگ لادین ہیں۔ وہ کسی مذہب کو نہیں مانتے، ایسے ملکوں میں بھی مسلمان مذہبی گھرانے ہیں۔ پورے پورے خاندان مذہبی ہیں، ایک پادری نے مجھ سے کہا کہ آپ یہاں کچھ سال رہ جائیں آپ ستر فیصد مسلمان رہ جائیں گے۔ آپ کی دوسری نسل پچاس فیصد مسلمان رہ جائے گی آپ کی تیسری نسل بیس فیصد مسلمان رہ جائے گی۔ آخر کار آپ کی چوتھی نسل پر ہمارا قبضہ ہوگا۔

نہ جانے لوگ کیونکر امریکہ کو جنت سمجھتے ہیں اور گرین کارڈ کی تمنا کرتے ہیں۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جس کا نام گرین کارڈ ہے اس کا رنگ گرین نہیں ہے۔ اسی گرین کارڈ کو پانے کے لئے لوگ اپنے ایمان کو بھی بیچ دیتے ہیں۔ گرین کارڈ حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو احمدی تک لکھ دیتے ہیں، مسلمان کو اس کام سے بچنا چاہئے۔

اسپین کے مسلمانوں کی زندگی بہت کٹھن زندگی ہے وہاں کوئی کرایہ تک نہیں دیتا جو خدمت کرنی ہے اپنے طور سے کرے، اسپین کے شہر ویلینسیا میں پہلے صرف بیس پاکستانی تھے لیکن اب چار سو پاکستانی وہاں موجود ہیں۔

اسپین کا سقوط 1691ء یا 1492ء میں ہوا۔ پانچ سو سال قبل اس ملک کو حضرت طارق بن زیاد نے کشتیوں کے ذریعے فتح کیا تھا۔ اسپین فتح کرنے کے بعد مسلمانوں کے دو اصول تھے، اسلام قبول کرلو یا جزیہ دو۔ جزیہ دینے کے بعد غیر مسلموں کی جان و مال مسلمانوں کے ذمے ہوتی ہے۔ یعنی جزیہ دینے کے بعد وہ ذمی ہو جاتا ہے۔ مسلمان عیاش ہونے لگے لہذا اسپین مسلمانوں سے چھین لیا گیا۔

ہم نے ویلینسیا میں ایک مسجد کی جگہ لی۔ اس کا نام ہم نے ''فیضان مدینہ'' رکھا۔ گزشتہ سال ہم نے اس مسجد میں جمعہ بھی پڑھایا، اسپین میں لفظ مسجد استعمال نہیں کر سکتے لہذا اس کا نام فیضان مدینہ کلچر سینٹر رکھا۔ وہاں اس قسم کے نام رکھے جاتے ہیں۔

اسپین کے کئی مقامات کے نام اب بھی عربی میں ہیں جیسے جبل الطارق قرطبہ وغیرہ، ہم نے مسجد قرطبہ کا دورہ کیا اسے دیکھ کر ہمارا دل رنجیدہ ہوا، اتنی عظیم الشان مسجد جو کہ بالکل مسجد نبوی ﷺ کے ماڈل پر تیار کی گئی تھی۔ آج اس کو گرجا گھر بنا دیا گیا ہے۔ محرابوں میں بت نصب کئے ہیں جگہ جگہ شیر کی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ مسجد کے اندر بینچ لگائے گئے ہیں۔ جس میں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عیسائی اپنی عبادت کرتے ہیں، مینار کے اندر جہاں موذن اذان کہتا تھا، وہاں گھنٹا نصب کیا گیا ہے۔ مینار کے اوپر صلیب نصب کر دی گئی ہے، مسجد کے درمیانی حصے میں بت نصب کئے گئے ہیں۔ دروازے کے قریب بھی بت نصب کئے گئے ہیں تاکہ کوئی یہ جان ہی نہ سکے کہ یہ پہلے مسجد تھی، اس کا نام اب بھی قرطبہ ہی ہے جگہ جگہ قرطبہ کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔

جب اس مسجد کو گرجا بنایا تو ایک بھی اسلامی ملک نے اس کے خلاف آواز بلند نہیں کی۔ محترم حضرات! اگر ہم نہ سدھرے ہم نے اپنے آپ کو نہ بدلا، اپنی عادتوں کو نہ بدلا، اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر نہ چلے تو یہ پاکستان ہم سے کہیں چھین نہ لیا جائے۔ خدارا اپنی آخرت کی فکر کیجئے۔

سیاسی خدمات:

1985ء میں کراچی ساؤتھ کے حلقہ 190 سے آپ نے الیکشن لڑا۔ آپ کے مدمقابل جماعت اسلامی کراچی کا موجودہ امیر محمد حسین محنتی تھا۔ آپ نے محمد حسین محنتی کو ہرا کر سینتالیس ہزار ووٹ حاصل کرکے پورے کراچی میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور پھر قومی اسمبلی میں نظام مصطفیٰ گروپ قائم فرمایا۔

اس الیکشن کے سلسلے میں آپ پر کئی سوالات اٹھائے جاتے ہیں جن کا جواب شاہ صاحب اس طرح دیتے ہیں۔

سوال: 1985ء کے غیر جماعتی انتخابات میں جمعیت علمائے پاکستان نے ان انتخابات کے طریقہ کار سے اختلاف کرتے ہوئے حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اسی فیصلے کے برعکس آپ نے الیکشن لڑا جس پر جے یو پی کی قیادت کی طرف سے شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ ان غیر جماعتی انتخابات میں حصہ لینے کا اقدام کہاں تک درست تھا اور اس سے مسلک اہلسنت کو کہاں تک تقویت ملی؟

جواب: دیکھیں جی! آدمی اختلاف اس فلور پر کرے جہاں اسکی بات سنی جائے نہ یہ کہ ادھر ملک میں عام انتخابات کا اعلان ہو چکا ہو، پوری قوم اس میں حصہ لے رہی ہو اور ادھر محض کھارادر کی گلیوں میں یہ شور مچایا جائے کہ صاحب! انتخابات غیر جماعتی نہیں، جماعتی ہونے چاہیے ہمارے نزدیک یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے نقار خانے میں طوطی کا آوازہ............

اگر 1985ء کے انتخابات میں ہم یا ہمارا پورا گروپ جسے نظام مصطفیٰ گروپ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے حصہ نہ لیتا تو وہاں سے کوئی فرشتے تو منتخب ہو کر آ نہیں جاتے تھے ظاہر ہے وہی دنیادار لوگ آگے آتے ہیں۔ الیکشن میں حصہ لیتے ہیں اور اگر ہم جے یو پی کے فیصلہ کے مطابق ان انتخابات کا بائیکاٹ کرتے تو ہمارا یہ فعل پورا شہر کراچی جماعت اسلامی کے حوالے کرنے کے مترادف ہوتا اور جیسا کہ ہم اس کا ماضی قریب میں مشاہدہ کر چکے ہیں یہاں مسلسل دوبار ان کا منسٹر منتخب ہوا، اب اگر ایک بار پھر پیچھے ہٹ جاتے تو اسکا مطلب یہ ہوتا کہ ہم نے پورا کراچی جماعت اسلامی کے حوالے کر دیا ہے ان حالات میں جمعیت علماء پاکستان، جماعت اہلسنت یا ہمارے عقیدے کی جتنی تنظیمیں ہیں ان میں ہر شخص یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت یہاں پر جماعت اسلامی اپنا اثر ورسوخ آگے بڑھانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مار رہی ہے اور اگر ان حالات میں ہم الیکشن میں حصہ نہ لیتے تو اسکا مطلب یہی نکلتا کہ ہم نے یہاں کی تمام سیٹیں تھالی میں سجا کر جماعت اسلامی کو پیش کر دی ہیں اور مجھے سو فیصد یقین تھا کہ اگر ہم اپنے انتخاب میں حصہ نہیں لیتے تو یہاں جماعت اسلامی کا امیدوار، کامیاب ہو جائے گا اسی طرح دیگر حلقوں کی صورت حال بھی کچھ کچھ اسی کے قریب تھی چنانچہ ہم نے بحیثیت سنی جماعت اسلامی کے مقابلہ میں میدان عمل میں اتر آنے کو ترجیح دی ہم نے انفرادی طور پر الیکشن لڑا اور کراچی کی سطح پر بہت بڑی کامیابی حاصل کی، اور آپ نے دیکھا تھا کہ ان انتخابات کے حوالے سے پورے پاکستان میں کراچی ہی وہ واحد شہر تھا جس سے کچھ علماء منتخب ہو کر آئے اور عوام نے ہمارا خیر مقدم کیا ہم نے سینتالیس ہزار ووٹ لیکر پورے کراچی میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور ہماری حکمت عملی بھی اس سلسلہ میں یہی تھی کہ جب الیکشن ہو رہا ہے تو اس میں حصہ لیکر منتخب ہو کر اور اسمبلی میں جا کر اپنے مسلک کے اجتماعی مسائل کے لئے آواز اٹھائی جائے اور ہم نے اٹھائی اور کافی معاملات پر زیر بحث لائے بھی گئے اس لئے ہمارے خیال کے مطابق ہمارا الیکشن 1985ء میں حصہ لینے کا فیصلہ بالکل درست تھا۔

رہا آپ کے سوال کا بقیہ حصہ، تو اس ضمن میں اعتراضات ہم پر کئے گئے جن کا جواب دینا میں یہاں ضروری سمجھتا ہوں ایک تو یہ کہ یہ الیکشن مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کرا رہا تھا اور دوسرے یہ کہ الیکشن غیر جماعتی تھے؟

پہلے اعتراض کا جواب تو یہ ہے کہ اگر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے کرائے جانے والے انتخابات میں حصہ لینا فی الواقع گناہ ہی ٹھہرا جنرل یحیٰی خان بھی تو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہی تھا پھر اسکے دور میں الیکشن میں حصہ لینا مکروہ تحریمی ہو جائے گا یہ سوچ بہر حال ان کی اپنی ہے' دوسرا اعتراض یہ کہ ہم نے غیر جماعتی انتخابات میں حصہ لیا اس لئے معتوب ٹھہرے تو یہاں ہم پوچھتے ہیں کہ اسمبلی توڑنے کے بعد یہ جو 1988ء کے انتخابات کا ضیاء الحق نے اعلان کیا تھا وہ غیر جماعتی نہیں تھے؟ پھر اس وقت یہ فیصلہ کیوں کیا گیا کہ جو بس ہم نے 1985ء میں مس کی تھی اب 1988ء میں مس نہیں کریں گے اور وہی گناہ جو ہمارے متھے لگایا جاتا رہا آخر اسی کا ارتکاب خود کرنے کا ارادہ کیوں باندھ لیا گیا؟

یہ تو بعد میں غلام اسحٰق خان (نگران صدر) کے دور میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں طے پایا کہ انتخابات جماعتی ہوں گے ضیاء الحق نے تو اعلان غیر جماعتی کا ہی کیا تھا' جن میں حصہ لینے کیلئے اصولی طور پر رضا مندی تو ظاہر کر دی گئی اور اب کی بار پوزیشن یہ تھی کہ اس دفعہ بس کو مس نہ کیا جائے بلکہ بیٹھ جایا جائے تو ہمارا قصور تو صرف اتنا ہی ٹھہرا تھا کہ ہم اس بس میں ساڑھے تین سال قبل کیوں سوار ہو گئے تھے؟

تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس اعتبار سے بھی 1985ء کے انتخابات میں حصہ لینا ہماری اعلیٰ سیاسی بصیرت تھی اور یہ کوئی غلط فیصلہ نہیں تھا اور اگر اس وقت دیگر سیاسی جماعتیں بھی ہماری طرح فیصلہ کر کے اسمبلی میں پہنچ جائیں تو ہمارا مارشل لاء کی گرفت جلد ہی کمزور کی جا سکتی تھی اور اسمبلی میں بیٹھ کر بہتر طور پر مسائل حل کئے جا سکتے تھے گویا ہمارا 1985ء کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ ہر لحاظ سے درست تھا۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ آپ کے گروپ کے اندر بھی وزارتیں لینے پر اتفاق رائے نہیں ہوا تھا اور اگر آپ وزارتیں نہ لیتے تو شاید بہتر طور پر کام کر سکتے' اس سلسلہ میں آپ کیا وضاحت فرمانا چاہیں گے؟

جواب: اس معاملہ پر ہمارے درمیان قطعی طور پر کوئی اختلاف رائے نہیں تھا بلکہ جب ہمارے گروپ کو وزارت کی پیشکش کی گئی اس پر ہم نے باقاعدہ اکٹھے بیٹھ کر سوچ بچار کی کہ براہ راست ''حکومت سے جنگ'' کی پالیسی کہاں تک ملکی مفاد میں ہو گی' اس پر ہم نے اس بات کو ترجیح دی کہ اگر کوئی وزارت ملکی خدمت کے پیش نظر قبول کر کے اس محکمہ کو انتہائی دیانت داری سے چلایا جائے تو کم از کم ایک محکمہ سے تو کرپشن کو روکا جا سکتا ہے اور یہ بات چونکہ ملکی مفاد میں تھی اسلئے ہم نے وزارت کی پیشکش قبول کر لی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ شجر ممنوعہ تھا پھر آپ نے ہاتھ کیوں بڑھایا تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر کو یہ سیاسی جماعتیں الیکشن لڑتی پھر کس لئے ہیں؟ کیا سب کے پیش نظر یہ نہیں ہوتا کہ انتخابات میں کامیاب ہو کر وہ اقتدار حاصل کر کے اپنے اپنے پارٹی پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں' پھر وہی پہلے والی بات آ گئی تا کہ جونیجو حکومت میں وزارت کیوں لی کوئی دوسری حکومت ہوتی تو لے لی جاتی' بھائی اگر جونیجو حکومت میں وزارت لینا نا جائز ہے تو کسی دوسری حکومت میں کیوں کر جائز

ہے؟ جہاں تک کام کرنے کا تعلق ہے تو ریکارڈ ملاحظہ کر لیجئے وزارت پیٹرولیم کا پورا ریکارڈ آپ کو گواہی دے گا کہ اس میں ہماری وزارت کے دوران زرمبادلہ ضائع ہونے سے کس طرح بچا لیا گیا کتنے ہی ایسے معاملات تھے جن پر ملکی دولت اور زرمبادلہ ضائع ہو رہا تھا جسے ہم نے الحمدللہ بطور احسن محفوظ کرایا اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس دور میں ہمارے پاس یعنی حاجی حنیف طیب کے پاس جو بھی وزارت رہی اس میں کسی قسم کی کرپشن کا کوئی ثبوت لے آئیں ہم ہر سزا بھگتنے کو تیار ہیں۔

سوال: بعض حلقوں کی طرف سے یہ بھی کہا گیا کہ آپ کے گروپ کو وزارت ضیاء الحق کی خصوصی نوازش سے دی گئی یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: اگر کسی کا خیال ہے تو ہمارے نزدیک یہ بالکل لغو اور بے بنیاد الزام ہے نوازش تو اس پر کی جاتی ہے جو کسی کے اشارے پر چل رہا ہو' ہمارے ہاں تو ابتدا ہی میں جنرل ضیاء الحق سے تلخی پیدا ہوگئی تھی' اور ہم کسی مرحلہ پر جنرل ضیاء الحق کے اشارے پر نہیں چلے اور پہلی میٹنگ ہی میں جونیجو صاحب کو وزیراعظم نامزد کرنے کے سلسلے میں بلائی گئی تھی جس میں جنرل ضیاء الحق نے تمام صوبوں کے ایم این اے حضرات کو الگ الگ بلایا' جب سندھ کی باری آئی تو سب سے زیادہ خطرناک ہماری ملاقات جنرل ضیاء الحق سے ہوئی جس پر ہمارے سندھ کے ایم این اے حضرات گواہ ہیں' اس موقع پر جنرل ضیاء الحق تقریر کر رہے تھے اور کوئی ان کے سامنے بولنے کی ہمت نہ کرتا تھا اور جب ہم نے ان کی قرینے سے کھچائی کر دی تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ انہوں نے ہمیں نہ تو ناشتہ دیا نہ چائے پلائی بس خالی ہاتھ ملا کر رخصت کر دیا ہمارے سندھ کے معروف سیاست دان اور سابق پارلیمنٹرین جناب عبدالمجید جتوئی جو قیام پاکستان سے لے کر اس وقت تک ایم این اے منتخب ہوتے چلے آ رہے تھے بطور خاص میرے پاس آئے اور مجھے مبارک باد دیتے تھے کہنے لگے کہ ''سائیں'' آپ نے سندھ کی عزت رکھ لی۔

تو جہاں ابتداً ہی اس قدر تلخی آ گئی ہو وہاں نوازش کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ تو ہمارا سندھ کے حوالے سے میرٹ بنتا تھا جسکی بناء پر ہمیں وزارت دی گئی' اس میں ضیاء الحق کی کوئی نوازش تھی نہ عنایت یہ ہمارا حق تھا جو ہم نے لیا نوازش وعنایت اللہ تعالیٰ کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے بعد عوام کی جنہوں نے ہمیں منتخب کیا۔

سوال: 1988ء کے جماعتی انتخابات میں نظام مصطفیٰ کی طرف سے پہلے تو حصہ لینے کا باقاعدہ پروگرام بنایا گیا اور باضابطہ طور پر درخواستیں بھی طلب کی گئیں مگر یکایک تمام حلقوں سے دستبرداری کا اعلان کر دیا گیا اسکی کیا وجوہات تھیں؟

جواب: سیاسی آدمی کا کام یہ ہے کہ معاملات کو بھانپ کر اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے صورتحال کچھ یوں ہے کہ ہمارے گروپ نے چونکہ اہلسنت کے حوالہ سے اپنا علیحدہ تشخص قائم کیا تھا اور ہمارا پارٹی پروگرام بھی محض نفاذ نظام مصطفیٰ تھا مگر جب ہم نے دیکھا کہ جمعیت علماء پاکستان نے بھی نظام مصطفیٰ پارٹی کے نام سے ہر سیٹ پر اپنا امیدوار کھڑا کر دیا ہے تو ہم

نے محسوس کیا کہ اب اگر ہم بھی اپنے امیدوار یہاں کھڑے کرتے ہیں تو ایک طرف تو ہمارے ووٹ تقسیم ہوں گے اور دوسرے ہم میں انتشار پیدا ہوجائے گا بایں حالات محض اہلسنت کے وقار اور اتحاد کی خاطر الیکشن سے دستبردار ہوگئے کہ اہلسنت کی طرف ایک پارٹی کے امیدوار یہاں سے الیکشن میں حصہ لیں' حالانکہ ہمارے گروپ کے امیدوار جے یو پی کے امیدواروں سے کہیں زیادہ مضبوط تھے اور کراچی سے ایک دو سیٹیں ہم لے سکتے تھے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ لسانی تنظیموں کی کم از کم ان حلقوں سے تو حوصلہ شکنی ہوتی اور عوام اہلسنت کی حوصلہ افزائی ہوتی لیکن ہم نے پھر بھی جے یو پی کو موقع فراہم کیا اور ہر سطح پر غیر مشروط تعاون کیا تا کہ اہلسنت میں مزید انتشار نہ پھیل جائے۔

قومی اسمبلی میں صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا:

حضرت شاہ صاحب نے قومی اسمبلی میں بھی حق کی آواز بلند فرمائی۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان دنوں راجہ ظفر الحق نے قومی اسمبلی میں یہ بکواس کی کہ صلوٰۃ وسلام پر پابندی عائد کی جائے۔اس کا یہ کہنا تھا کہ آپ نے اس کے خلاف آواز حق بلند کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کہ راجہ ظفر الحق اسمبلی پورے ملک میں صلوٰۃ وسلام پر پابندی کی بات کرتا ہے،ہم اس کی اس تجویز کو مسترد کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ صلوٰۃ وسلام ہرگز بند نہیں ہوگا۔ہم تو قومی اسمبلی کے اجلاس کے اختتام پر پابندی سے صلوٰۃ وسلام پڑھیں گے۔تاریخ گواہ ہے کہ اور یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاس کے اختتام پر پابندی کے ساتھ کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھا اور یوں راجہ ظفر الحق کے عزائم خاک میں مل گئے۔

ایک مرتبہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس کے موقع پر حضرت علامہ مولانا حکیم سید اشرف جیلانی صاحب نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ نے ثابت کردیا کہ اگر پوری اسمبلی میں شاہ صاحب جیسا ایک مرد قلندر پہنچ جائے تو یقیناً وہ ساری باطل قوتوں پر بھاری ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ اس طرح شامل حال ہوتی ہے کہ اس ایک مرد قلندر کی آواز حق کو کوئی نہیں دبا سکتا۔

گستاخِ رسول کی سزا عمر قید سے بدل کر سزائے موت کروائی:

آپ کے رکن قومی اسمبلی منتخب ہونے سے قبل پاکستان کے قانون میں گستاخ رسول کی سزا فقط عمر قید تھی،مگر آپ نے اسمبلی میں بیٹھ کر بھرپور کوششیں کیں اور آپ کی بے انتہا کوششوں کی بدولت وہ وقت آیا کہ پاکستانی قانون میں گستاخ رسول کی سزا کو 295C کے تحت سزائے موت میں بدل دیا گیا۔الحمدللہ یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی۔

اس کے علاوہ بھی آپ کی کئی سیاسی خدمات ہیں جو کہ ریکارڈ ہیں،لوگ اسے تسلیم کریں یا نہ کریں۔اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت آپ کو بڑی عزت وشان سے نوازا ہے۔

کئی سنی تنظیموں اور اداروں کے سرپرست:

روز اول سے آپ نے مخلصانہ انداز میں مسلک حق اہلسنت کی نمائندہ تنظیموں اور اداروں کی سرپرستی اور ان کی معاونت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جو کہ اب تک جاری ہے۔ کراچی کی سب سے زیادہ مساجد آپ ہی کی سرپرستی میں ہیں، اس کے بعد بے شمار مدارس، دارالعلوم، دینی اور سماجی ادارے اور تنظیمیں آپ کی سرپرستی میں کام کر رہی ہیں۔

آپ مسلک کی خدمت کے حوالے سے درج ذیل عہدوں پر فائز رہے۔

1۔ کونسلر کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن

2۔ چیئرمین تعلیمی کمیٹی کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن

3۔ رکن لاء کمیٹی کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن

4۔ رکن انٹرمیڈیٹ بورڈ کراچی

5۔ رکن قومی اسمبلی 1985ء میں حلقہ 190 کراچی ساؤتھ (جماعت اسلامی کے کراچی کے موجودہ امیر محمد حسین محنتی کو بھاری اکثریت سے ہرا کر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور پھر قومی اسمبلی میں نظام مصطفیٰ گروپ قائم فرمایا)

6۔ چیئرمین انسداد جرائم کمیٹی کراچی

7۔ ڈائریکٹر جاویداں سیمنٹ فیکٹری (سرکاری نامزدگی)

8۔ رکن مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان

9۔ چیئرمین مدرسہ انوار القرآن قادریہ رضویہ کراچی

10۔ چیئرمین جامعہ انوار القرآن قادریہ رضویہ گلشن اقبال کراچی

11۔ چیئرمین مصلح الدین ویلفیئر سوسائٹی کراچی

12۔ سرپرست اعلیٰ دارالعلوم مصلح الدین کراچی

13۔ چیئرمین المسلم ویلفیئر سوسائٹی کراچی

14۔ ٹرسٹی/ ناظم تعلیمات دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

15۔ امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

16۔ ناظم جماعت اہلسنت ورلڈ

17۔ رکن کمیٹی برائے سنی سیکریٹریٹ لاہور

18۔ صدر مدارس اہلسنت کراچی

19۔ سرپرست ترجمان اہلسنت ماہنامہ مصلح الدین کراچی

20۔ممبر سنی اتحاد کونسل

21۔سرپرست اعلیٰ تحریک اتحاد اہلسنت

22۔سرپرست انجمن طلباء اسلام

23۔سرپرست تحریک عوام اہلسنت

24۔سرپرست اعلیٰ بزمِ رضا

25۔سنی تحریک علماء بورڈ کے پہلے رکن

26۔سرپرست انجمن اشاعت اسلام (موجودہ جمعیت اشاعت اہلسنت)

27۔سرپرست اعلیٰ دارالعلوم مصلح الدین

اس کے علاوہ بے شمار مدارس ومساجد کے آپ سرپرست ہیں، جن کے لکھنے کے لئے کئی صفحات درکار ہیں۔آپ کو یہ پڑھ کر تعجب ہوگا کہ شہر کراچی کی کئی ایسی مساجد یں ہیں جن کے اندر شاہ صاحب کی سرپرستی کے بورڈ نصب ہیں۔ہمیں تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ ان میں کئی مساجد تو ایسی ہیں جن کی کمیٹی نے نہ شاہ صاحب کا نام لکھنے کی اجازت مانگی اور نہ شاہ صاحب کو اس کام کی اطلاع دی۔

مسجد کمیٹیاں تو شاہ صاحب کا نام لکھ کر جان چھڑالیتی ہیں مگر جب اس مسجد میں امام، خطیب، موذن، خدام اور نمازیوں کے ساتھ ناانصافیاں ہوتی ہیں تو پھر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب شاہ صاحب کی سرپرستی میں ہورہا ہے، حالانکہ درحقیقت شاہ صاحب کو اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔

اہلسنت کے کئی مدارس شاہ صاحب کی سرپرستی میں چل رہے ہیں، اس کے علاوہ کئی مدارس کے ساتھ آپ مخیّر حضرات کے تعاون سے مالی تعاون بھی فرماتے ہیں۔وطن عزیز پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے دینی مدارس کے نمائندگان ماہ رمضان میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔آپ عرصہ دراز سے اور اس عمر میں جبکہ صحت بالکل گر رہی ہے، باوجود اس کے سارے لوگوں کو نمٹاتے ہیں، حالت روزہ میں ان کو سمجھانا، ان کے مدارس کی تصدیق کرنا اور ٹیلی فون کے ذریعے ان کے ادارے کے وجود کی تصدیق کرنا یہ بہت بڑی خدمت ہے۔

کئی سنی تنظیموں اور اداروں کے عہدیداروں نے اپنی تنظیم اور ادارے کے تعاون اور شہرت کے لئے آپ کا کاندھا استعال کیا۔ جس کی بدولت ان کی تنظیموں نے شہرت اور مالی تعاون حاصل کیا۔آپ نے ہمیشہ رنگ ونسل سے بالاتر ہوکر بلاتعصب، ہر سنی اور ہر سنی ادارے کی بھرپور مدد کی ہے اور کررہے ہیں۔

یہ بات پڑھ کر آپ حضرات کو تعجب ہوگا، یقیناً مجھے بھی بہت تعجب ہوا۔رئیس التحریر قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد ارشد القادری علیہ الرحمہ کے آخری انٹرویو میں ان سے پوچھا گیا کہ دعوت اسلامی بنانے میں کن علماء کا کردار رہا ہے تو آپ علیہ الرحمہ نے پانچ علماء کرام کے نام لینے کے بعد حضرت شاہ صاحب قبلہ کا بھی نام لیا اور فرمایا کہ شاہ صاحب بھی دعوت اسلامی کے بانیین میں شامل ہیں۔

سلیم سعید آبادی گروپ کی شہرت کے بعد جب 1990ء میں قائد سنی تحریک امیر شہدائے اہلسنت حضرت مولانا محمد سلیم قادری علیہ الرحمہ نے آرام باغ کراچی کے ایک جلسہ عام میں یہ اعلان کیا کہ ہم مساجد اہلسنت، اوقاف اہلسنت اور حقوق اہلسنت کے تحفظ کے لئے سنی تحریک کا قیام عمل میں لا رہے ہیں۔ اس کام میں علماء اہلسنت ہمارا ساتھ دیں، دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھا اس موقع پر حضرت شاہ صاحب نے کھڑے ہو کر بھرے جلسے میں یہ اعلان فرمایا کہ اگر نوجوان یہ جذبہ رکھتا ہے تو سب سے پہلے میں اسے تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور یوں آپ سنی تحریک کے سب سے پہلے علماء بورڈ کے رکن مقرر ہوئے اور ہر قدم پر سنی تحریک اور قائد سنی تحریک کی حمایت جاری رکھی۔ تحفظ مساجد کے سلسلے میں آپ نے سنی تحریک کے بیشمار گرفتار کارکنوں کو رہا بھی فرمایا۔ یہی نہیں بلکہ کئی جلسوں کی اجازت بھی سنی تحریک کو شاہ صاحب دلواتے تھے۔ اس بات کا گواہ میں خود ہوں میرے سامنے شہید محمد سلیم رضا حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایس ایچ او ہمیں موسیٰ لین کراچی میں ''یوم رضا'' کے نام سے جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دے رہا۔ آپ ہمیں اجازت دلوا دیں۔ شاہ صاحب نے اسی وقت فون ملایا اور ایس ایچ او سے اجازت دلوا دی۔

یہاں یہ بات فائدے سے خالی نہ ہوگی کہ شہید محمد سلیم رضا جب شاہ صاحب کی خدمت میں آئے تو میں ان کا ادب دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ تشہد کی حالت میں ہاتھ باندھ کر سر جھکائے شاہ صاحب سے عرض کر رہے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ شہید محمد سلیم رضا کو جو ملا، ادب سے ملا۔

شاہ صاحب نے آخری وقت تک قائد سنی تحریک کا ساتھ دیا، جب بروز جمعہ قائد سنی تحریک کی شہادت ہوئی تو اس وقت شاہ صاحب جمعہ پڑھا رہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد جیسے ہی شاہ صاحب قاری صاحب علیہ الرحمہ کے مزار پر پہنچے تو کسی نے یہ خبر دی کہ قائد سنی تحریک شہید ہو چکے ہیں تو دعا کے دوران آپ کی آواز بھر آئی اور آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

قائد سنی تحریک کی شہادت کے بعد سب سے پہلے سول اسپتال پہنچنے والے عالم دین شاہ صاحب تھے۔ سب سے زیادہ دکھی اور پریشان شاہ صاحب ہی تھے۔ سنی تحریک کے دفتر کا محاصرہ ختم کروانے کے لئے سب سے بڑھ کر حصہ لینے والے عالم دین شاہ صاحب تھے اور محاصرہ میں قید سنی تحریک کے رہنماؤں اور کارکنوں کے لئے اپنے ہاتھوں سے ٹفن (کھانا) لے کر جانے والے شاہ صاحب تھے۔ آپ اکثر فرماتے تھے کہ سلیم قادری ہمارا بچہ ہے۔ اس کا اور ہمارا اختلاف ذاتی نہیں بلکہ رائے پر ہوتا تھا کیونکہ وہ اپنی چالیس سال کی عمر کے مطابق رائے دیتا تھا اور میں اپنی ساٹھ سال کی عمر کے مطابق رائے دیتا تھا۔

اس کے علاوہ آپ انجمن طلباء اسلام، جمعیت اشاعت اہلسنت، تحریک عوام اہلسنت، تحریک اتحاد اہلسنت اور بزم رضا سمیت کئی تنظیموں کی بھرپور سرپرستی فرما رہے ہیں۔

اسلامی تحاریک میں کردار اور دینی خدمات

1: تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ:

آپ نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک ختم نبوت میں جب بہت زیادہ سختی ہوئی اور

گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے باوجود آپ مختلف مساجد اور جلسوں میں بڑی دلیری سے تقریر فرماتے، لیکن باوجود کوشش کے پولیس کبھی آپ کو گرفتار نہ کر سکی۔

2: بھٹو کی اسلام دشمن پالیسیوں کے خلاف تحریک:

سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی اسلام کے منافی پالیسیوں کے خلاف بھرے جلسوں میں آپ نے اس کی مخالفت کی اور آپ کے ایک ذومعنی جملے نے لوگوں کو بڑا محظوظ کیا۔ جب آپ نے یہ فرمایا کہ بھٹو کا زوال قریب ہے اور اب نصرت ہماری ہوگی (یعنی فتح ہماری ہوگی) جبکہ ذوالفقار علی بھٹو کی بیوی کا نام بھی نصرت تھا۔

3: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا:

تحریک ختم نبوت میں آپ نے شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفی الازہری، مولانا عبد الستار خان نیازی اور علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہم اللہ کے ساتھ مل کر حکومت پاکستان سے 7 ستمبر 1974ء کے مبارک دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔

4: گستاخ رسول کی سزا، سزائے موت کروائی:

آپ کے رکن قومی اسمبلی منتخب ہونے سے قبل پاکستان کے قانون میں گستاخ رسول کی سزا فقط عمر قید تھی، مگر آپ نے اسمبلی میں بیٹھ کر بھرپور کوششیں کیں کہ گستاخ رسول کی سزا پاکستانی قانون میں سزائے موت ہونی چاہئے۔ بالآخر آپ کی کاوشیں رنگ لائیں اور پاکستانی قانون میں گستاخ رسول کی سزا کو 295C کے تحت سزائے موت میں بدل دیا گیا۔

5: صلوٰۃ وسلام پر پابندی:

راجہ ظفر الحق نے قومی اسمبلی میں صلوٰۃ وسلام پر پابندی کی تجویز پیش کی، اس وقت آپ بھی قومی اسمبلی کے رکن تھے۔ آپ نے راجہ ظفر الحق کے خلاف تحریک چلائی اور فرمایا کہ راجہ ظفر الحق اسمبلی سے باہر صلوٰۃ وسلام پر پابندی کی بات کرتا ہے۔ ہم قومی اسمبلی کے ہر اجلاس کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں گے چنانچہ اس کے بعد آپ اسمبلی کے ہر اجلاس کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے، یوں راجہ ظفر الحق کو منہ کی کھانی پڑی۔

6: مولوی یوسف لدھیانوی کا تحقیقی تعاقب:

1980ء میں روزنامہ جنگ کے جمعۃ المبارک ایڈیشن میں زیرِ عنوان "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے مولوی یوسف لدھیانوی نے ایک سوال کے جواب میں لکھ دیا کہ قبروں پر پھول ڈالنا ناجائز ہے۔ آپ نے اس کا بھرپور تحقیقی تعاقب فرمایا اور اس کا جواب لکھ کر اگلے جمعہ کے اخبار میں شائع کروایا جس کا جواب یوسف لدھیانوی نے دیا۔ آپ نے پھر اس کا جواب دیا۔ اس طرح دو تین ماہ تک سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار جنگ اخبار کے ایڈیٹر نے معذرت کر کے اس کی اشاعت بند کر دی۔ لیکن یوسف لدھیانوی نے

بددیانتی یہ کی کہ جنگ اخبار میں دیئے گئے جوابات کو جب کتابی شکل (اختلاف امت اور صراط مستقیم) دی تو قبر پر پھول ڈالنے والے مسئلہ میں صرف اپنے جوابات شائع کئے اور آپ کے جوابات شائع نہیں کئے۔ الغرض کہ مولوی یوسف لدھیانوی آپ کے سوال کا جواب نہ دے پایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یوسف لدھیانوی مر چکا ہے مگر ہمارے سوال کا جواب اس پر ادھار ہے جو اسے روزِ محشر دینا ہوگا۔

7: سلمان (شیطان) رشدی کے خلاف تحریک:

شاتم رسول سلمان رشدی نے جب شیطانی آیات کے نام سے لکھی گئی اپنی تحریر میں سرکار دو عالم ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بکواس کی تو اس وقت بھی آپ نے اس کی بھرپور مخالفت کی، اس کے خلاف بھرپور مہم کا آغاز کیا اور آخری وقت تک حکومت پاکستان سے سلمان رشدی کی سزائے موت کا مطالبہ کرتے رہے۔

8: سانحہ بابری مسجد:

ہندوستان میں سانحہ بابری مسجد جب پیش آیا اور انتہا پسند ہندوؤں نے جب بابری مسجد کو شہید کیا تو آپ نے سانحہ کے خلاف بھرپور تحریک چلائی اور اہلسنت کی دیگر تنظیموں کو اکٹھا کر کے متحدہ قوت تیار کر کے احتجاج کا سلسلہ شروع کیا۔ اس تحریک نے زور پکڑا اور پورا شہر کراچی احتجاجا میدان میں آ گیا۔

9: سانحہ احمد آباد و گجرات:

ہندوستان کے شہر احمد آباد اور گجرات میں انتہا پسند ہندوؤں کی جانب سے کی جانے والی جارحیت کے نتیجے میں دو ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا گیا اور مسلمانوں کی اربوں روپے کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس وقت بھی آپ نے جماعت اہلسنت کے پلیٹ فارم سے ایک احتجاجی تحریک کا آغاز کیا اور شہر کے کئی مقامات پر آپ نے احتجاجی مظاہروں اور احتجاجی جلسوں سے خطاب فرمایا اور ان شرانگیز کارروائیوں کی شدید مذمت کی۔

10: افغانستان و عراق پر امریکی جارحیت:

نائن الیون کے بعد امریکہ کی جانب سے افغانستان و عراق پر کی جانے والی جارحیت کے خلاف آپ نے بھرپور تحریک چلائی۔ یہاں تک کہ دفاع عراق کونسل کے نام سے ایک تنظیم بھی قائم کی جس کے تحت پورے شہر بلکہ ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے اور جلوس نکالے گئے۔ ان مظاہروں میں آپ نے خطاب فرماتے ہوئے امریکہ کو فرعون قرار دیا اور نہتے مسلمانوں پر بمباری کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ سرکاری طور پر امریکہ سے احتجاج کرے اور مسلم ممالک پر بمباری رکوائے۔

11: گستاخ رسول منیر شاکر کے خلاف تحریک:

صوبہ سرحد کے شہر باجوڑ سے تعلق رکھنے والے جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمٰن ڈیزل اسپیشلسٹ گروپ) کا رہنما مولوی منیر شاکر ایک مرتبہ نماز جمعہ سے پہلے تقریر کررہا تھا، تقریر کرتے کرتے اس نے سید عالم ﷺ کی شان میں بکواس کی پھر اس کی کیسٹیں اور پمفلٹ تقسیم کئے جانے لگے۔ حضرت شاہ صاحب نے بروقت اس کے خلاف ایکشن لیا اور کراچی کے خالق دینا ہال میں ایک کانفرنس بنام ''گستاخ رسول منیر شاکر کے خلاف'' (تحفظ ناموس رسالت کانفرنس) کا انعقاد کیا جس میں پورے ملک سے علماء کرام کو خطاب کے لئے مدعو کیا۔

اس کانفرنس سے حضرت شاہ صاحب، پیر حمید جان سیفی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، احمد سعید یار، صاحبزادہ فضل کریم اور علامہ فضل سبحان نے خطاب فرمایا۔

اس موقع پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ کون ہے جو گستاخ منیر شاکر کو کیفر کردار تک پہنچائے گا تو پیر حمید جان سیفی کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ ذمے داری لی۔ سیفی حضرات نے یہ ذمہ داری اتنی احسن طریقے سے نبھائی کہ سینکڑوں سیفی منیر شاکر سے لڑتے لڑتے شہید ہوگئے، بالآخر منیر شاکر افغانستان بھاگنے پر مجبور ہوگیا اور دوسری طرف شاہ صاحب نے پورے شہر میں منیر شاکر کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری رکھ کر پوری دنیا کے سامنے منیر شاکر کی گستاخیوں کو بے نقاب کیا۔

12: توہین آمیز خاکوں کے خلاف تحریک اور تاریخی ریلی:

ڈنمارک اور یورپی اخبارات میں سرور کونین ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر پوری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ ہر کلمہ پڑھنے والے مسلمان کا دل غمگین تھا، اس موقع پر بھی حضرت شاہ صاحب نے تمام سنیوں کو ایک جگہ جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ ہمارے لاکھ اختلافات سہی، مگر ناموس رسالت کی خاطر ہمیں مل کر سڑکوں پر آنا ہوگا۔

اس موقع پر آپ نے قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے اہلسنت سے تعلق رکھنے والے ہر عالم، ہر مفتی، ہر شیخ الحدیث، ہر مقرر، ہر حافظ، ہر قاری اور تمام سنی اداروں اور تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی تلقین کی۔ الحمدللہ! تمام مفتیان کرام، علماء کرام اور قائدین اہلسنت نے شاہ صاحب کی بات کا خیر مقدم کیا۔

اس اتحاد کی برکت پوری دنیا نے دیکھی، جب 16 فروری 2006ء کو تبت سینٹر سے لے کر بابری چوک (گرومندر) تک غلامان مصطفیٰ ﷺ کے سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ لاکھوں افراد نے بڑے جوش و جذبے سے اس تحفظ ناموس رسالت ریلی میں شرکت کی۔ اس ریلی کو کامیاب بنانے کے لئے ہر تنظیم اور ہر عالم دین نے اپنا کردار ادا کیا مگر جو محنت، مشقت اور اہتمام و انصرام حضرت شاہ صاحب اور جماعت اہلسنت نے کیا، وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔

13: حدود آرڈیننس میں تبدیلی اور مشرف کے خلاف تحریک:

جنرل مشرف کی جانب سے حدود آرڈیننس میں من مانی تبدیلیوں اور مشرف کی اسلام دشمن پالیسیوں کے خلاف آپ نے بھرپور تحریک چلائی، اخباری بیانات، ٹی وی انٹرویوز اور احتجاجی مظاہروں کے ذریعے آپ نے آواز حق بلند کی۔

جنرل مشرف نے اسلام آباد میں "علماء مشائخ کانفرنس" منعقد کی اور ملک بھر کے تمام علماء و مشائخ نے اس کانفرنس میں خطاب کیا۔ جب شاہ صاحب کی باری آئی تو آپ نے مشرف کے سامنے اس کی اسلام دشمن پالیسیوں پر تنقید کی اور حدود آرڈیننس کو بحال کرنے کا بھرپور مطالبہ کیا۔ اس تقریر کے بعد مفتی منیب الرحمٰن صاحب کو یہ کہنا پڑا کہ آج شاہ صاحب نے علماء مشائخ کانفرنس کا حق ادا کر دیا۔

آپ نے مشرف کی اسلام دشمن پالیسیوں کی اس قدر مخالفت کی کہ اس وقت کے وزیر اطلاعات شیخ رشید کو یہ کہنا پڑا...... شاہ صاحب! آپ سے جنرل مشرف بہت ناراض ہیں۔

آپ نے مشرف کو خط لکھ کر اس کے دور حکومت میں پائی جانے والی برائیوں اور خرابیوں سے آگاہ کیا اور ان برائیوں اور خرابیوں کے خاتمے کا حل بھی بتایا اور ان کے خاتمے کے لئے آپ نے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

محترم عزت مآب جناب جنرل پرویز مشرف صاحب

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم

جناب عالی!

مشاہدات کی روشنی میں اس بات سے اتفاق کیا جائیگا کہ معاشرہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم' تاریخ گواہ ہے کہ معاشرے میں جتنا کرپشن فحاشی و بے پردگی سے پھیلتا ہے اور جتنے خطرناک نتائج جنسی و اخلاقی بے راہ روی یا شراب نوشی سے سامنے آتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں بلکہ جس سے ہونیوالی تباہی کا دنیا بھر میں شب و روز علی الاعلان اعتراف بھی کیا جاتا ہے' واضح ہو کہ شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ بے حیائی ہے' درحقیقت ہر قبیح فعال اور تمام کبائر اس میں داخل ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام کھلی اور چھپی بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں' دراصل اس معاملے میں انسان کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں غفلت یا کسی بھی سطح کے ذمہ دار/سربراہ کی لاپرواہی' قانون شکنی یا شرعی حدود کی خلاف ورزی ہی معاشرتی آلودگی کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے جو نہ صرف قدرتی آفات (آندھی' طوفان' فسادات' سیلاب' قحط' زلزلہ وغیرہ) کو مدعو کرتی ہے بلکہ جس سے ایڈز' ایبولہ' آتشک' سوزاک' طاعون ودیگر (جنسی ونفسیاتی) امراض بھی جنم لے سکتے ہیں۔

ظاہری و باطنی طور پر جائز خواہشات کی بجائے خدا اور اس کے حبیب ﷺ کی مقرر کردہ حدود (قانون) سے تجاوز کو دراصل برائی کہا جائیگا جب کہ تمام برائیوں کی جڑ فحاشی اور بے حیائی ہے دیگر برائیوں کے علاوہ فحاشی و عریانیت کو شیطان پرکشش بنا کر گلیمز ورنگینیوں اور لذت کی صورتحال میں پیش کرتا ہے لیکن درحقیقت اس برائی کے خوبصورت دلدل اور اس کی زہریلی مٹھاس کے نقصان سے انکار نہیں کیا جاسکتا' حق کا انکار کرنے والوں پر شیطان غالب آکر ان کے برے کاموں کو اچھا بنا کر دکھاتا ہے اور اپنی فطرت کے مطابق انہیں خوار کر کے چھوڑتا ہے' فحاشی و عریانیت ہر سطح پر پھیلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جو کسی صورت قوم کے لئے باعث ترقی

وخوشحالی نہیں بلکہ باعث ندامت وبدحالی ہے' کیونکہ دین اسلام میں (فحاشی کے نقصانات کی بناء پر) نفاق پیدا کرنے اور شہوت ابھارنے والے تمام امورِ گناہ کبیرہ قطعاً حرام اور جرائم میں شمار ہوتے ہیں کہ اس سے مزید اخلاقی برائیاں بالخصوص بدکاری کے دروازے کھلتے ہیں۔

قبل اس کے کہ:

1- پانی سر سے گزر جائے، فلموں ناچ گانوں کی وجہ سے قوم کے بیٹے' بیٹیوں کی نگاہوں سے حیا کی چادر اتر جائے اور ان کی عزت داؤ پر لگ جائے۔

2- غیر معیاری' متنازعہ اور بے ہودہ ادب کی وجہ سے صحافت کا گراف مزید گر جائے۔

3- لہو ولعب مجازی عشق ومحبت کی چکر بازی قوم کو اپنے اندر ایسا مشغول کر دے کہ قوم اپنا پیسہ' وقت اور توانائی ضائع کر کے اپنا مقصد حیات کھو بیٹھے' مقدس رشتوں کو پامال کیا جانے لگے۔ یوں والدین سے بغاوت' ملک میں تخریب کاری' مذہب سے بیزاری اور شریک حیات سے بے وفائی عام ہو جائے۔

4- مستقبل کے معماروں کی مثبت وتعمیری سوچ کل شیطان کا کارخانہ بن جائے سن بلوغت کو پہنچنے والی زندگی منشیات کی عادی بن کر معاشرے کیلئے بوجھ بن جائے۔

5- سرکاری وغیر سرکاری یا عوامی ذرائع ابلاغ یا دیگر ذرائع میں سے چند موج مستی میں مشغول بدکردار افراد کی بداعمالیوں کا وبال' وباء عام کی طرح جیسے کے آثار میں پورے معاشرے کو کسی ناکامی تباہی سے دوچار کرے۔

6- عریانی وفحاشی کا عفریت جسمانی' روحانی اور سب سے بڑھ کر ایمانی قوت کو کمزور کر دے۔

7- غیر مسلم طرز زندگی سے متاثر اور تمام دنیاوی امور میں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ لگانے والی صنف نازک' چکن جینز' وباریک لباس میں ملبوس...... مخلوط ماحول کی زینت بن کر اسلام کے پردے کی تعلیم کو بوجھ سمجھنے لگے اور یہ اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھوں بک کر خود کو اور قوم کو متعدد محاذ پر نقصان پہنچائے' حتیٰ کہ اس سے پہلے کہ عمل نہی عن المنکر میں سست روی وخاموش تماشائی بنے رہنے پر قدرتی طور پر (قانون مکافاتِ عمل کے تحت) عمل احتساب شروع ہو جائے جیسا کہ حدیث مبارک ہے کہ قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ ہو اپنا محاسبہ خود کر لو' جی ہاں عدل واحسان فقط حشر پہ موقوف نہیں زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے' ان حقائق کے پیش نظر مودبانہ گزارش ہے کہ برائے مہربانی مذکورہ مسئلہ / معاملہ کو لمحہ فکریہ سمجھتے ہوئے اسے اسمبلی بزنس میں شامل کر کے ایسے ہنگامی وانقلابی ٹھوس اقدامات کئے جائیں کہ جس سے گھر' مکتب' معاشرے ونظام حکومت میں موجود منکرات وممنوعات بالخصوص بے پردگی کی خرافات کا نہ صرف سدباب ہو بلکہ آئندہ پنپنے کے تمام ذرائع کا بھی خاتمہ ہو تا کہ قوم کا ہر فرد دائمی خوشحالی کی طرف رواں دواں رہے' بقول ڈاکٹر اقبال کہ درحقیقت

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ ودو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سرداراں

ایک موقع پر ڈاکٹر صاحب نے الطاف حسین حالی کو کھلے لفظوں میں قوم کی غلامی تنزلی اور رسوائی کی وجہ صرف بے غیرتی بتائی جوزندگی کو بے معنی و بے مقصد بنا دیتی ہے' لفظ' خودی' اکثر مقام پر غیرت مندی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

تقوی و پرہیز گاری پر سید عالم ﷺ کا پیغام بشارت بھی ملاحظہ ہو۔

(الحیاء من الایمان (بخاری شریف' ج1 صفحہ 6)

یادر ہے کہ ہمارا ملک ایک نظریاتی ملک ہے اور اسی بنیاد پر ہمیں کامیابی مل سکتی ہے سیکولرازم سے ہرگز نہیں لہٰذا عوام کی سیکولرازم کی غلط فہمیاں دور کی جائیں۔

مذکورہ امور فی الفور اقدامات کے متقاضی ہیں جس میں مزید تاخیر یا بلا وجہ کی سستی انفرادی و اجتماعی مفادات کو نقصان پہنچا سکتی ہیں مذکورہ خرافات خواہ بذریعہ ٹی وی ہوں یا کمپیوٹر' اسٹیج پر ہوں یا سینما پر اخبار ورسائل کی صورت میں ہوں یا سینماؤں کے پوسٹرز' اشتہارات ہوں یا سائن بورڈ' گھر میں ہوں یا معاشرہ میں۔

سورۂ آل عمران ۱۰۴' سورۃ الانفال ۲۵' سورۃ الاعراف ۲۸، ۲۷' ۱۶۵' ۱۶۴' سورۃ الانعام ۱۵۱' ۱۵۲' سورۃ النور ۱۹' سورۃ المائدہ ۷۹' سورۂ بنی اسرائیل ۳۲' سورۃ النحل ۹۰۔

جناب صدر

اگر آج خدا کو ناراض کرکے حق کے خلاف کرنے والوں کو خوش کیا گیا تو کل یہی لوگ قدرتی طور پر خود ڈوب کر دوسروں کو بھی لے ڈوبنے کا سامان کریں گے' یقین رکھیں آپ کو خدا نے اچھائیوں کو عام کرنے اور برائیوں کو روکنے کا موقع دیا ہے' آپ عملی کارروائی کیلئے اس حدیث پاک کو بھی پیش نظر رکھیں کہ انسان کو جب کبھی نیکی کرنے کا موقع ملے تو فوراً وہ نیکی کرلے (جامع ترمذی' روایت ابو ہریرہ) ہوسکتا ہے کہ یہی کام باعث نجات و خوشحالی ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعد میں ایسا موقع نہ ملے۔

یاد رکھیں اگر آپ کی سرپرستی میں مطلوبہ اقدامات ہوئے تو نہ صرف آپ عوام کی ہمدردیاں اور دعائیں حاصل کریں گے بلکہ دنیا وآخرت میں بھی سرخرو ہوکر اجر عظیم کے مستحق ہونگے۔

پینل کوڈ کی پاسداری اور ۱۹۸۰ء کے حدود آرڈیننس پر اخلاص کے ساتھ عمل درآمد یقینی بنایا جائے اس سلسلے میں جہاں تک جماعت اہلسنّت کا تعلق ہے تو اس کی خدمت مذہب حق کے فروغ اور برائیوں کے سدباب میں ہمہ وقت حاضر ہیں۔

ازراہ کرم اس خط کو خصوصی احکامات کے ساتھ متعلقہ اداروں/ اہلکاروں کو بھیجا جائے بعدازاں ان سے رپورٹ طلب کی جائے۔

امید واثق ہے فی الفور کوئی راست اقدام فرمائیں گے۔
نیکی کے فروغ اور بدی کے خاتمہ میں آپ کے معاون

سید شاہ تراب الحق

14: جماعت اہلسنت پاکستان کو فعال کرنے کا بیڑہ اٹھایا:

1992ء میں جب شہر کراچی میں جماعت اہلسنت کا کچھ کام نہ رہا اور جماعت اہلسنت کا ایک دفتر جو محمدی مینشن جوبلی مارسٹن روڈ پر تھا، خالی کرا دیا گیا اور عدالتی فیصلے کی بناء پر جماعت کا سامان باہر پھینک دیا گیا اور اس وقت کے موجودہ عہدیداران نے کچھ خبر نہ لی تو پھر آپ نے جماعت اہلسنت پاکستان کو فعال کرنے اور اس کے کام کو آگے بڑھانے کا بیڑہ اٹھایا اور ایک دفتر خریدا اور جماعت اہلسنت پاکستان کی تنظیم سازی فرمائی۔

شاہ صاحب نے محنت، لگن اور بڑی جدوجہد کے بعد دوبارہ جماعت اہلسنت پاکستان کو فعال فرمایا اور جماعت اہلسنت پاکستان کے پلیٹ فارم پر کئی سنی تنظیموں کو یکجا کر کے اتحاد و یگانگت کا عملی ثبوت پیش کیا۔ یہ آپ کی مخلصانہ جدوجہد تھی کہ 1967ء میں آپ جماعت اہلسنت پاکستان کراچی حلقہ کورنگی کے امیر تھے، مگر بعد میں آپ کو امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی منتخب کیا گیا۔ یہی نہیں بلکہ آپ جماعت اہلسنت ورلڈ کے ناظم الامور بھی ہیں۔

15: سنی سیکریٹریٹ کے قیام کے لئے جدوجہد:

عوام اہلسنت کا ایک دیرینہ خواب تھا کہ ہمارے مسلک کا ایک سیکریٹریٹ ہو جو ہماری پہچان ہو، جس کے ذریعے ہمارا دنیائے اہلسنت سے رابطہ ہو، جس سیکریٹریٹ میں ہمارے تحقیقاتی ادارے، تربیتی ادارے، مہمان خانے، اسکول، یونیورسٹی، تجارت اور اسلامی بینکنگ نظام ہوتا کہ ہمارا بھی سر دنیا بھر میں فخر سے بلند ہو۔

الحمدللہ! ثم الحمدللہ! اکیسویں صدی کے آغاز پر جماعت اہلسنت پاکستان کے تین مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا پروفیسر مظہر سعید کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب اور حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب نے انٹرنیشنل سنی سیکریٹریٹ کی صورت میں عوام اہلسنت کا یہ دیرینہ خواب پورا کر دیا۔

الحمدللہ! آج انٹرنیشنل سنی سیکریٹریٹ نزد کالا شاہ کاکو جی ٹی روڈ لاہور پر ترقیاتی منازل طے کر رہا ہے۔ مزید تعمیرات جاری ہیں، غالباً اس پورے منصوبے کی تکمیل پر ایک ارب روپے لاگت آئے گی۔

کچھ ماہ قبل چند حاسدین اور مفاد پرست ٹولے نے یہ الزام تراشی شروع کر دی کہ سنی سیکریٹریٹ کی آدھی زمین حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اور حضرت علامہ مولانا سید ریاض حسین شاہ صاحب نے فروخت کر کے رقم ہڑپ کر لی ہے (استغفراللہ)

دو سادات کرام جو کہ جماعت اہلسنت پاکستان کے دو اہم ستون تصور کئے جاتے ہیں، ان پر اتنا گھناؤنا الزام لگانا کس قدر شرم کی بات ہے۔ اس الزام نے مجھے امیر جماعت اہلسنت حضرت مولانا پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی صاحب سے رابطہ کرنے پر مجبور کیا۔ میں نے آپ کے سامنے شر پسندوں کا یہ الزام دہرایا، یہ سن کر آپ فرمانے لگے۔

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اور علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کی ذات پر اس قدر گھناؤنا الزام سفید جھوٹ

ہے، میں اس الزام کو مسترد کرتا ہوں کیونکہ اس الزام کا سچائی سے دور تک کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔شاہ تراب الحق صاحب اور ریاض شاہ صاحب جماعت اہلسنت پاکستان کے دو مضبوط ستون ہیں لہذا ان پر الزام لگانے والوں کو میرا کھلا چیلنج ہے۔الزام لگانے والے اپنا الزام ہرگز ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ الزام بھی اپنوں نے ہی لگایا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

الغرض کہ عالمی سنی سیکریٹریٹ بھی قبلہ شاہ صاحب کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے۔

شجاعت و بہادری:

آپ کی شجاعت اور بہادری کا یہ عالم ہے کہ کبھی دشمن کے خوف سے نہ گھبرائے۔ دشمنوں نے کئی مرتبہ قتل کی دھمکیاں دیں مگر محافظ تو درکنار کبھی اپنے پاس خنجر تک نہیں رکھا۔

ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک میں فقیر میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی پہنچا۔ان دنوں آپ ماہ رمضان میں بعد نماز ظہر درس فقہ دیا کرتے تھے۔آپ کی عادت مبارکہ ہے کہ آپ درس و بیان کے بعد تمام حاضرین سے ملاقات کر کے تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ درس کے بعد ملاقات کر رہے تھے کہ اچانک مسجد کے باہر سے کچھ لوگوں نے مسجد پر فائرنگ کر دی۔مسجد میں موجود سارے لوگ زمین پر چت لیٹ گئے۔مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ ذرا بھی پریشان نہ ہوئے اور اطمینان کے ساتھ دھیرے دھیرے اپنی عادت کے مطابق مسجد میں پہلی منزل پر موجود حجرے میں تشریف لے گئے۔

سانحہ نشتر پارک تاریخ کا ایک المناک سانحہ کہلاتا ہے۔ بارہ ربیع الاول والے دن نشتر پارک میں ''میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس'' جاری تھی کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔سالہا سال کی طرح نشتر پارک میں امیر جماعت اہلسنت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب عوام اہلسنت کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے کہ تیسری رکعت کے رکوع سے جیسے ہی اٹھے۔اچانک زوردار دھماکہ ہوا۔ بھگدڑ مچ گئی، نمازی نماز توڑ کر بھاگنے لگے، فقیر، شاہ صاحب کے پیچھے نماز با جماعت میں مشغول تھا میرے دل میں خوف کی کیفیت پیدا ہوئی، میں دوسری صف میں تھا مگر دورانِ جماعت میری نظر جیسے ہی شاہ صاحب قبلہ پر پڑی تو کیا دیکھا کہ بڑے اطمینان کے ساتھ سجود ادا کروائے اور قعدہ آخرہ بھی مختصر نہ کیا۔ بڑے اطمینان کے ساتھ سلام پھیر کر اسٹیج کی طرف بڑھنے لگے مگر جماعت اہلسنت کے کارکنوں نے آپ کو اسٹیج کی طرف جانے سے روک لیا اور گاڑی میں بٹھا کر روانہ کر دیا۔

بڑے بڑے جلسوں میں، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ شاہ صاحب کے خطاب کے دوران بھگدڑ مچی، پورا مجمع تتر بتر ہو گیا۔ مگر شاہ صاحب بڑے اطمینان سے خطاب کر رہے تھے آپ پر کئی مرتبہ حملہ بھی ہوا، لہولہان بھی کر دیا گیا، مگر آپ نے ہمیشہ بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا، کسی طور پیچھے نہ ہٹے۔

قائد سنی تحریک محترم محمد سلیم قادری صاحب کی شہادت کے بعد آپ کو بھرپور دھمکیاں دی گئیں اور سانحہ نشتر پارک کے بعد بھی آپ کو قتل کی بارہا دھمکیاں دی گئیں، یہاں تک کہ حکومت پاکستان نے آپ کو گارڈز بھی دیئے مگر آپ نے انکار کر دیا۔

ایک مرتبہ کسی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے، اس کے باوجود آپ گارڈ کیوں نہیں رکھتے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہماری حفاظت کوئی اور مخلوق کرتی ہے۔ ہمیں انسانی محافظ کی ضرورت نہیں۔

مزید ارشاد فرمایا کہ جس کے سو گارڈ تھے، وہ بھی قتل کر دیئے گئے، جن کے پچاس گارڈ تھے، وہ بھی قتل کر دیئے گئے، گارڈ بھی کسی کو نہیں بچا سکتے، بقول مولا علی رضی اللہ عنہ میری موت میری زندگی کی محافظ ہے۔

فقیر بزرگوں سے سنتا چلا آ رہا ہے کہ ''سید'' کا سینہ موت کے خوف سے پاک ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ''سید'' بہادری و شجاعت کا پیکر ہوتا ہے، مگر یہ نعمت فقیر نے اپنی آنکھوں سے شاہ صاحب قبلہ کی ذات میں دیکھی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ڈر اور خوف آپ کے قریب سے بھی نہیں گزرتا۔

کھوڑی گارڈن کراچی کے دکاندار حالات کے پیش نظر اکثر مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ حضرت شاہ صاحب کے قریب ہیں۔ ہم تو عرض نہیں کر سکتے، آپ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کریں کہ حالات بہت نازک ہیں، کسی کی جان و مال محفوظ نہیں۔ آپ کی ظاہری سیکورٹی کا کوئی انتظام نہیں ہے، کسی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے لہٰذا آپ کے ساتھ سیکورٹی گارڈ کا ہونا ضروری ہے۔ حضرت شاہ صاحب بالکل سادگی کے ساتھ تشریف لے جارہے ہوتے ہیں، کبھی کبھی تو تن تنہا، یا پیادہ اور موٹر سائیکل پر ڈبل سواری میں تشریف لے جارہے ہوتے ہیں۔

میں نے دکانداروں سے کہا کہ کئی مرتبہ حکومت اور بعض علماء کرام نے بھی آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنے ساتھ گارڈ زرکھ لیں۔ آپ کی جان کو خطرہ ہے اور ایک مرتبہ تو گارڈ بغیر پوچھے روانہ بھی کر دیئے، جیسے ہی گارڈ شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچے، آپ نے ان کو معذرت کر کے یہ کہہ کر روانہ کر دیا کہ ہماری حفاظت کوئی اور مخلوق کرتی ہے۔

شاہ صاحب کا ظرف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل حضرت شاہ صاحب کو اعلیٰ ظرف عطا فرمایا ہے۔ کئی حاسدین کی شرارتوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ درگزر فرماتے ہیں۔ کئی نوجوان علماء اور نوجوان قائدین کو شاہ صاحب نے پروان چڑھایا۔ چونکہ آپ بڑے ہیں اور نوجوان علماء کو اپنی اولاد سمجھتے ہیں اور باپ کبھی کبھی اپنی اولاد کو ڈانٹتا بھی ہے، اسے تنبیہ بھی کرتا ہے اور بعض چیزوں سے اسے روکتا بھی ہے، اس سے مراد یہ نہیں کہ باپ ظالم و حاسد ہے، اور بیٹے کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ والد کی ڈانٹ، تنبیہ اور غصے کو برداشت کرے اور اسے اپنے لئے شفقت سمجھے۔

مگر افسوس کہ وہ نوجوان علماء، نوجوان قائدین اور مذہبی تنظیمیں جنہوں نے شاہ صاحب کو استعمال کیا، آپ کا نام لے کر اپنے آپ کو متعارف کروایا، آپ کے نام پر چندے جمع کئے، مطلب یہ کہ آپ کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھا اور ترقی حاصل کی۔ ان کو اپنے بزرگ کا ڈانٹنا، تنبیہ کرنا اور غصہ کرنا اتنا ناگوار گزرا کہ وہ لوگ آج آپ کے سخت دشمن بنے ہوئے ہیں۔ یہ سب ہمارے ہی بھائی ہیں، غیروں میں اتنی ہمت کہاں؟

حضرت شاہ صاحب کو بھری مجلسوں میں گالیاں دی گئیں، آپ کے خلاف تقاریر کی گئیں، آپ کو ایجنسی کا آدمی قرار دیا گیا، جس تحریک کو آپ نے اپنی اولاد سمجھ کر پالا، وہ تحریک آپ کے خلاف دن بدن نیا محاذ کھولتی ہے، جس مرکزی ادارے کو آپ نے محنتوں سے پروان چڑھایا، مضبوط کیا، آج اس ادارے میں آپ کو تقریر تک نہیں کرنے دی جاتی، آپ کے پاکیزہ اور سعید نسب پر انگشت نمائی کی جارہی ہے۔ بعض اجتماعات میں جان بوجھ کر آپ کو تنگ کرنے کے لئے چیکنگ کے لئے روکا گیا، لسانی جماعتوں کا ایجنٹ قرار دیا گیا، سانحہ نشتر پارک کا ذمے دار قرار دیا گیا، آپ کو جماعت اہلسنت پاکستان سے فارغ کرنے کے لئے مرکزی قیادت کو کروڑوں روپے کی آفر کی گئی، شہدائے نشتر پارک کے سوئم میں عیدگاہ میدان میں شرپسندوں نے کھلے عام آپ کے خلاف نعرے لگائے، فرضی ناموں سے آپ کے خلاف دس مختلف اقسام کے پمفلٹ تقسیم کئے گئے، مختلف اجلاس صرف اس لئے منعقد کئے گئے کہ آپ کو بدنام کس طرح کیا جائے، سنی سیکریٹریٹ کی آدھی زمین فروخت کر کے رقم ہڑپ کر جانے کا الزام لگایا گیا، شرپسندوں نے آپ پر کلاشنکوفیں تان لیں اور بدتمیزی کی، اس کے علاوہ بھی کئی زیادتیاں کی گئیں، اور کی جارہی ہیں تا کہ آپ مسلک کے لئے آگے نہ بڑھیں۔

خدا تعالیٰ کی عزت کی قسم! یہ شاہ صاحب کا سینہ نہیں، سمندر ہے۔ یہ ایک شخص کا دل نہیں بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا دل ہے، جو ہر آنے والی شرانگیزی کو صبر و تحمل سے برداشت کر لیتا ہے۔ اگر اتنی زیادتیاں کسی اور شخص پر ہوں تو وہ کنارہ کشی اختیار کر لے۔

بڑی آسانی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ شاہ صاحب نے مسلک اہلسنت کے لئے کیا کیا ہے؟ میرا سوال ان سے صرف اتنا ہے کہ تم بتاؤ تم نے مسلک کے لئے کیا کیا ہے؟ شاہ صاحب نے تو ہمیں بہت کچھ دیا، تم نے ہمیں کیا دیا؟ صرف انتشار، صرف بغض وعداوت، تنگ نظری اور اہلسنت میں دراڑیں پیدا کی ہیں؟

یاد رکھو! میں نہیں کہتا میرے مولیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے احسان کرنے والے کا شکریہ ادا نہیں کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔

بھول، غلطیاں ہر انسان سے ہوتی ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ احسان فراموشی کریں، الحمدللہ! شاہ صاحب نے اپنی دینی خدمات کے پچاس سالوں میں ہمیں بہت کچھ عطا فرمایا ہے اور فرما رہے ہیں اور فرماتے رہیں گے۔ ہم اس خدمت پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

عاجزی اور سادگی:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عاجزی اور سادگی جیسی لازوال دولت سے نوازا ہے۔ سادگی کا یہ عالم ہے کہ آپ کبھی اپنے مرتبے اور مقام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کبھی اسکوٹر اور کبھی پیدل کہیں جانے میں بھی ہچکچاتے نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا جو کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

دعوت اسلامی کے سابق ورلڈ نگراں محترم سید عبدالقادر شاہ صاحب کے والد کی نماز جنازہ کے موقع پر شرکاء جنازہ نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا، نماز جنازہ بعد نماز مغرب ککری گراؤنڈ کراچی میں تھا۔ فقیر دوسری صف میں تھا۔ لوگ آہستہ آہستہ جمع ہو رہے تھے، اتنے

میں امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب اپنی گاڑی میں گارڈ کے ہمراہ تشریف لائے۔ کچھ دیر گزری تھی کہ قائد سنی تحریک محترم محمد سلیم قادری شہید اپنی گاڑی میں کئی گارڈ کے ہمراہ تشریف لائے۔ اس کے بعد شرکاء جنازہ نے کیا دیکھا کہ موٹر سائیکل سوار کے پیچھے بیٹھ کر امیر جماعت اہلسنت حضرت شاہ صاحب تشریف لائے۔ شرکاء جنازہ حیرت سے یہ منظر دیکھتے رہے۔

نماز جنازہ کے اختتام پر امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب عوام سے بغیر ملاقات کے گاڑی میں روانہ ہوگئے، قائد سنی تحریک بھی چلے گئے۔ حضرت شاہ صاحب نے تمام شرکاء سے مصافحہ فرمایا اور جب موٹر سائیکل سوار کے پیچھے بیٹھ کر تشریف لے جانے لگے تو کچھ لوگوں سے رہا نہ گیا اور انہوں نے موٹر سائیکل چلانے والے سے پوچھ ہی لیا کہ آپ اتنی بڑی شخصیت کو اسکوٹر پر بٹھا کر لائے ہیں؟ موٹر سائیکل چلانے والا حضرت شاہ صاحب کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

بعض اوقات ٹریفک جام ہونے کی صورت میں آپ کو فقیر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بندر روڈ پر ہی گاڑی سے اتر کر کھوڑی گارڈن کی گلیوں سے پیدل میمن مسجد مصلح الدین گارڈن تشریف لے جاتے، یہی نہیں بلکہ جب آپ دارالعلوم امجدیہ کراچی کے ذمے دار تھے، اس وقت روزانہ اپنے گھر مقبول آباد سے دارالعلوم امجدیہ پیدل تشریف لے جاتے۔ یہ باتیں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آج کل اگر پانچ سو افراد ہاتھ چومنے لگ جائیں اور علامہ صاحب، علامہ صاحب کہنے لگ جائیں تو آدمی کا پاؤں زمین پر نہیں ٹکتا۔ مگر خود آگے بڑھ کر سلام کرتے ہیں۔ آپ کی یہ عادت بعض لوگوں کو اس قدر پسند ہے کہ عام دنیادار لوگ فقیر سے کہتے ہیں کہ یہ بات ہم نے سوائے شاہ صاحب کے کسی میں نہیں دیکھی۔ آپ کئی مناصب پر فائز ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری آپ کے دامن گیر رہی اور غرور وتکبر ہر دم دور رہا۔

آپ کی یہ عادت رہی ہے کہ ہر چھوٹے بڑے شخص سے محبت کے ساتھ ملاقات فرماتے ہیں۔ ہر نماز کے بعد اور ہر جلسہ کے بعد ہر نمازی اور تمام شرکاء جلسہ سے مصافحہ فرماتے ہیں۔ یہ عادت بھی موجودہ دور کے ہر عالم دین میں نہیں پائی جاتی۔

بحیثیت طبیب:

آپ عالم، فاضل، رہنما، قائد، سرپرست اعلیٰ، مقرر، خطیب، امام اور امیر ہونے کے ساتھ ساتھ حکیم بھی ہیں۔ حکمت بھی آپ نے سیکھی ہے اور اچھا خاصا حکمت کا کام بھی جانتے ہیں۔ روحانی علاج کیلئے آپ کے پاس بیمار، پریشان اور دکھ درد کے مارے آتے ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی اپنے شدید مرض کی شکایت کرتا تو آپ اس کی نبض دیکھ کر اس کو حکیمی دوائی لکھ کر دیتے اور کوئی دیسی نسخہ بتاتے ہیں تاکہ اس کا مرض ختم ہو جائے۔

ماہنامہ دعوت اسلام اور ہفت روزہ ضرب اسلام اخبار کے ایڈیٹر انچیف محترم محمد ناصر علی جہانگیر نے ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ میرے سر میں ایک عرصے سے شدید درد رہتا تھا۔ درد اتنا شدید تھا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے کوئی میرے سر میں سوئیاں چبھو رہا ہو، میں بہت پریشان تھا۔ ایک دن میں شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چونکہ شاہ صاحب ہمارے سرپرست تھے اور ہفت روزہ ضرب اسلام میں آپ کے مسائل کا حل نامی کالم میں آپ سوالات کے جوابات مرحمت فرماتے تھے اور ہمیں مفید مشوروں سے نوازتے تھے۔

میں نے دیگر مشوروں کے بعد آپ سے عرض کی کہ حضرت! میرے سر میں ایک عرصے سے شدید درد ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی سوئیاں چبھو رہا ہو۔ آپ نے میری نبض دیکھ کر فوراً ارشاد فرمایا کہ تمہاری پیشانی میں نزلہ جمع ہوگیا ہے پھر آپ نے ایک حکیمی دوائی بھی بتائی، یوں میرا یہ مسئلہ حل ہوگیا۔

اس کے علاوہ بھی کئی بیماروں کو آپ نے میرے سامنے حکیمی اور دیسی دوائی کے نسخے دیئے۔ آپ کی طب پر مہارت کا اندازہ ''آغا خان یونیورسٹی'' میں طب کے موضوع پر کئے گئے خطاب سے لگایا جاسکتا ہے جس خطاب کو آپ نے جمعۃ المبارک کے موقع پر ڈیڑھ گھنٹے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں تفصیلی طور پر دہرایا جسے عوام نے بے حد پسند کیا۔ اس کی دو کیسٹیں بھی بنیں، جس کا عنوان ''طب نبوی'' رکھا گیا اس خطاب کی بے شمار کیسٹیں فروخت ہوئیں، عوام کو علاج کے حوالے سے ایک خزانہ نصیب ہوا۔

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اور حیدرآباد کے معروف مفتی حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرشید نوری علیہ الرحمہ اکثر شاہ صاحب کی حکمت کی تعریف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آپ ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ حکیم بھی ہیں۔

بحیثیت پیر طریقت:

آپ حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ، پیر طریقت ولی نعمت حضرت علامہ الحافظ القاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ اور جگر گوشہ قطب مدینہ خوشبوئے مدینہ حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اور ان کے روحانی فیوضات کے امین ہیں اور ایک عرصے سے ان کی بارگاہ سے ملنے والے فیوضات اور برکات سے ہر مسلمان کو مستفیض کررہے ہیں۔ خصوصاً اپنے مریدین کو ان فیوضات و برکات سے لحہ بہ لحہ مالا مال فرمارہے ہیں۔

پاکستان، کراچی ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں آپ کے ہزاروں، مریدین اور لاکھوں محبین ہیں، جو آپ سے بڑی گہری عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ آپ کی آپ کے مریدوں پر خصوصی نظر ہے۔ اپنے مریدین کو خصوصی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ مریدین کے ایمان کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت دعائیں فرماتے ہیں۔

مریدین کی تربیت کے لئے ہر جمعۃ المبارک کے دن عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے ایمان افروز بیان فرماتے ہیں۔ ماہانہ درس کا انعقاد کرتے ہیں، مبارک راتوں میں خصوصی نشستوں کا اہتمام فرماتے ہیں اور مریدین کی باطنی تطہیر کے لئے ہر جمعرات محفل ذکر کا بھی انعقاد فرماتے ہیں۔ دکھ درد، پریشانیوں، مصائب آلام، تنگ دستی اور دیگر رکاوٹوں سے نجات کے لئے آپ نے مریدین کے لئے ''شجرہ طیبہ'' کے نام سے شجرہ مرتب فرمایا ہے، جسے پڑھ کر مریدین کی مشکلات حل ہوتی ہیں، باطن کی تطہیر ہوتی ہے اور فیض ملتا ہے۔

مریدین اور عوام اہلسنت کی رہنمائی کے لئے ہمہ وقت موجود رہتے ہیں۔ فجر اور ظہر کی نماز مسجد حبیب مقبول آباد کراچی میں پڑھاتے ہیں، سہ پہر جماعت اہلسنت پاکستان کے دفتر واقع پاکستان چوک پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور پھر میمن مسجد مصلح الدین گارڈن تشریف لاتے ہیں جہاں رات دس گیارہ بجے تک بیٹھتے ہیں۔ کوئی بھی مسئلہ ہو، بے دھڑک آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا جاسکتا ہے۔ آپ فوراً اس کا حل بتاتے ہیں۔

مریدین کے لئے یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ جب چاہیں اپنے مرشد کی زیارت کریں، ان کے پیچھے نماز ادا کریں، ان کی دعاؤں پر

آمین کہیں، دست بوسی کریں اور صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔

روحانی علاج:

آپ عرصہ دراز سے اپنے پیرومرشد شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ اور اپنے استاد و سسر پیر طریقت حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی صاحب علیہ الرحمہ کی اجازت وعنایت سے روحانی علاج کا سلسلہ جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔

دکھ درد کے مارے، پریشان حال، بیمار اور استخارہ کروانے کے لئے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ نے روحانی علاج کے لئے مرد حضرات کے لئے روزانہ عصر تا مغرب کا وقت مقرر کیا ہوا ہے مگر کئی لوگ مغرب اور عشاء کے بعد بھی آپ سے تعویذات اور استخارے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ ان کو بھی منع نہیں فرماتے اور تعویذات وغیرہ دے دیتے ہیں۔

عورتوں کے لئے آپ نے ہر جمعرات کو بعد نماز ظہر کا وقت رکھا ہوا ہے اس مخصوص وقت میں آپ صرف خواتین کو تعویذات دیتے ہیں، یہ کام آپ کسی رقم، نذرانے اور ہدیئے کے بغیر فرماتے ہیں اور سالہا سال سے اب تک اس کام کو تسلسل سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آپ تعویذات بھی اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں۔ آپ کے تعویذات کی خوبصورتی بھی منفرد ہوتی ہے۔ یہ بات میں نے اس لئے لکھی کہ ہم عاملین کے تعویذات دیکھتے ہیں کیا لکھا ہے؟ آڑھا ترچھا لکھا ہے؟ سمجھ میں نہیں آتا، کیا لکھا ہے؟ مگر شاہ صاحب کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے تعویذات نہایت منفرد اور خوبصورت نظر آتے ہیں جن کی کئی پیران عظام اور عاملین نے خود تعریف کی ہے۔

یہی نہیں آپ کے تعویذات سے بے شمار مرد وخواتین شفایاب بھی ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تعویذات میں تاثیر رکھی ہے۔ مجھے مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقارالدین علیہ الرحمہ کے ایک قریبی مرید نے بتایا کہ جب بھی کوئی سائل مفتی صاحب کے پاس آتا اور مسئلہ پوچھتا تو آپ فوراً جواب مرحمت فرما دیتے اور تعویذ طلب کرتا تو آپ فرماتے کہ تعویذ آپ شاہ صاحب سے لیا کرو۔

الغرض کہ آپ کے روحانی علاج سے بے شمار خواتین وحضرات فیض یاب ہوئے ہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ یہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اور قاری مصلح الدین صدیقی صاحب کا فیض ہے جو آپ کے دست مبارک سے لوگوں کو نصیب ہو رہا ہے۔

عوام اہلسنت کے عقائد کی اصلاح:

آپ عرصہ دراز سے عوام اہلسنت کے عقائد کی اصلاح کا کام بھرپور طریقے سے انجام دے رہے ہیں آپ کے اس مشن سے لاکھوں مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح ہوئی ہے۔ چنانچہ چند اہم واقعات قارئین کی نذر کروں گا۔

1: مولوی محمد فاضل (دیوبندی) کو لاجواب کردیا:

تحصیل علم کے بعد آپ نے کئی مناظرے کئے۔ اس میں ایک مشہور مناظرہ دارالعلوم کورنگی کراچی کے مولوی محمد فاضل سے ہوا جس

میں آپ کے ساتھ اہلسنت کے معروف حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی علیہ الرحمہ صدر مناظرہ تھے۔

2: ڈاکٹر کمال عثمانی کو شکست:

دوسرا مناظرہ حزب اللہ کراچی کے سربراہ گستاخ اولیاء ڈاکٹر کمال عثمانی سے ہوا جو کہ ڈاکٹر عثمانی ہار گیا، باوجود شکست کے کمال عثمانی تائب نہیں ہوا۔اس کے بعد آپ نے مناظرے کرنا چھوڑ دیئے۔

3: مولوی یوسف لدھیانوی کا تحقیقی تعاقب:

1980ء میں روزنامہ جنگ کراچی کے جمعتہ المبارک ایڈیشن میں بعنوان ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے مولوی یوسف لدھیانوی نے ایک سوال کے جواب میں لکھ دیا کہ قبروں پر پھول ڈالنا ناجائز ہے۔آپ نے اس کا بھرپور تحقیقی تعاقب فرمایا اور اس کا جواب لکھ کر اگلے جمعہ کے اخبار میں شائع کروایا جس کا جواب یوسف لدھیانوی نے دیا۔آپ نے پھر اس کا جواب دیا۔اس طرح دو تین ماہ تک سلسلہ جاری رہا۔آخر کار جنگ اخبار کے ایڈیٹر نے معذرت کر کے اس کی اشاعت بند کر دی لیکن یوسف لدھیانوی نے بددیانتی یہ کی کہ جنگ اخبار میں دیئے گئے جوابات کو جب کتابی شکل (اختلاف امت اور صراط مستقیم) دی تو قبر پر پھول ڈالنے والے مسئلہ میں صرف اپنے جوابات شائع کئے اور آپ کے جوابات شائع نہیں کئے، الغرض کہ مولوی یوسف لدھیانوی آپ کے سوالات کے جوابات نہیں دے پایا۔آپ فرماتے ہیں کہ یوسف لدھیانوی مر چکا ہے مگر ہمارے سوالات کے جوابات اس پر ادھار ہیں، جو اسے روز محشر دینا ہوں گے۔

4: نوجوان کے عقیدے کا تحفظ:

1995ء کا ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا جس کا ذکر کرنا فائدے سے خالی نہ ہوگا۔1995ء کے ماہ رمضان کی بات ہے کہ میں نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی میں اپنا اکثر وقت گزارتا تھا۔سر پر خاکی عمامہ ہوتا تھا۔ایک دن مجھے ایک نورانی چہرے والے نوجوان نے قریب بلایا اور بلا کر مجھ سے کہا کہ کیا آپ کا تعلق امیر جماعت اہلسنت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب سے ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ جی ہاں میں انہی کا مرید ہوں۔یہ سن کر اس نوجوان کو بڑی مسرت ہوئی اور مجھ سے کہنے لگا کہ مجھے سنی بنانے میں آپ کے مرشد کا اہم کردار ہے، بلکہ میں آج حضرت شاہ صاحب کی وجہ سے سنی ہوں، میں نے اس سے کہا وہ کیسے؟

وہ کہنے لگا کہ میں دیوبندیوں کی صحبت میں اٹھتا بیٹھتا تھا۔یہاں تک کہ ان کے عقائد کا رنگ مجھ پر چڑھنے لگا پھر میرے عقائد بھی ان جیسے ہو گئے۔عقائد اہلسنت پر میں اعتراضات کیا کرتا تھا۔معمولات اہلسنت کو میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا۔لیکن ایک دن مجھے عقائد اہلسنت اور دیوبندیوں کی حقیقت جاننے کا دل میں ایک جذبہ پیدا ہوا۔میں نے شاہ صاحب کا نام سن رکھا تھا لہذا آپ کی خدمت میں جانا شروع کیا۔میں نے عقائد اہلسنت پر اعتراضات شروع کئے، شاہ صاحب بڑے اطمینان سے مجھے سمجھاتے رہے، کافی عرصے تک میں شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے جوابات حاصل کرتا رہا۔بالآخر میں مطمئن ہو گیا۔اب مجھے یقین ہے کہ مسلک اہلسنت ہی حق مسلک اور سواد اعظم ہے۔

اس نوجوان کے یہ الفاظ اب تک میرے کان میں گونج رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قسم! شاہ صاحب مسلک حق اہلسنت کے سچے محافظ اور فکر رضا کے امین ہیں۔

5: شیعہ نوجوانوں کو لاجواب کر دیا:

ایک عرصے تک شاہ صاحب کا یہ معمول رہا کہ عصر کی نماز کے بعد میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں روحانی علاج فرماتے، ان دنوں کی بات ہے کہ ایک دن عصر کی نماز کے بعد کچھ شیعہ نوجوان آئے اور انہوں نے آپ سے سوالات پر سوالات شروع کر دیئے۔ سوالات بھی اس نوعیت کے تھے کہ ہر عام آدمی تو درکنار پڑھا لکھا آدمی بھی کچھ دیر خاموش ہو جائے مگر شاہ صاحب نے ان نوجوانوں کو اہلسنت کی کتب اور شیعہ کتب سے ایسے جوابات مرحمت فرمائے کہ بالآخر وہ تمام نوجوان خاموش ہو گئے اور مطمئن ہو کر آپ کی بارگاہ سے اٹھے۔

6: سپاہ صحابہ کا سرگرم کارکن خاموش ہو گیا:

جیکب آباد سندھ سے تعلق رکھنے والا سپاہ صحابہ کا سرگرم کارکن ایک دن مغرب کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوالات شروع کر دیئے۔ آپ نے بڑے اطمینان سے اس کو اکابر دیوبند کی ایک ایک کتاب جو کہ دیوبندیوں کے مکتبہ کی شائع کی ہوئی تھیں، دکھائیں۔ وہ ایک ایک کتاب خود اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر حیران رہ گیا اور جب اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات اور ان کی کتاب میں موجود بے ہودہ واقعات اپنی آنکھوں سے پڑھے تو ''لاحول'' پڑھتا رہا پھر شاہ صاحب نے اس کو اپنے حکیمانہ انداز میں سمجھایا یہاں تک کہ وہ شاہ صاحب کے ہاتھ پر تائب ہو گیا۔

میں چند سال قبل جیکب آباد سندھ کے تبلیغی دورے پر گیا تو وہاں میری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو میں نے تائب ہونے والے واقعہ کا ذکر کیا تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ شاہ صاحب نے مجھ پر بڑی شفقت فرمائی۔ مجھے ایک ہزار روپے بھی دیئے اور فرمایا کہ ہم سے ملاقات کرتے رہنا۔

7: گوہر شاہی اور مناظرے کا چیلنج:

گوہر شاہی کا فتنہ جب اٹھا تو اس وقت بھی شاہ صاحب نے جمعیت اشاعت اہلسنت کے ساتھ مل کر اس کی سرکوبی کا فریضہ بھرپور طریقے سے انجام دیا۔ کئی تقاریر میں آپ نے اس کے فتنے سے عوام اہلسنت کو آگاہ فرمایا۔

جب گوہر شاہی کو یہ خبر پہنچی کہ آپ اس کا مکمل رد فرما رہے ہیں تو اس نے دو مرتبہ آپ کو مناظرے کا چیلنج کیا۔ آپ دونوں مرتبہ رات گئے تک میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں گوہر شاہی کا انتظار کرتے رہے، مگر وہ دونوں مرتبہ دھوکہ دے گیا۔

اس کے علاوہ کئی ایسے واقعات ہیں جو طوالت کی وجہ سے تحریر نہیں کر رہا۔ الحمدللہ حضرت شاہ صاحب کا وجود ہمارے لئے نعمت خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت باکرامت رکھے کیونکہ آپ کی ذات سے لاکھوں افراد فیض حاصل کرتے ہیں۔

جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے امیر حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ کا پیغام جو سانحہ نشتر پارک سے کچھ دیر قبل تقسیم کیا گیا

یادگار پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم حضرات علمائے کرام‘ مشائخ عظام و برادران اسلام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

جماعت اہلسنت پاکستان‘ کراچی کی جانب سے دل کی گہرائیوں سے عید میلاد النبی ﷺ کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ سرور کائنات‘ فخر موجودات ﷺ کے میلاد پاک کے اس عظیم جلسہ میں تشریف لانے والے معزز علماء ومشائخ کرام اور عوام اہلسنت کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

محترم حضرات!

نبی کریم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل اہل زمین کفر وگمراہی میں مبتلا اور اخلاقی اعتبار سے حد درجے پسماندگی کا شکار تھے۔ رحمت الٰہی کو جوش آیا اور انسانیت کی ہدایت کے لئے رحمت عالم نور مجسم ﷺ کو مبعوث فرمایا‘ حضور نور مجسم ﷺ کی نورانی کرنوں نے عالم کے ذرے ذرے کو منور کردیا اور چہار سو توحید ورسالت کے چرچے ہونے لگے جس سے کفار ومشرکین بوکھلا گئے اور نبی پاک ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے لگے اور طرح طرح کی تکالیف دینے اور منفی حربوں سے دعوت اسلام کو روکنے کی کوشش کی۔ آج بھی کفار اور ان کے ایجنٹ نبی پاک ﷺ کی شان اقدس میں ہرزہ سرائی اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ذریعہ امت مسلمہ کے ایمان کی حرارت کو جانچتے رہتے ہیں۔

عالمی تناظر میں اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے یورپ اور دیگر مغربی ممالک ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اسلام کو بدنام کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔

مغربی ذرائع ابلاغ اور غیر مسلم طاقتوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کے خلاف توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ذریعے امت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو اشتعال دلا کر انہیں گستاخِ رسول ﷺ کے خلاف ایسے اقدامات اور کارروائی پر اکسانا ہے‘ جس کی آڑ میں مسلمانوں کو دہشت گرد‘ انتہا پسند اور اسلام کو دہشت گردی کا دین قرار دیا جاسکے۔ ڈنمارک کے اخبارات نے توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت کے ذریعے عالم اسلام کے خلاف غیر مسلم مغربی طاقتوں کی سازشوں اور محاذ آرائی کو مزید تقویت دینے کی کوشش کی ہے۔ ماضی میں ان توہین آمیز خاکوں کی تیاری کے مرتکب کارٹونسٹ

کے خلاف امت مسلمہ کے جذبات ٹھنڈے نہیں ہوئے کہ مغربی ابلاغ مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی اور ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے میں مصروف ہیں۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ مسلمان اس قسم کی زیادتی کے خلاف جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے' کیونکہ ناموس رسالت پر جان دینا عین سعادت اور مقبول شہادت ہے۔

مقام افسوس ہے کہ توہین رسالت مآب ﷺ پر مسلم حکمراں مصلحت کا شکار ہیں اور تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن سے لاتعلق ہو چکے ہیں اگر پاکستان سمیت کسی بھی ملک میں توہین رسالت کے مرتکب کو قانون تحفظ ناموس رسالت کے تحت سزائے موت دی جاتی تو آج کسی شاتم رسول کو ایسی ناپاک جرات کرنے کی ہمت نہ ہوتی لہذا ضرورت اس امر کی ہے:

☆......توہین رسالت کو بین الاقوامی جرم قرار دیا جائے

☆......او آئی سی (OIC) کا سربراہی اجلاس طلب کیا جائے اور عالم اسلام کی ترجمانی کا حقیقی عملی ثبوت دیا جائے۔

☆......گستاخ رسول کو تحفظ دینے والے ممالک اور اداروں کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔

دوسری جانب ہمیں اپنی پستی کے اسباب پر بھی غور کرنا چاہئے۔ اگر مسلمان اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور دنیا میں اپنی ذلت و رسوائی کے اسباب کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ حضور ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے انحراف نے ہمیں اس موڑ پر لا کھڑا کیا ہے' مسلمانوں کا ایک طبقہ تو دین کی طرف راغب ہی نہیں ہونا چاہتا' داڑھی والے چہرے دیکھنے سے اسے الجھن ہوتی ہے۔ وہ صرف دنیاوی مفادات کی خاطر برائے نام مسلمان رہنا چاہتا ہے۔ جبکہ دوسرا طبقہ جو دین سے تعلق رکھتا ہے' مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے' ایک وہ جو دین کا صحیح فہم رکھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں اور ان کے ظاہر و باطن میں کوئی تضاد نہیں مگر ایسے خوش نصیب افراد کی تعداد محدود ہے' جبکہ اس طبقہ کے کثیر افراد وہ ہیں جو دین کے صحیح فہم سے محروم ہیں' جو اسلام کو صرف مسجد و مدرسہ تک ہی محدود سمجھتے ہیں اور جو اللہ تعالی کی بندگی اور نبی کریم ﷺ کی محبت و غلامی کا محض زبانی دعوی کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور اپنے اہل خانہ و متعلقین سے بھی عمل کرائیں۔

آیئے اس مبارک موقع پر ہم یہ عہد کریں کہ ہم سرکار دو عالم ﷺ کی مقدس تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ناموس مصطفی ﷺ کا تحفظ کریں گے اور اس سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔

آخر میں تمام تنظیموں' جماعتوں اور انجمنوں کے سربراہوں اور تمام شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ جماعت اہلسنت کی دعوت پر حسب سابق نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی اس محفل میں تشریف لائے اور امید کرتا ہوں کہ ہماری اجتماعی بہتری کے لئے جو کلمات اس فقیر نے ادا کئے اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالی اور اس کا پیارا حبیب ﷺ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

فقیر سید شاہ تراب الحق قادری

12 ربیع الاول شریف 1427ھ

11 اپریل 2006ء

سانحہ نشتر پارک کے بعد جماعت اہلسنّت اوورسیز کے نگراں حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری سے پاکستان ٹائمز (شگاگو) کا خصوصی انٹرویو

پاکستان ٹائمز اپنی قارئین کی جانب سے شگاگو آمد پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہے اور گزشتہ روز کراچی میں ہونیوالے بم دھماکے کے نتیجے میں ہلاک ہونیوالوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے' اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے آپ محفوظ رہے اور آج ہمارے درمیان موجود ہیں۔

سوال:- شاہ صاحب یہ بتائے کہ آپ تو جائے وقوع پر بہ نفس نفیس موجود تھے اس حادثے کے عوامل کیا ہیں؟

جواب:- گزشتہ برسوں کی نسبت اس سال جشن عید میلاد النبی ﷺ کے پروگرام زیادہ جوش وخروش سے ہوئے اور جماعت اہلسنّت اور عقیدہ اہلسنّت کی تشہیر ہوئی اور اسے بہت تقویت ملی اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ گزشتہ کئی برسوں سے نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ کو جس انداز میں نشانہ بنایا جارہا ہے اور جس طرح ان کی شخصیت کو نعوذ باللہ مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی تھی اس کا ردعمل ہونا تھا اور یہی وجہ ہے کہ ناموس رسالت کی بے حرمتی کے خلاف سب سے بڑا اجتماع کراچی میں اہلسنّت و جماعت کے زیر اہتمام ہوا۔ کراچی کے جغرافیہ پر نظر ڈالیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ تبت سینٹر سے گرومندر تک لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو اپنے نبی کریم ﷺ کی بے حرمتی پر دل گرفتہ تھا لیکن کوئی ایک بھی ناخوشگوار واقع رونما نہیں ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے مسلک کو شہرت ملی اور دنیا بھر میں اسے پذیرائی ملی' صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز اور حکومت نے ہمیں اس کامیاب پر امن ریلی پر مبارکباد دی' جب ربیع الاوّل کا مہینہ شروع ہوا تو ایئرپورٹ روڈ سے میٹروپول ہوٹل' گلشن اقبال اور کیماڑی کا پورا علاقہ دلہن کی طرح سجایا گیا ہم نے پچاس ہزار جھنڈے لوگوں میں تقسیم کئے مخیّر حضرات نے لاکھوں روپے خرچ کر کے اپنی نبی ﷺ کی ولادت کی خوشیاں منائیں اور یوں میلاد النبی ﷺ کا آغاز نہایت خوبصورتی سے کیا گیا اس دوران دیواروں پر ہمارے مسلک کے خلاف چاکنگ شروع ہوگئی جس پر میلاد النبی ﷺ منانے والوں کو کافر کہا گیا ہم نے فوراً انتظامیہ کی توجہ اس چاکنگ کی جانب مبذول کرائی اور انہیں بتایا کہ اس قسم کی حرکت سے فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوسکتے ہیں پھر ہمیں اس بات کی اطلاعات ملیں کہ چند علاقوں میں میلاد النبی ﷺ منانے والے کے خلاف میٹنگیں ہورہی ہیں، ناظم آباد میں واقع انو بھائی پارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں ایک مقرر نے کہا کہ میلاد النبی ﷺ منانے والے نقصانات کے لئے تیار رہیں، سب جانتے ہیں وہ کون لوگ ہیں جن تنظیموں نے یہ میٹنگز کیں اور جو بھی معلومات ہمیں حاصل ہوئیں ہم نے انتظامیہ کے گوش گزار کردیں اور ان سے گزارش کی کہ ان تمام تنظیموں کو بھی شامل تفتیش کیا جائے' بارہ ربیع الاوّل سے قبل ہماری میٹنگز انتظامیہ سے شروع ہوجاتی ہیں تاکہ لاکھوں افراد کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس اور رینجرز کی موجودگی کو یقینی بنایا جائے کیونکہ نشتر پارک میں ہونے والا جلسہ بہت اہم ہوتا ہے اور شہر بھر سے لوگ جلوس کی شکل میں یہاں پہنچتے ہیں نشتر پارک میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں آج تک کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوا یا کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا اور ماضی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بار بھی ہمیں کوئی خدشہ نہیں تھا کہ اس بار کوئی بڑا واقعہ رونما ہوجائے گا لیکن حفظ ماتقدم کے طور پر ہم نے انتظامیہ سے گفتگو کی' گورنر

سندھ، وزیرداخلہ، ناظم اعلیٰ سے روابط ہوئے اور حفاظتی تدابیر اختیار کی گئیں، اور بم ڈسپوزل اسکواڈ کی خدمات بھی حاصل کی گئیں، پروگرام کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ میلادالنبی ﷺ کے جلوس کے تمام علاقوں سے نکلتے ہیں لیکن مرکزی جلوس میمن مسجد بولٹن مارکیٹ ایم اے جناح روڈ سے نکلتا ہے جس کی قیادت ہم اور ہمارے مرکزی قائدین کرتے ہیں ہمارے جلسے کا دورانیہ عصر کی نماز سے مغرب تک ہوتا ہے، عصر کے بعد جلسہ شروع ہوتا ہے اور مغرب کی نماز تک تمام قائدین کی تقاریر ہوتی ہیں اس بار ایم اے جناح روڈ بلاک ہونے کے باعث ہم نشتر پارک تاخیر سے پہنچے ہم نے عصر کی نماز پڑھائی کیونکہ میں جماعت اہلسنّت کراچی کا امیر ہوں اور تمام پرمٹ میرے نام ہوتے ہیں تو مرکزی کردار بھی میرا ہوتا ہے۔

سوال:۔ حادثے کے وقت صورتحال کیا تھی؟

جواب:۔ سورج غروب ہونے میں چند منٹ تھے میں نے تقریر مکمل کرنے کے بعد اعلان کردیا کہ چونکہ ہم نے پروگرام تاخیر سے شروع کیا ہے چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد بھی جلسہ جاری رہے گا کیونکہ کئی قائدین وقت کی کمی کے باعث اظہار خیال نہیں کر پائے تھے سیکورٹی کے پیش نظر عوام اور قائدین کے درمیان فاصلہ رکھا جاتا ہے اور اسی وجہ سے عوام اور اسٹیج پر موجود قائدین الگ الگ نماز پڑھتے ہیں چنانچہ پروگرام کے تحت اسٹیج پر موجود قائدین کی نماز کی امامت مولانا عبدالوہاب صاحب نے کی جبکہ میں اسٹیج سے اتر کر عوام کو نماز مغرب پڑھانے چلا گیا میں تو نماز مغرب کے آخری سجدے میں تھا کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا لیکن میں نے نماز نہیں توڑی اور نماز مکمل کی، میرا خیال یہ تھا کہ یہ الیکٹرک شارٹ سرکٹ ہوا ہوگا یا دھماکے کی کوئی اور وجہ ہوگی تاہم ذہن کے کسی گوشے میں یہ نہیں تھا کہ یہ بم دھماکہ ہے، سلام پھیرنے کے بعد اسٹیج کی جانب نگاہ کی تو ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا اور سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ اسٹیج پر موجود بہت سے افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں کارکنوں اور عوام میں بھگدڑ شروع ہوگئی اور اسٹیج پر خون ہی خون تھا لیکن حیرت انگیز بات تو یہ کہ نہ تو اسٹیج کو نقصان پہنچا اور نہ ہی کارپیٹ کہیں سے جلا۔

سوال:۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے بیان دیا تھا کہ دھماکے میں ٹائم بم استعمال کیا گیا ہے اور اس میں کراچی کی ایک تنظیم ملوث ہے، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔ سب سے پہلے بات تو یہ کہ جائے وقوعہ پر قاضی حسین احمد نہیں بلکہ ہم موجود تھے اور دوسری چیز یہ کہ دھماکہ کس تنظیم نے کرایا ہے تو یقیناً کوئی نہ کوئی تنظیم اس میں ملوث ہوگی کیونکہ ناموس رسالت ﷺ کی بے حرمتی کرنے والوں کے آلہ کار پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں مزید یہ کہ فرقہ واریت اور مذہبی نفرت عام ہوچکی ہے حتیٰ کہ عید میلادالنبی ﷺ منانے والوں کو کچھ جماعتیں کافر قرار دیتی ہیں جب نفرتوں کا یہ عالم ہو تو پھر کوئی بھی چیز بعید از قیاس نہیں ہوتی لیکن ہم مذہبی لوگ ہیں ہم کسی پر بے بنیاد الزامات عائد نہیں کرسکتے ہمیں اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس واقعے میں ملوث افراد یا تنظیم ضرور سامنے آئے گی۔

سوال:۔ دھماکے کے فوراً بعد پولیس اور رینجرز کا کیا رول رہا؟

جواب:۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ ہمارے جلسے اور جلوسوں میں کبھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا اس لئے پولیس اور رینجرز زیادہ تعداد میں موجود نہیں تھے ہاں البتہ مزید نفری بہت تاخیر سے پہنچی یہاں پر ایک اہم بات جس کی وضاحت میں ضروری

سمجھتا ہوں یہ ہوئی کہ کسی بھی شخص کا موبائل فون کام نہیں کر رہا تھا نہ کوئی کال آ رہی تھیں اور نہ ہم ایمرجنسی نمبروں پر ڈائل کر پا رہے تھے' اس بات سے ہمیں خدشہ ہوتا ہے کہ دھما کہ کسی بہت بڑی پلاننگ کے ساتھ کیا گیا اس بارے میں صدر' وزیر اعظم اور حکومت سندھ کو بتا چکا ہوں مزید یہ کہ عوام نے رینجرز کو دیکھتے ہی ان پر پتھراؤ شروع کر دیا لہذا وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے بعد جلاؤ گھیراؤ کا سلسلہ شروع ہو گیا اور لوگ اس قدر مشتعل تھے کہ انہیں روکنا ناممکن تھا لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت زخمیوں کو اٹھایا اسپتالوں میں پہنچایا' ایک قیامت صغریٰ تھی جو ہم اور ہمارے کارکنوں اور ہمارے مسلک کے ماننے والوں پر گزر گئی' رات گئے ہم نے پریس کانفرنس کی بعد میں نشتر پارک سیل کر دیا گیا۔

سوال:- ملنے والے سر کے بارے میں کیا معلومات ہیں؟

جواب:- تحقیقاتی ادارے اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کچھ معلومات بھی حاصل کر لی گئی ہیں لیکن ان چیزوں کو ابھی صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے کیونکہ جب تک کوئی حتمی چیز سامنے نہیں آتی، یہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے ملنے والے سر کو اسلام آباد بھجوا دیا گیا ہے جہاں ڈی این اے اور دیگر طریقوں سے پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے مذکورہ شخص کس علاقے کا رہنے والا تھا۔

سوال:- صدر سے ملاقات کے وقت کیا بات چیت ہوئی؟

جواب:- صدر مملکت نے افسوس کا اظہار کیا اور بذات خود تحقیقات کو مانیٹر کرنے کا وعدہ کیا ہم نے صدر سے شکوہ کیا کہ اس ملک میں صدر وزیر اعظم اور کور کمانڈر پر قاتلانہ حملے کے ملزم پکڑے جاتے ہیں ہمارے کہاں پکڑے جائیں گے؟ اس پر صدر نے وضاحت کی کہ میرے حملہ آور بھی دو سال بعد گرفتار ہوئے تھے تاہم کور کمانڈر کراچی پر حملہ کرنے والے اسی روز اس لئے گرفتار ہو گئے کہ وہ اپنا موبائل چھوڑ گئے تھے اس لئے انہیں واقعہ کے روز ہی گرفتار کر لیا گیا' تاہم انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ منصفانہ طریقے سے تحقیقات کی جائے گی' ہمارے علم میں یہ بات ہے کہ مختلف تنظیموں کے ساٹھ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اس میں ایسے افراد کو بھی گرفتار کیا گیا جو دیسی بم بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیونکہ ہلاک ہونیوالوں کے جسم سے کیلیں اور چھرے برآمد ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک دیسی ساخت کا بم تھا اس کے علاوہ جیل میں موجود ایسے ملزم جو دھماکوں میں ملوث رہے اور ان سے بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے تاکہ کوئی (کلیو) مل سکے۔

سوال:- آپ کے مستقبل کے پروگراموں پر اس دھماکے کے کیا اثر پڑے گا؟

جواب:- ہم کوشش کریں گے کہ سیکورٹی کو سخت کیا جائے تاہم ہماری حکومت سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اہلسنّت و جماعت کو شدید نقصان پہنچانے والوں کو گرفتار کیا جائے تاکہ اہلسنّت کے ماننے والوں کا اعتماد حکومت پر بحال رہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بڑے بڑے جلسے اور جلوسوں میں شرکت کی لیکن کسی ناخوشگوار واقعہ کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

بشکریہ (ہفت روزہ پاکستان ٹائمز شکاگو' امریکہ)

نشتر پارک کے پرالم واقعہ پرجید علماء کرام کے تاثرات اور شاہ صاحب کے لئے دعائے درازی عمر

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ (فیصل آباد)

سانحہ نشتر پارک میں اہلسنّت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے' اللہ تعالیٰ شہداء کی مغفرت فرمائے اور شہداء کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے اور زخمیوں کو جلد صحت یابی عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ اہلسنّت پر تادیر قائم رکھے اور انہیں مزید ہمت وحوصلہ اور دین متین پر استقامت عطا فرمائے۔

حضرت علامہ مفتی خالد محمود صاحب

بانی چیئرمین ادارہ معارف القرآن کراچی

یہ سانحہ اہلسنّت کیلئے قیامت صغریٰ سے کم نہیں' اتنے علماء اہلسنّت قائدین وکارکنان کی شہادت اہلسنّت کیلئے لمحہ فکریہ ہے اس وقت ہمیں جتنی اتحاد کی ضرورت ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی ہماری قیادت کا متحد ہونا بھی نہایت ضروری ہے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولنے کی بجائے ایک قائد کی قیادت میں ہمیں سانحہ نشتر پارک کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے اخبارات میں ایک دوسرے کے بارے میں بیانات کا جو سلسلہ ہوا وہ نہیں ہونا چاہیئے تھا اور قائدین کو تمام تنظیموں کو ساتھ ملا کر چلنا چاہیے ہماری آواز ایک ہونی چاہیئے جو کہ نہیں ہے تاکہ حکومت اس سانحہ پر موثر کارروائی کرے ہمارے تحقیقاتی اداروں کو بھی چاہیئے کہ جلد از جلد قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کرکے ان کے انجام تک پہنچائے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے تمام قائدین کو حالات کی نزاکت کے مطابق متفقہ لائحہ عمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور چونکہ قائد تو ایک ہی ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ایک قیادت پر متفق ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اہلسنّت کو اس سانحہ کے بعد اپنی شیرازہ بندی اور اپنے اداروں کے استحکام کیلئے مفید اقدامات کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء المصطفیٰ اعظمی صاحب

دارالعلوم امجدیہ کراچی

سانحہ نشتر پارک سنیوں کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے اور سنیوں کا بہت بڑا نقصان ہے اتنے سارے علمائے کرام شہید ہوئے ہر عالم کوئی یا ایک دو دنوں میں نہیں بنتا بلکہ کئی سال صرف ہوتے ہیں، حکومت کی جانب سے چیک (رقم) دینے سے ہمارا نقصان پورا نہیں ہوسکتا' ہر سنی افسردہ ہے کہ اتنا بڑا سانحہ ہونے کے باوجود اللہ کے ہم سنیوں پر کروڑوں احسان ہیں کہ اس نے اپنے حبیب ﷺ

کے صدقے میں امیر جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کو محفوظ رکھا شاہ صاحب کی شخصیت ہمارے لئے اللہ کی رحمت ہے سینوں کا کوئی بڑا معاملہ ہو یا چھوٹا قبلہ شاہ صاحب انتھک محنت اور لگن کے ساتھ معاملہ حل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے قبلہ شاہ کو محفوظ رکھا' اللہ تعالیٰ ہم سب کو متحد ہو کر مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب
مہتمم وقارالعلوم یعقوب آباد اورنگی ٹاؤن

باسمہ تعالیٰ اہلسنّت و جماعت اپنی قدیم روایت معمول کے مطابق بارہ ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ بمطابق ۱۱اپریل ۲۰۰۶ کے مبارک اور پرسعید موقع جشن عید میلاد النبی ﷺ نہایت تزک واحتشام عقیدت و احترام اور مذہبی وجوش وخروش کے ساتھ منا رہے تھے اور حسب سابق یہ جلسہ نشتر پارک میں منعقد تھا اور جبکہ مغرب ادا کی جارہی تھی اسی دوران انتہائی سنگدل بدبخت' سفاک وظالم اشقیاء کی جانب سے سوچی سمجھی ناپاک منصوبہ بندی کے تحت اسٹیج پر نماز مغرب پڑھتے ہوئے کثیر تعداد میں مقتدر علماء کرام اور عوام اہلسنّت کو بم کے ذریعے شہید کیا گیا امیر اہلسنّت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ جو کہ اس وقت اسٹیج پر تنگی جگہ اور مجمع زیادہ ہونے کے باعث اسٹیج کے قریب جلسہ گاہ میں نماز مغرب کی امامت فرما رہے تھے' مصداق جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے اور دشمن چہ کند چوں مہربان باشد دوست' اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محفوظ رہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور عمر طویل عطا فرمائے اب جبکہ اس سانحہ نشتر پارک کو ہوئے کئی ماہ سے زیادہ ہونے کو آئے ہنوز حکومت وقت کی جانب سے سفاک قاتلوں کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی بلکہ اس مذموم سازش کو بے نقاب کرنے سے گریز کیا جارہا ہے میں حکومت سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ خون شہداء کے ساتھ انصاف کرے اور قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرکے انہیں قرار واقعی سزا دے' عوام اہلسنّت سے بھی میری مودبانہ درخواست ہے کہ وہ امیر جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت میں متحد ہو کر اپنے حقوق کا تحفظ کریں' اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری صاحب
مرکزی نائب امیر جماعت اہلسنّت سابق ایم پی اے

نشتر پارک کراچی میں میلاد النبی ﷺ کے جلسے میں جس نے بھی دھاکہ کیا بڑا ظلم کیا ہے مجھے اس پر افسوس ہے' اللہ تعالیٰ سب شہداء کی مغفرت فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی
دامت برکاتہم العالیہ (خطیب وامام شاہ جہاں مسجد ٹھٹھہ)

سانحہ نشتر پارک ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور اہلسنّت کو مٹانے کی تدبیروں میں سے ایک تدبیر ہے مگر اس قسم کے سانحوں سے اہلسنّت کا نام صفحۂ ہستی سے نہیں مٹ سکتا جو اس اجتماعی قتل کے محرک اور مجوز ہیں اور جو اس کی منصوبہ بندی کرنیوالے ہیں وہ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سانحہ کے شہیدوں کی مغفرت فرمائے اور تمام اہلسنّت کو بالعموم اور لواحقین کو بالخصوص صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ قائدین اہلسنّت کو اس سانحے کے قاتلین تلاش کرنے میں مدد فرمائے (آمین) حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کی شخصیت اہلسنّت کیلئے ایک بہت بڑا سرمایہ ہے، ہم ان کی جتنی بھی قدر کریں کم ہے، اہلسنّت کو چاہیئے ایسی شخصیت کی رہنمائی میں اپنے آپ کو متحد کرنے کی کوشش کرے۔

سرمایہ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا مفتی اشفاق احمد رضوی صاحب
(خانیوال پنجاب، مستقل رہائش انگلینڈ)

پرامن موقع پر کراچی کی تاریخ میں نشتر پارک کا دل خراش المیہ جہاں کربلا کے رنج والم کی داستان دہراتا ہے وہاں حکومت کی ناکامی اور اس کے یزیدی کردار میں ملوث ہونے کی غمازی کرتا ہے کون نہیں جانتا کہ اس پرفتن، سیاسی دور میں جبکہ کچھ مذہبی جماعتوں کا لیبل لگانے والے بھی دہشت گردی میں ملوث ہیں جماعت اہلسنت ہی امن وسلامتی کا پیکر بن کر صحیح اور کامل مومن ومسلم ہونے کا نمونہ پیش کررہی ہے۔ حالانکہ ماضی قریب وبعید کی تاریخ شاہد ہے کہ عوام اہلسنّت ہوں یا علماء تعمیری اور مثبت تحاریک میں اور تخریبی ومنفی تحاریک کے دفاع وابطال میں مالی اور جانی ہر طرح کی قربانیوں کے لئے صف اوّل میں نظر آتے ہیں کیونکہ حفاظت عظمت وناموس رسالت کا جذبہ گھٹی میں دیا جاتا ہے بنا بریں فرنگیوں کے خلاف فتویٰ جہاد اور قیام پاکستان کی تحریک سے آج تک متاع عزیز جاں کی قربانیاں سب سے زیادہ اہلسنّت وجماعت کے افراد کی ہیں مگر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ پاکستان میں امن وسلامتی کے قیام کی لاج بڑے تحمل اور حوصلہ سے آج جماعت اہلسنّت نبھارہی ہے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی ندامت کیلئے احتجاج کے موقع پر لاہور، پنڈی، پشاور وغیرہ میں توڑ پھوڑ اور املاک کو نقصان پہنچایا گیا مگر کراچی اسی سلسلہ میں جماعت اہلسنّت کی جانب سے احتجاجی ریلی میں کثرت ہجوم اور انتہائی امن وسلامتی کا نظارہ میڈیا کے ذریعے دنیا عالم کی نگاہوں نے دیکھا یہ نظم وضبط اور سنجیدگی وبردباری حقیقت میں علماء قائدین اہلسنّت بالعموم اور تاج روس اہلسنّت پیر طریقت رہبر شریعت اور علم وعمل شریعت وروحانیت کی مرقع شخصیت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کی انمول کاوشوں کا نتیجہ ہے حضرت قبلہ سید شاہ تراب الحق قادری زید مجدہ کا وجود اہلیان کراچی کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے اس علم وعمل اور اخلاص ومحبت کے پیکر کو خداوند کریم نے سرکار دوعالم ﷺ کی محبت اور مشائخ کی نظر عنایت کی بدولت ان گنت مثالی صلاحیتوں سے نوازا ہے، علمی میدان میں تقاریر اور تصانیف دیکھیں تو علم لدنی کی جھلک نظر آتی ہے دینی دعوت اور سماجی خدمت کا محاذ ہو یا سیاسی تدبر وعزیمت آپ سرگرم نظر آتے ہیں خطابت ومناظرہ اور تدریس

وتصنیف نظامت واہتمام تمام شعبوں میں فعال نظر آتے ہیں دیگر ممالک میں تبلیغ واصلاح اور کراچی میں اجتماعی اورانفرادی ذمہ داریوں میں مصروفیت کے باوجود ملک وملت کے نظم ونسق پر پوری نظر رکھتے ہیں اوراسلام کے زریں اصول سلامتی اورامن کی تربیت اورترویج کی فکر رکھتے ہیں اسی زبان خلق نقارہ خدا کے مطابق ہر خاص وعام کی زبان پر مفکر اسلام سید شاہ تراب الحق قادری کے نام سے پکارے جائیں۔

اس سعادت بزور سازو یست

تانہ بخشد خدائے بخشدہ

ایسی باکرامت وباسعادت شخصیت کی تربیت اورانتظام وانصرام میں جلوس کے بعد منعقد ہونیوالے پرامن جلسہ میں دہشت گردی ظلم وبربریت میں یزیدیت سے کم نہیں حکومت تمام اسباب اوراختیارات اورخفیہ ایجنسیوں سے روابطہ کے باوجود مجرموں کو پکڑ کر واقعی عبرتناک سزا نہیں دے سکتی (جیسا کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود کوئی پیشرفت نہیں ہوئی) تو حکومت کی ناکامی بلکہ بذات خود اس جرم کا مرتکب ہونے کا بین ثبوت ہے' اللہ تعالیٰ شہدائے جشن ولادت کو جوار رحمت میں اعلیٰ مقام اورپسماندگان کو صبر واجر عطا فرمائے (امین)

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری

صوبائی وزیر امیر جماعت اہلسنت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

جب سے نشتر پارک کا سانحہ رونما ہوا ہے دل خون کے آنسو رو رہا ہے' اس فقیر نے یہ محسوس کیا ہے کہ ہم اہلسنّت وجماعت اپنے شہیدوں کے ساتھ باوفا نہیں ہیں اور ہر وقت اپنی سیاسی دکان چمکانے کی فکر میں ہیں' ہم اپنے دشمن کو تلاش کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچ رہے ہیں کوئی سنی اس گھناؤنی سازش کا حصہ بننے کا سوچ بھی نہیں سکتا' جو ہمارے ازلی ابدی دشمن ہے جنھوں نے میلاد کے تقدس کو پامال کیا ہے ہم ان کو تلاش کیوں نہیں کرتے؟ اور حکومت سے باز پرس کیوں نہیں کرتے؟ ایک پلیٹ فارم پر جمع کیوں نہیں ہوتے؟ گستاخان رسول کے ساتھ اور حکومتی ایوانوں میں بیٹھ کر فخر محسوس کرتے ہیں اور یکجہتی کے علمبردار ہونے کے دعوے کرتے ہیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے سے کیوں عاری ہیں۔

کیا ایک دوسرے پر تہمت لگانے سے ہمارے شہیدوں کے قاتل ہمیں مل جائیں گے؟ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں بچ گئے' تو میرا سوال ہے جو لوگ اسٹیج پر ہونے کے باوجود بچ گئے وہ کیوں؟ وہ اس لئے بچ گئے اصل وقت موت کا تعین ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے اور شہداء کی مغفرت فرمائے۔ (امین)

مفتی اعظم پاکستان محمد منیب الرحمٰن صاحب
صدر تنظیم المدارس وسنی رہبر کونسل

۱۴۲۷ کے جشن عید میلاد النبی ﷺ کو امت مسلمہ اور اہلسنّت و جماعت کبھی فراموش نہیں کر پائیں' ڈنمارک سے توہین رسالت جو فتنہ برپا ہوا' اس نے امت مسلمہ کو ہلا کر رکھ دیا' عالمی سطح پر پوری امت سراپا احتجاج بن گئی' ڈیڑھ ارب مسلمان یک جان ہو گئے مگر افسوس کے ۵۶ ممالک کے مسلم حکمران امت مسلمہ کے توانا احتجاج کو زبان نہ دے سکے او آئی سی کے تن مردہ میں جان نہ پڑ سکی۔

ایک یہ صدمہ اور یہ زخم کیا تھا کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو نشتر پارک میں جشن میلاد النبی ﷺ کے اختتامی لمحات میں اہلسنّت و جماعت پر ایک قیامت برپا کر دی گئی ایک کربلا مسلط کر دی چند سیکنڈ میں ۶۰ سے زائد علماء قائدین' زعما' حفاظ قراء اور کارکنان شہید کر دیئے گئے سینکڑوں زخمی ہو گئے' بعض نوجوان مستقل طور پر معذور ہو گئے' دشمنوں نے شاید یہ سمجھا ہو گا کہ اہلسنّت و جماعت اس سانحے کو برداشت نہیں کر پائیں گے ان کا شیرازہ مکمل طور پر منتشر ہو جائیگا' جماعتیں اور تنظیمیں تتر بتر ہو جائیں گی' عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ وجلوس کی روایت دم توڑ دے گی' لیکن الحمدللہ علی احسانہ اہلسنّت و جماعت نے اس سانحے کا عزیمت واستقامت حوصلے اور صبر کے ساتھ سامنا کیا' اپنی شیرازہ بندی کی تمام جماعتیں اور تنظیمیں سنی رہبر کونسل کی لڑی میں منسلک ہو گئیں' پرامن منظم اور دیرپا احتجاج کی ایک نئی روایت قائم کی' دشمنوں کو ایک توانا پیغام دیا اور بتایا کہ اس سانحہ اور المیہ نے حبّ مصطفیٰ ﷺ کے جذبے کو دوبالا کر دیا عشق مصطفیٰ ﷺ اور فروزاں ہو گئی ہے اور انشاءاللہ العزیز آنے والے سالوں میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس اور زیادہ جوش و جذبے سے نکالیں گے' علامہ اقبال نے سچ کیا ہے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبائیں گے

وہ لوگ جو جشن عید میلاد النبی ﷺ منا کر نماز میں جام شہادت نوش فرما گئے' کتنے خوش نصیب تھے ان کے مقدر عالی مرتبت تھے آج وہ حوض کوثر پر جام کوثر نوش کر رہے ہونگے' وہ اپنے اللہ جل شانہ اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سرخرو ہو گئے ان کے صدقے میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی حیات وممات نصیب فرمائے۔

حضرت علامہ ابرار احمد رحمانی صاحب

نائب امیر جماعت اہلسنّت کراچی

مرحبا شہدائے میلاد النبی صد مرحبا
تم نے اپنے خون سے میلاد کو زندہ کیا

جشن ولادت باسعادت حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک ومسعود موقع پر نشتر پارک میں دوران نماز بم دھماکہ میں جام شہادت نوش کرنے والے تمام شہداء عید میلاد النبی ﷺ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سلام عقیدت اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنھوں نے عشق

رسول ﷺ کو اپنی زندگی کا مرکز ومحور بنایا اور شہادت کو گلے لگا لیا۔

غلامئ رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

بروز عید میلاد النبی ﷺ نشتر پارک میں اپنے اس دعوے کی عملی تفسیر اپنے خون سے رقم کرتے ہوئے ملت اہلسنّت سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے بارگاہ خداوند قدوس میں دست بہ دعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم آقائے دو جہاں ﷺ کے صدقے سے جملہ خاندانوں کو اس عظیم سانحہ پر صبر جمیل عطا کرے نیز سانحہ میں زخمی ہونیوالوں کو صحت کاملہ عاجلہ کے ساتھ ساتھ ہمت قوت اور شجاعت عطا کرے اور دشمنان مسلک حقہ اہلسنّت ومیلاد النبی ﷺ کو نیست ونابود کرے۔ (آمین)

حضرت علامہ پیر شمس الدین بخاری

امیر جماعت اہلسنّت پاکستان لاہور ڈویژن

۱۲ ربیع الاوّل کے عظیم برکت والے رحمتیں برسانے والے' شوکت والے یوم میں عاشقان رسول ﷺ اپنے آقا اپنے مولا محسن اعظم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل ورحمت کے حصول پر بارگاہ ربوبیت میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کیلئے اظہار مسرت کرتے ہوئے اعلیٰ عبادت میں مصروف تھے جس میں مخدوم اہلسنّت محسن ملت' پیر طریقت' رہبر شریعت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت فیوضہم کی زیر قیادت تمام صحیح العقیدہ اہلسنّت وجماعت کی تنظیمات اپنے اپنے قائدین عہدیداران اور اراکین سمیت اور بڑے بڑے علماء فضلا مشائخ نشتر پارک کراچی کی مرکزی محفل میلاد النبی ﷺ میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہے تھے' نماز جیسی عملی عبادت میں مصروف ہونے کے وقت ایک جانکاہ' دل گداز سانحہ پیش آیا کہ کچھ تخریب کار گستاخان رسول خبثاء' اشقیاء نے انتہائی ظلم کا ارتکاب کرتے ہوئے بم دھماکہ کروایا جس میں کئی جلیل القدر' قائدین اور عاشق رسول ﷺ عزت وناموس مصطفیٰ ﷺ پر قربان ہو کر جام شہادت نوش کر گئے اس قسم کی خیانت کوئی مومن اور دل میں محبت رسول ﷺ رکھنے والا تو ہرگز نہیں کر سکتا کہ یہ خیانت خبیثوں کی ہو سکتی ہے جو عظمت رسول ﷺ کے ڈنکے بجتے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتے اور وہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کی دہشت گردی کی وجہ سے عوام اہلسنّت ڈر جائیں اور اس ماہ مبارک ربیع الاوّل شریف میں جو کثرت سے محافل کا انعقاد کر کے عظمت وشان رسالت ﷺ کا پرچار کرتے ہیں خوف وہراس کی وجہ سے بند کر دیں گے مگر ان گستاخوں کو یہ علم نہیں کہ ناموس رسالت ﷺ کے پاسبانوں کی موت تو زندگی سے بھی اعلیٰ ہوتی ہے' تحفۃ المومنین من الموت'' اسی لئے محافل میلاد پہلے سے بھی زیادہ ہوئیں' اور ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی جس کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا محدث بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

البتہ ہم اہلسنّت وجماعت کی تمام تنظیمات کو اس سانحہ کے بعد جس طرح متحرک اور فعال ہونا چاہئے تھا، اس بات کا اظہار نہیں

ہوا۔اس لئے حکومت بھی سست پڑ گئی اوراہلسنّت کے ساتھ ہونے والے اس ظلم کا صحیح انصاف نہیں دیا گیا‘اب بھی وقت ہے کہ ہم آپس میں اتحاد و یگانگت کی فضا قائم کر کے اختلافات وانتشارات کو دفن کر کے دشمن کا بھر پور مقابلہ کریں ہر قسم کے دشمن کو ذلیل ورسوا کر کے اپنے تشخص کو قائم کریں اس سانحہ سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے‘انشاء اللہ العزیز اگر راہ حق میں ہم مجاہد بن کر نکلے تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقے ہمارا حامی وناصر ہوگا۔

نشتر پارک کے شہدا کے جو قاتلین ہیں ان کا تعلق بظاہر کسی بھی پارٹی سے ہو وہ ان دہشت گرد گروپ میں سے ہیں جو میلاد النبی ﷺ کو شرک وبدعت بتاتے ہیں اور میلاد مصطفی ﷺ کو ختم کرنے کے لئے گزشتہ کافی عرصے سے کوششوں میں تھے‘یہ الگ بات ہے کہ جب سے ان کو کالعدم قرار دیا ہے جب سے وہ اپنا نام اور بھیس بدل کر میلاد مصطفی ﷺ کے خلاف کام کر رہے ہیں‘اللہ تعالیٰ شہدائے میلاد مصطفی ﷺ کے قاتلوں کو نیست ونابود کرے اور شہدائے میلاد مصطفی ﷺ کے درجات بلند کرے۔(امین)

حضرت علامہ مفتی سعادت علی قصوری‘ پنجاب

سانحہ نشتر پارک اہلسنّت کیلئے ایک عظیم سانحہ ہیں اس پر جتنا بھی افسوس اور احتجاج کیا جائے وہ کم ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس دلخراش سانحہ کے بعد اہلسنّت وجماعت کا ایک پلیٹ فارم پر ایک قائد کی قیادت میں مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کیلئے اقدامات کرنے چاہئے‘حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی شخصیت اہلسنّت وجماعت کیلئے اللہ تعالیٰ کا ایک بہترین انعام ہیں ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے اور ان کی قیادت میں مسلک اعلیٰ حضرت کے پرچار کیلئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔

☆☆☆

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ایک ہزار خطابات کے عنوانات کی فہرست

نور مصطفیٰ ﷺ	معراج النبی ﷺ	کس پانی سے وضو اور غسل کیا جائے
سیرت چشم مبارک سیرت سماعت مبارک	سیرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ	نماز باجماعت پڑھنے کی اہمیت
علم مصطفیٰ ﷺ	شان مصطفیٰ ﷺ	نماز کی شرطیں وقت کا بیان
اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت مصطفیٰ ﷺ	سیرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں
روزوں کی فضیلت	خوف خدا اور اچھی صحبت	جمعۃ الوداع، نماز عیدین
عمل کا دارومدار نیت پر ہے	اعلیٰ حضرت بریلوی کا فقہی مقام	پیغام اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ
حضور اکرم ﷺ کی عظمت وشان	مقام مصطفیٰ ﷺ	کنز الایمان کانفرنس
محفل شب ولادت شریف	معراج شریف	فضیلت قرآن عجائب القرآن
اللہ تعالیٰ کی رحمت واحسان کا بیان	فضائل شب برأت	حیات النبی ﷺ
سیرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ	سیرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ	حضور اکرم ﷺ کی قوت سماعت
حضور اکرم ﷺ کے اخلاق عظیم ہیں	صبر اور زکوٰۃ کا بیان	قول رسول ﷺ
میلاد شریف	حاضری بارگاہ رسالت مآب ﷺ	تحصیل علم اور علم کی فضیلت
عرس منانا، قبر کے سوال وجواب	نظام مصطفیٰ ﷺ	شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (اول)
رحمۃ للعالمین ﷺ	علم غیب حاضر وناظر	شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (دوم)
ادب عشق اور دیوبندی	فضائل رمضان المبارک	سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام
وسیلہ مصطفیٰ ﷺ	والدین کے حقوق	جنگ بدر، جہاد کی فضیلت
جشن عید میلاد النبی ﷺ	کربلا کی حقیقت	میلاد مصطفیٰ ﷺ
علم کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا	محفل شب قدر (اول)	محفل شب برأت
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا	محفل شب قدر (دوم)	محفل شب معراج
گیارہویں شریف	روزہ ٹوٹنے کی صورت میں کیا کیا جائے	سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
ماہ محرم اور شان اہلبیت	وضو اور غسل میں احتیاط	سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

- سیرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
- سیرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- سیرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- سیرت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا ثبوت
- تعمیر کعبۃ اللہ اور فضائل مدینہ منورہ
- سالانہ میلاد شریف
- یا رسول اللہ کانفرنس
- شان اہلبیت
- قرآن اور صاحب قرآن
- شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- سیرت حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
- طالب علم کی فضیلت
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- دست مبارک کی کرامت
- محفل شب ولادت (اول)
- محفل شب ولادت (دوم)
- رسول اکرم ﷺ کے قدم مبارک کا بیان
- میلاد مصطفیٰ کانفرنس
- حضور ﷺ کے بال مبارک کا بیان
- آپ ﷺ کے والدین
- تفسیر سورۂ رحمٰن
- شب برأت کا بیان
- تین احادیث مبارکہ کی تشریح
- جنگ بدر کا واقعہ
- فضائل جمعۃ المبارک و نماز عید
- سیرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
- علمائے دین کی فضیلت
- اولیائے کرام کی دنیا سے بے رغبتی
- اچھی صحبت اپنانا اور بری سے بچنا
- نظام اسلام اور نفاذ
- حضور ﷺ خدا کی معرفت کا ذریعہ (اول)
- حضور ﷺ خدا کی معرفت کا ذریعہ (دوم)
- جمعۃ الوداع اور نماز عید
- مقام مصطفیٰ ﷺ
- اذان سے قبل درود شریف کا جواز
- موت کیا ہے موت کو یاد کرو
- رد وہابیت (اول)
- رد وہابیت (دوم)
- سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
- مقام صحابہ کرام و شان اہلبیت
- جشن شب ولادت (بڑی رات)
- تعمیر کعبہ اور آب زم زم کا بیان
- عظمت مصطفیٰ ﷺ
- اولیائے کرام کی دنیا سے نفرت
- عدل وانصاف
- شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے
- بدعت کیا ہے؟
- معراج النبی ﷺ
- جشن عید میلاد النبی ﷺ
- نماز پڑھو اور توبہ کرو
- شب برأت کی حقیقت
- حضور ﷺ کے امی ہونے کے معنی
- غوثیہ کانفرنس (اول)
- غوثیہ کانفرنس (دوم)
- قضائے عمری کا بیان وطریقہ
- مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق
- سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- اولیائے کرام کے دامن سے وابستہ رہو
- سیرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ
- جشن شب ولادت (بڑی رات)
- روزہ دار کی فضیلت
- سیرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
- خوف خدا، اخلاق مصطفیٰ ﷺ
- جشن میلاد النبی ﷺ
- فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- واقعہ معراج النبی ﷺ
- محفل شب قدر (اول)
- محفل شب قدر (دوم)
- کن کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے
- وضو کا طریقہ، طہارت کا بیان

مسواک کے فضائل اور غسل کا بیان
زکوٰۃ کس کس کو دینی چاہیے
نماز میں قرأت کا بیان
مسائل ماہ رمضان المبارک
سیرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (اول)
سیرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (دوم)
فضیلت جمعۃ المبارک
اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہیں
شان رسول ﷺ (سوال وجواب)
صبر کا بیان (درس حدیث)
قبر مصطفی ﷺ سے وسیلہ مانگنا جائز ہے
قرآن اور شفاعت قرآن
اخلاص کا بیان
سیرت حضرت آدم علیہ السلام
عید میلاد النبی ﷺ
سیرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
مسائل حج مبارک
سیرت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
مسائل ماہ رمضان المبارک (اول)
مسائل ماہ رمضان المبارک (دوم)
مسائل ماہ رمضان المبارک (سوم)
مسائل ماہ رمضان المبارک (چہارم)
مسائل ماہ رمضان المبارک (پنجم)
مسائل ماہ رمضان المبارک (ششم)

استقبال رمضان المبارک
جمعۃ الوداع اور نماز عید
محفل شب برأت
حجر اسود پتھر ہے یا فرشتہ
معراج النبی ﷺ
محفل شب قدر (اول)
محفل شب قدر (دوم)
محفل شب قدر (سوم)
دین اسلام اور اسلامی قانون
سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
تاریخ قرآن مجید
حضور ﷺ کی عادات واخلاق شریفہ
اولیاء کی حالات زندگی
جشن شب ولادت...... 12 ویں شب
محبت آل رسول ﷺ
دین پر استقامت کا بیان
جشن عید میلاد النبی ﷺ
عمل صالح اور خلوص کا بیان
دنیا حقیقت میں کیا ہے
یوم امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
تخلیق مصطفی ﷺ
معراج النبی ﷺ
غوثیہ کانفرنس
جشن عید میلاد النبی ﷺ (بعد نماز عشاء)

ختم نبوت
محبت واطاعت مصطفی ﷺ
زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دی جائے
سیرت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
باغ فدک کا جواب
حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے صحابی ہونے کا ثبوت
شان اہلبیت وسیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور دین اکبری
تاجدار کائنات ﷺ کا نظام عدل
نظام اسلام اور عدل وانصاف
جشن شب ولادت (12 ویں شب)
عید میلاد النبی ﷺ کے فضائل وبرکات
گیسوئے پاک مصطفی ﷺ
جشن شب ولادت (12 ویں شب)
عظمت اولیائے کانفرنس
کتاب ناطق عجائب القرآن
تقویٰ کا بیان (دعا سے مرض کا علاج)
اہلحدیث سے مناظرہ
شب معراج النبی ﷺ وحی نزول کا بیان
شان محمد ﷺ وحی کے نزول کا بیان
سیرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

- سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- محفل شب قدر (اول)
- محفل شب قدر (دوم)
- قرآن مجید پڑھنے کے فضائل
- نویں میلاد مصطفیٰ کانفرنس
- معراج النبی ﷺ
- سیرت حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ
- شان اولیائے کرام رحمہم اللہ
- حاضری بارگاہ رسالت کی برکتیں
- جنگ بدر کا واقعہ
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں (یوم عاشورہ)
- اعلیٰ حضرت کا علمی مقام
- شب برأت (بڑی رات)
- سیرت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
- امام اعظم کے فتاویٰ و طریقت
- نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت
- مسلمانوں کا مقام اور ان کے حالات
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- امام اعظم ابوحنیفہ کا مقام ولایت
- امام اعظم ابوحنیفہ کانفرنس

- موت کا بیان......ایصال ثواب
- سفر معراج النبی ﷺ
- تحریک پاکستان میں علماء کا کردار AT-I
- معراج النبی ﷺ
- سیرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- علم دین حاصل کرنا عالم دین کی فضیلت
- جمعۃ المبارک کی فضیلت (28 رمضان)
- سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
- معراج شریف کے نکات
- آپ ﷺ پر وحی کا نازل ہونا
- پردے کی اہمیت
- ایمان کی بنیاد تین چیزوں پر ہیں
- دنیا اور ترک دنیا
- جشن گیارہویں شریف
- عظمت قرآن کانفرنس
- سیرت حضرت مولانا حشمت علی خان علیہ الرحمہ
- سیرت حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
- محفل شب برأت
- جشن شب ولادت (12 ویں شب)
- حضور ﷺ اپنے غلاموں کے حالات سے واقف ہیں
- حضور ﷺ عام انسانوں کی طرح بشر نہیں ہیں
- قربانی کی اہمیت

- فضیلت ماہ رمضان المبارک
- سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
- علم کی فضیلت علم سیکھنے کا بیان
- سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- من انفسکم (بڑی رات)
- تخلیق مصطفیٰ ﷺ
- چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟
- دامن مصطفیٰ ﷺ سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وابستگی
- عظمت و شان اہلبیت فضیلت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
- معراج النبی ﷺ
- رمضان کے فضائل و برکات
- واقعات معراج النبی ﷺ
- سیرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
- سیدنا صدیق اکبر کی حالات زندگی
- علم کی فضیلت کا بیان
- حق آ گیا باطل مٹ گیا A-T-1
- جمعۃ الوداع و نماز عید
- محفل شب برأت
- سیرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ (بڑی رات)
- جشن شب ولادت (بڑی رات)
- قرآن مجید کی سورتوں کا ثواب

- محفل میلاد......ولادت باسعادت کا بیان
- سیرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ
- علماء کرام سے محبت کرو
- اطاعت مصطفی ﷺ
- مخصوص قرآنی آیات کا ثواب
- تحریک پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار
- میلاد شریف (بعد نماز عشاء)
- قبر کے سوال جواب
- شریعت محمدی ﷺ کے فقہی مسائل
- وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان
- پانی کے استعمال اور تیمم کا بیان
- نماز کی شرائط (1)
- نماز کی شرائط (2)
- فرائض نماز (1)
- فرائض نماز (2)
- روزہ کی نیت روزہ رکھنے کا بیان
- اقراء پہلی وحی کا بیان
- اہلبیت کون کون ہیں
- زکوٰۃ کا بیان
- طلاق کی حقیقت مسئلہ طلاق
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ
- والدین کے حقوق
- میلاد مصطفیٰ اور حاضری مدینہ منورہ
- دوسری غوثیہ کانفرنس
- خلوص کا بیان
- مقام اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
- ریاکاری کا بیان
- سیرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت علامہ قاری مصلح الدین رحمتہ اللہ علیہ کی حالات زندگی
- اولیائے کرام کا مقام اہلسنت کی نظر میں
- سیرت انبیاء علیہم السلام
- اچھی نسبت کی برکتیں
- معراج النبی ﷺ
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات کے مظہر ہیں
- دیدار خداوندی
- فضائل ومناقب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
- جشن عید میلاد النبی ﷺ
- جشن شب ولادت (صبح کی نشست)
- میلاد شریف
- حضور ﷺ جانوروں کی بولی جانتے ہیں
- اولیاء کون کون لوگ ہیں (بڑی رات)
- سیرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
- اولیائے کرام سے مدد مانگنا (اول)
- اولیائے کرام سے مدد مانگنا (دوم)
- ولایت حضور ﷺ کی اطاعت کا نام ہے
- جو چیز اللہ کی یاد سے غافل کردے وہ دنیا ہے
- سیرت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
- سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (اول)
- سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (دوم)
- سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (سوم)
- سیدنا صدیق اکبر کے فضائل وبرکات
- مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں
- سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ
- یوم امام احمد رضا بریلوی اور جشن عید میلاد النبی
- توحید باری تعالیٰ......
- رسالت کا بیان......
- اخلاق مصطفی ﷺ......
- فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ
- توحید باری تعالیٰ......
- اخلاق مصطفی ﷺ......
- ادب اور مقام مصطفی ﷺ......اول
- ادب اور مقام مصطفی ﷺ......دوم
- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت......
- ذکر مصطفی ﷺ......
- شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ......
- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت......
- حضور ﷺ سے عشق کا جذبہ

شہادت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ
اسم محمد ﷺ
فضائل خلفائے ثلاثہ
قول رسول ﷺ وبیان شہادت
قول رسول ﷺ وبیان شہادت (دوم)
سیرت حضرت عثمان غنی وحضرت علی کرم اللہ وجہہ (اول)
جہاد اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ
جہاد اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ (دوم)
توحید باری تعالیٰ
شان مصطفی ﷺ
اطاعت مصطفی ﷺ وبیان شہادت
اطاعت مصطفی ﷺ وبیان شہادت (دوم)
سیرت حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عثمان غنی وعلی المرتضی رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عثمان غنی وعلی المرتضی رضی اللہ عنہ
عشق مصطفی ﷺ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

عشق مصطفی ﷺ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ (دوم)
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات (اول)
سوالات کے جوابات (دوم)
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست)
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست)
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست)
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست) اول
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست) دوم
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست)
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست) اول
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست) دوم
سوالات کے جوابات، (رات کی نشست) اول، دوم
سوالات کے جوابات A-T-I
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات

سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات کے جوابات
سوالات جوابات (رات کی نشست)
سوالات جوابات: طریقہ حج
سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
نماز پڑھنے کا بیان
استقبال رمضان المبارک
جذبہ جہاد
جمعۃ الوداع کی فضیلت
سوالات جوابات...... A-T-1
شب قدر ودعائے خصوصی (اول)
شب قدر ودعائے خصوصی (دوم)
اسلام کا نظام عدل
آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت
محفل شب قدر...... (اول)
محفل شب قدر...... (دوم)

- محفل شب قدر ...... حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی صاحب (سوئم)
- اسلامی دنیا کے قوانین وضوابط
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل و انصاف
- دعا کی مقبولیت کے مقامات
- عورتوں کے پردے کا حکم
- اسلامی سزا اور اس کے ثمرات
- جلسہ میلاد شریف
- مسائل نماز تراویح (سوالات وجوابات)
- قربانی کی اہمیت
- یوم عاشورہ کی فضیلت
- شہید کا مرتبہ کیا ہے
- حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا ثبوت
- فضیلت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نظام عدل
- مدینے شریف کی باادب حاضری
- فضائل و مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ......محرم الحرام
- سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
- مرجع عالم حضور ﷺ کی ذات

- بیان شہادت
- سوالات جوابات......A-T-I
- سوالات وجوابات (یوم عاشورہ)
- اہل بیت کا ادب واحترام
- اہل بیت وخلفائے راشدین
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- اعلیٰ حضرت بریلوی کی عقل ودانش
- حضور ﷺ کی نظر سماعت کا بیان
- لقد جاءکم رسول
- تقویٰ کا بیان
- میلاد شریف (بعد نماز عشاء)
- محفل شب ولادت
- گیارہویں شریف
- خوف خدا کا بیان
- یوم امام احمد رضا کانفرنس
- تسخیر کائنات......مقام ولایت
- اللہ کی یاد سے غافل ہونا دنیا ہے
- نماز پڑھنے کی فضیلت
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (اول)
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (دوم)
- سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
- دیدار الٰہی

- مقام اولیاء کانفرنس
- بزم مدینہ
- گیارہویں شریف
- محفل شب معراج شریف
- سیرت حضرت قاری محبوب رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
- محفل شب برأت
- صبر کا بیان
- استقبال رمضان المبارک
- رمضان المبارک کی فضیلت
- جنگ بدر کا واقعہ
- قرآن مجید کی تلاوت کا بیان
- علم کی فضیلت
- ریاکاری ایک بیماری ہے
- تکبر کا بیان
- اللہ کی راہ میں قربانی
- قربانی کے مسائل
- خانہ کعبہ کی تاریخ وتوسیع
- حاضری بارگاہ رسالت کے فضائل وبرکات
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت
- فضائل شان اہلبیت
- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا ثبوت
- تیسری غوثیہ کانفرنس

- سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (اول)
- سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (دوم)
- عمل کا دارومدار نیت پر ہے
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- میلاد شریف
- خوف خدا و گیارہویں شریف
- محفل جشن گیارہویں شریف
- تحفظ حقوق اہلسنت کانفرنس (اول)
- تحفظ حقوق اہلسنت کانفرنس (دوم)
- محفل شب قدر و دعائے خصوصی (اول)
- محفل شب قدر و دعائے خصوصی (دوم)
- توحید باری تعالیٰ
- خلفائے راشدین کی سیرت
- خلفائے راشدین کی سیرت (دوم)
- عدل وانصاف وبیان شہادت......(اول)
- عدل وانصاف وبیان شہادت......(دوم)
- تینوں راتوں کے سوالات وجوابات
- تینوں راتوں کے سوالات وجوابات......
- سوالات وجوابات (علمی مذاکرہ)
- حضور ﷺ کا سایہ مبارک نہیں ہے
- عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
- محفل شب ولادت مصطفی ﷺ
- اللہ تعالیٰ سے ڈرو
- ختم نبوت کا بیان
- دنیا حقیقت میں کیا ہے
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- دیدار خداوندی
- معراج النبی ﷺ کے اہم نکات
- محفل شب معراج شریف
- محفل شب برأت
- اعمال صالح
- صبر کا بیان
- سیرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
- سیرت حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- رمضان المبارک کی فضیلت
- درود شریف کی فضیلت
- معرکہ جنگ بدر
- جمعۃ الوداع کی فضیلت ونماز عیدین
- محفل شب قدر و دعائے خصوصی (اول)
- محفل شب قدر و دعائے خصوصی (دوم)
- قرآن مجید کی تلاوت کا بیان
- تدوین قرآن اور قرآن مجید کے اردو تراجم
- قرآن مجید کی تفسیر کا بیان
- سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
- حاضری بارگاہ رسالت ﷺ
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت
- شہادت کے مفہوم کا بیان
- گستاخ رسول ﷺ کی سزا موت ہے
- اہل بیت سے صحابہ کرام کی محبت کا ثبوت
- سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فتاویٰ نویسی
- حریص علیکم کا بیان
- حضور ﷺ کے اعضائے مبارک کا بیان
- حج کے متعلق سوال جواب (اول)
- حج کے متعلق سوال جواب (دوم)
- سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
- علمی مذاکرہ......سوالات کے جوابات
- میلاد مصطفی ﷺ
- محفل شب ولادت
- شفاعت مصطفی ﷺ
- پست دنیا از خدا غافل کند
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (اول)
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (دوم)
- باغ فدک کا مسئلہ
- سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

معراج النبی ﷺ

اعمال صالح کا بیان

سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

سیرت حضرت علامہ قاری مصلح الدین رحمتہ اللہ علیہ

محفل شب معراج شریف

محفل جشن گیارہویں شریف

محفل شب برأت

صبر کا بیان

رمضان المبارک کی فضیلت' درود شریف کا بیان

جہاد کی فضیلت' جنگ بدر

جمعتہ الوداع کی اہمیت

قرآن مجید کی مثل کوئی کتاب نہیں

قرآن مجید پڑھنے کے فضائل

جمعتہ المبارک کی فضیلت

کنز الایمان کانفرنس

طب نبوی ﷺ

قرآن مجید سے بیماری کا علاج

محفل شب قدر و دعائے خصوصی (اول)

محفل شب قدر و دعائے خصوصی (دوم)

اقراء پہلی وحی کا بیان

حج و عمرہ کے سوالات و جوابات (اول)

حج و عمرہ کے سوالات و جوابات (دوم)

حج و عمرہ کا مکمل طریقہ

قول رسول ﷺ کی اہمیت

تعمیر کعبہ کے اہم نکات

حاضری بارگاہ رسالت ﷺ کی برکتیں

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

شان اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یوم عاشورہ کی فضیلت

سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کشف المحجوب کتاب کی فضیلت

سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

حق کی تلقین کرنا

لقد جاء کم رسول کا مفہوم

اعلیٰ حضرت بریلوی کی عملی بصیرت

محفل شب ولادت

میلاد شریف کا منانا

سوالات......جوابات، تبلیغی دورہ امریکہ

سوالات......جوابات

سیرت حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما

سیرت حضرت عثمان غنی و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما

صبر اور شکر کا بیان

بیان شہادت

تین رات کے سوال و جواب

تین رات کے سوال و جواب

سوالات و جوابات (یوم عاشورہ)

انسان و جن کی پیدائش کا مقصد

نیکی کرنا اور برائی سے بچنا

سچ بولنا کتنا مشکل ہے

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

کھانا کھانے اور پانی پینے کے آداب

سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ

حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ کا بیان

دیدار خداوندی

سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

جہاد کی فضیلت

جمعتہ الوداع کی فضیلت

قرآن مجید کی تمام آسمانی کتابوں پر برتری

کس کے لئے اللہ کافی ہے کا جواب

سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام

قربانی کا جذبہ و ایثار

تعمیر کعبہ و فضائل مدینہ منورہ

سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام کا اہلبیت سے ادب

توہین رسالت ﷺ کا بیان

سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات
سیرت حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عثمان غنی وعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم
اخلاص وبیان شہادت
سوالات جوابات
سوال وجواب
سوال وجواب
محفل شب قدر وخصوصی دعا (اول)
محفل شب قدر وخصوصی دعا (دوم)
موت اور قبرستان جانے کے آداب
محفل شب معراج شریف
حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمتہ اللہ علیہ
انسان وجن کی پیدائش کا مقصد اللہ کی عبادت
عدل وانصاف کا بیان
عدل وانصاف کا بیان
ختم نبوت کا بیان
صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی انفرادیت (اول)
صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی انفرادیت (دوم)

سیرت حضرت خواجہ غریب رحمتہ اللہ علیہ
خلوص کا بیان
معراج النبی ﷺ
معراج النبی اور دیدار الٰہی
سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ
اعمال صالح کا بیان
معراج النبی ﷺ
حج کے متعلق سوالات کے جوابات (اول)
حج کے متعلق سوالات کے جوابات (دوم)
اہلسنت اور فرقہ پرستی (اول)
اہلسنت اور فرقہ پرستی (دوم)
میلاد مصطفی ﷺ کانفرنس
محفل شب ولادت (اول)
محفل شب ولادت (دوم)
سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
استقامت کا بیان
سوالات جوابات
علمی مذاکرہ
ضرورت حدیث
قول رسول ﷺ
اسلام اور ہماری ذمہ داری
عذاب الٰہی

آداب دعا اور دعا کی فضیلت
سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
تعمیر کعبہ وحاضری مدینہ منورہ
سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
فضائل شان اہلبیت
اہلبیت اور صحابہ کرام
سیرت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ
استقبال ماہ ربیع النور
معرفت الٰہی کا ذریعہ سرکار ﷺ کی ذات
اہل اللہ اور ترک دنیا
تکبر کا بیان
اسلام کا نظام عدل
اعمال صالح کا بیان
سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ
جذبہ جہاد
واقعہ معراج شریف
نماز کے فرائض کا بیان
صبر کا بیان
فضائل رمضان المبارک
زکوٰۃ کی اہمیت
سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
جمعتہ الوداع کی فضیلت

- فضائل قرآن مجید
- محفل شب قدر (اول)
- محفل شب قدر (دوم)
- سوالات جوابات (اول)
- سوالات جوابات (دوم)
- ماہ صفر اور آخری بدھ کا بیان
- قضائے عمری کا بیان
- میلاد مصطفیٰ ﷺ
- شیطانی وسوسوں کا بیان
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- روزہ کیا ہے
- شب برأت کی حقیقت
- عظمت قرآن کانفرنس
- موت کیا ہے
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ
- حج کے متعلق سوال وجواب
- تخلیق مصطفیٰ ﷺ
- سوالات وجوابات
- حج کے متعلق سوال وجواب (اول)
- حج کے متعلق سوال وجواب (دوم)
- توحید باری تعالیٰ
- معرفت الٰہی سرکار ﷺ کی ذات
- ادب ومقام مصطفیٰ ﷺ (اول)
- ادب ومقام مصطفیٰ ﷺ (دوم)
- راتوں کے سوال وجواب
- راتوں کے سوال وجواب (دوم)
- راتوں کے سوال وجواب (سوم)
- علمی مذاکرہ
- عالم دین کی فضیلت
- دین پر استقامت
- سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
- تعمیر کعبہ اور آب زمزم
- سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- مدینے شریف کی حاضری
- سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- تخلیق مصطفیٰ ﷺ
- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا بیان
- ولادت مصطفیٰ ﷺ
- زندوں کے عمل سے مردوں کو فائدہ ہوتا ہے
- صبر کا بیان
- دین پر استقامت کا بیان
- باقی رہنے والا گھر آخرت کا ہے
- تکبر کا بیان
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (اول)
- سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (دوم)
- سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ
- خوف خدا کا بیان
- انسان وجن کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے
- رمضان المبارک کی فضیلت
- صبر کا بیان
- غزوہ بدر کی فضیلت
- فضائل جمعتہ الوداع
- فضائل قرآن مجید
- سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ
- ولادت مصطفیٰ ﷺ
- محفل شب ولادت ﷺ (اول)
- محفل شب ولادت ﷺ (دوم)
- محفل شب قدر ودعائے خصوصی (اول)
- محفل شب قدر ودعائے خصوصی (دوم)
- ختم نبوت کانفرنس
- حج کے متعلق سوال جواب
- حج کے متعلق سوال وجواب
- امام اعظم کانفرنس
- محفل شب معراج شریف
- فقہ اور حدیث کا بیان
- سیرت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت کا بیان (اول)
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت کا بیان

(دوم)
سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
مدینے شریف کی حاضری
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت
یوم عاشورہ کی فضیلت
سیرت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
زبان کی حفاظت
سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
حریص علیم کا بیان
حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہم
حضرت عثمان غنی وعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم
بیان شہادت (اول)
بیان شہادت (دوم)
سیرت حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی
سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
ولادت مصطفیٰ ﷺ
معراج شریف
اولیائے کرام اور دنیا سے بے رغبتی
اسلام اور نظام عدل
بزرگان دین کے وسیلے کا بیان
ایصال ثواب
تقویٰ کا بیان
فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
ختم نبوت
اطاعت مصطفیٰ ﷺ
معراج النبی ﷺ
اعمال صالح کے فضائل
توبہ کا بیان' شب برأت کیا ہے
فضائل نماز
رمضان المبارک کی فضیلت
صبر اور روزہ
معرکہ غزوہ بدر
جمعۃ الوداع کی فضیلت
آداب تلاوت کا بیان (اول)
آداب تلاوت کا بیان (دوم)
علم کی فضیلت
معراج مصطفیٰ کانفرنس
ختم نبوت کانفرنس
معراج النبی ﷺ
اطاعت مصطفیٰ ﷺ
سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام
فضائل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
مدینے شریف کی حاضری
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت
فضائل شان اہلبیت
شہید کا رتبہ

کھانے پینے کے آداب
سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ
حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہم
حضرت عثمان غنی وعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم
عشق مصطفیٰ ﷺ (اول)
عشق مصطفیٰ ﷺ (دوم)
سوالات وجوابات (اول)
سوالات اور جوابات (دوم)
علمی مذاکرہ
محفل شب قدر ودعائے خصوصی
محفل شب قدر ودعائے خصوصی (دوم)
حج کے متعلق سوال جواب
حج کے متعلق سوال جواب (دوم)
اعلیٰ حضرت کی عملی بصیرت
سیرت داتا صاحب......داتا کانفرنس
میلاد مصطفیٰ ﷺ
محفل شب ولادت (اول)
محفل شب ولادت (دوم)
محفل شب ولادت (سوم)
محفل شب ولادت (چہارم)
اسوۂ حسنہ کا بیان
سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حیات اولیائے کرام	عذاب الٰہی اور زلزلہ	ختم نبوت کانفرنس
دیدار خداوندی	سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام	تحفظ ناموس رسالت ﷺ (اول)
معراج شریف پر اعتراضات	سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	تحفظ ناموس رسالت ﷺ (دوم)
عرس حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین رحمتہ	حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہم	حج کے سوال جواب (اول)
اللہ علیہ	کی سیرت	حج کے سوال جواب (دوم)
عرس حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین رحمتہ	فضائل شان اہلبیت	شیطانی وسوسہ کا بیان
اللہ علیہ	حضرت عثمان وعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی	بری صحبت کے نقصانات
محفل شب معراج شریف	سیرت	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
توبہ کی فضیلت	بیان شہادت (اول)	سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ
معرفت الٰہی کا ذریعہ آپ ﷺ کی ذات	بیان شہادت (دوم)	صبر کا بیان
شب برأت اور امام بخاری	علمی مذاکرہ	عرس مبارک قاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ
خوف خدا کا بیان	خوف خدا کا بیان	ذکر مصطفیٰ ﷺ
روزہ اور صبر	امانت	ختم نبوت کانفرنس
رمضان المبارک کی فضیلت	سیرت حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ	سیرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ
جنگ بدر کا بیان	سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ	توبہ کا بیان
محفل شب قدر ودعائے خصوصی (اول)	شان محمدی ﷺ کا بیان	امام احمد رضا کانفرنس
محفل شب قدر ودعائے خصوصی (دوم)	حضور ﷺ کی پیدائش کا مقصد	نبی کریم ﷺ اور ہماری ذمہ داریاں
جمعتہ الوداع کا بیان	محفل ربیع النور کی برکتیں	ہماری نافرمانیاں اور عذاب الٰہی
آداب تلاوت کا بیان	محفل شب ولادت (اول)	فضائل دعا
قرآن مجید اور ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت	محفل شب ولادت (دوم)	آداب دعا
جلسہ دستار فضیلت (درس قرآن)	محفل شب معراج	حضرت ابراہیم ﷺ کی سنت
علم دین سیکھنے کی فضیلت	محفل شب برأت	حضرت ابراہیم اور واقعہ قربانی
حج کے متعلق سوالات جوابات	محفل شب قدر (اول)	حضرت ابراہیم ﷺ تعمیر کعبہ
حج کے متعلق سوالات جوابات (دوم)	محفل شب قدر (دوم)	حج کے بعد زیارت وحاضری بارگاہ نبوی ﷺ

سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
فضائل اہلبیت
فضائل شہادت
سیرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
استقبال ماہ ربیع الاوّل شریف
سیرت النبی ﷺ
اہل اللہ اور ترک دنیا (حصہ اوّل)
اہل اللہ اور ترک دنیا (حصہ دوم)
اللہ کے نیک بندے تکبر سے پرہیز کرتے ہیں
اسلام کا نظام عدل (حصہ اوّل)
اسلام کا نظام عدل (حصہ دوم)
اعمال صالحہ
فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (حصہ اوّل)
فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (حصہ دوم)
سیرت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
جہاد
فضائل معراج شریف
نماز کے فضائل
صبر کی فضیلت
زکوۃ کی اہمیت

شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ
فضائل جمعۃ المبارک
جمعۃ الوداع
فضائل قرآن
علم دین حاصل کرنے کی فضیلت (حصہ اوّل)
علم دین حاصل کرنے کی فضیلت (حصہ دوم)
دین پر استقامت (حصہ اوّل)
دین پر استقامت (حصہ دوم)
سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام (حصہ اوّل)
سیرت حضرت ابراہیم علیہ السلام (حصہ دوم)
صفا اور مروہ کی فضیلت
بیت اللہ شریف کی تعمیر
حضرت اسماعیل علیہ السلام اور قربانی
حاضری بارگاہ رسالت ﷺ (حصہ اوّل)
حاضری بارگاہ رسالت ﷺ (حصہ دوم)
سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
فضائل اہل بیت (حصہ اوّل)
فضائل اہل بیت (حصہ دوم)
فضائل اہل بیت (حصہ سوئم)
سیرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
حضور ﷺ کی ولادت باسعادت
میلاد النبی ﷺ

ایصال ثواب
نیکی کا حکم
ایمان اور دین پر استقامت (حصہ اوّل)
ایمان اور دین پر استقامت (حصہ دوم)
باقی رہنے والا گھر آخرت کا ہے (حصہ اوّل)
باقی رہنے والا گھر آخرت کا ہے (حصہ دوم)
تکبر
خوف خدا
اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے
غزوہ بدر
قرآن کے غلط تراجم کی نشاندہی
حفاظت قرآن
ضرورت حدیث
فقہ کی حقیقت
فقہ حنفی کی فضیلت
حضور ﷺ کے مزار شریف کی حاضری
ایصال ثواب
تقویٰ
آداب گفتگو
بری صحبت کے نقصانات
ذکر اللہ
معراج النبی ﷺ (حصہ اوّل)
7 ستمبر 1974 قادیانیوں کے غیر مسلم

اقلیت قرار دینے کا دن
امام محمد بن اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ
توبہ کا بیان
عذاب الٰہی
دعوت ولیمہ اور ضیافت
پانی پینے کے آداب
سائل کو سوال کرنے سے منع نہ کریں
حضور ﷺ کے والدین ماجدین مومن تھے
حقوق العباد
احسان
امت کے زوال کے اسباب
درس فقہ
اہمیت قول رسول ﷺ
حیات النبی ﷺ
مرنے کے بعد کیا ہوگا؟
قیامت کی نشانیاں (حصہ اوّل)
قیامت کی نشانیاں (حصہ دوم)
قیامت کی نشانیاں (حصہ سوئم)
میلا د النبی ﷺ
اچھی دوستی
نگاہوں کی حفاظت اور پردہ
عاجزی وانکساری (تواضع)
نشانات الٰہی میں غور وفکر کرنا
تدوین قرآن

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں
طب نبوی ﷺ (اوّل)
طب نبوی ﷺ (دوم)
عبادت کا طریقہ
رویت باری تعالیٰ
مقام شہداء
حیات شہداء
مقام شہداء
ایمان
اعمال صالحہ
فضائل رمضان (حصہ اول)
فضائل رمضان (حصہ دوم)
غزوۂ بدر
جمعتہ المبارک کے فضائل
آداب تلاوت (حصہ اول)
آداب تلاوت (حصہ دوم)
حصول علم (حصہ اول)
حصول علم (حصہ دوم)
حصول علم (حصہ سوم)
اخلاص (حصہ اول)
اخلاص (حصہ دوم)
اخلاص وریا کاری

حضور شرف ملت حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر قبلہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب علیہ الرحمہ (لاہور، پنجاب)

حضرت پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالیٰ گونا گوں اوصاف عالیہ کے حامل ہیں۔ان کی دینی مصروفیات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح ایک آدمی اتنے کام سرانجام دیتا ہے۔

عصر سے مغرب تک وہ حاجت مندوں کی بھیڑ میں گھرے ہوتے ہیں۔کوئی بیماری یا گھریلو ناچاقی کے لئے دعا یا تعویذ کا طلب گار ہے' کوئی کسی محکمے میں سفارش کروانا چاہتا ہے۔کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے' شاہ صاحب کی عالی ہمتی دیکھئے کہ وہ ہر کسی کو خندہ پیشانی کے ساتھ مطمئن کرتے ہیں۔

فقیر ایک دفعہ سید محسن شاہ صاحب (مالک فرید بک اسٹال لاہور) کے ساتھ ضروری کام کے لئے کراچی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔شاہ صاحب نے مجھ سے فرمایا:

تھوڑی دیر ٹھہریں' میں ان احباب کو فارغ کرلوں اور واقعی تھوڑی دیر کے بعد فارغ ہو کر فرمانے لگے۔ویسے تو آپ کا اپنا گھر ہے لیکن آپ نے اتنا طویل سفر کرنے کی زحمت کیوں اٹھائی؟ مجھے پرچہ لکھ دیتے یا فون کردیتے۔

اس کے بعد جو ہمارا کام تھا' اس سلسلے میں جو کچھ کرسکتے تھے وہ کیا۔یوں مجھ جیسے فقیر بے نوا کو خرید لیا۔اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور آپ کے صاحبزادوں کو آپ کا صحیح جانشین بنائے۔

آپ جلسوں میں تقاریر کرتے ہیں۔انٹرنیٹ پر دنیا بھر سے آنے والے سوالوں کے جوابات دیتے ہیں۔تبلیغ کے لئے امریکہ' افریقہ' برطانیہ اور دیگر ممالک کا سفر کرتے ہیں۔اس کے باوجود تصنیف و تالیف کے لئے بھی وقت نکال لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے نوجوان علماء بھی ان کے انداز میں وقت کی قدر کرنا سیکھیں اور اسلام و سنیت کا پیغام اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچانا اپنا فرض منصبی تصور کریں تو بہت سی بیماریوں اور مفاسد کا ازالہ ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو سلامت رکھے۔آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

3 ذوالحجہ 1423/5 فروری 2003ء

بقیۃ السلف استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حلیم احمد اشرفی علیہ الرحمہ (مدرس دار العلوم امجدیہ، کراچی)

امیر جماعت اہلسنت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی صاحب سے مجھے محبت و عقیدت ہے۔ حضرت شاہ صاحب ان لوگوں میں شامل ہیں جن کی میں دل سے قدر کرتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے۔ وہ مخلص اور دین کا درد رکھنے والے آدمی ہیں۔ ان کے دل میں کوئی لالچ نہیں۔

میں اب بہت علیل ہوں۔ آنکھوں کی روشنی بھی چلی گئی ہے۔ دار العلوم امجدیہ جانے کا دل چاہتا ہے مگر جا نہیں پاتا۔ اہل محبت مجھ سے ملنے کے لئے اکثر آتے ہیں۔ میں ہر آنے والے سے حضرت شاہ صاحب کے متعلق پوچھتا رہتا ہوں۔

شاہ صاحب نے دین و مسلک کی بڑی خدمت کی ہے۔ میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کی عمر دراز فرمائے۔ ان کا سایہ عوام اہلسنت پر تادیر قائم و دائم فرمائے اور آپ کی تمام بیماریاں دور فرمائے۔ آمین ثم آمین

بانی سپاہِ مصطفیٰ ﷺ (پاکستان)

مناظر اہلسنت اسیر دیارِ حبیب حضرت مولانا مفتی اللہ بخش نیئر سعیدی علیہ الرحمہ (لیہ پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ جل مجدہ الکریم نے اپنے محبوب ﷺ کو سراجا منیرا روشنی اور نور دینے والا سورج فرمایا۔ والشّمس فرما کر آپ ﷺ کی نوری ذات کی قسم ارشاد فرمائی۔ اس نورالانوار اور سرالاسرار کو سب سے پہلے پیدا فرما کر عمامہ نبوت اور تاج رسالت آپ ﷺ کے سراقدس پر رکھا...... وللاخرۃ خیرلک من الاولیٰ فرما کر آپ ﷺ کی ہر آنے والی گھڑی کو پہلے سے بہتر قرار دیا...... جو کہ آپ ﷺ کی دائمی اور عالمگیر نبوت پر دال ہے۔ اس نور کی ضیاء بواسطہ یا کبھی بلاواسطہ سارے عالم کو ہر آن ہر زمان میں روشن کر رہی ہے۔ بلاتمثیل جس طرح چاند تاروں کی روشنی ذاتی نہیں بلکہ سورج کی مرہون منت ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بے سایہ بشری صورت میں ظہور سے پہلے آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک جملہ انبیاء شمس مدینہ سے ضیاء حاصل کرتے رہے۔ ان میں ایک فجر کا تارہ عیسیٰ علیہ السلام یہ اعلان فرماتا آیا مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو باسم احمد میرے بعد آئے گا۔ جب سورج نکلتا ہے تو تارے پر نہیں جاتے بلکہ اپنی ہستی شا کر جلوہ سائے شمس میں ایسے محو ہو جاتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں سے چھپ جاتے ہیں۔ ہر نبی کا ایک تعلق خالق سے ہوتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اور ایک تعلق مخلوق سے ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ضرور ہوگا مگر وہ میرے آقا ﷺ کے امتی بن کر نظام مصطفی ﷺ کا نفاذ کریں گے۔ انجیل کے نہیں، قرآنی احکام چلائیں گے۔ آفتاب نبوت 63 برس بظاہر چمکا سورج جب ڈوبتا ہے تو مرتا نہیں' صرف نظروں سے چھپتا ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

خدانے آپ کو خاتم النبیین (آخری نبی) فرمایا۔ جو اس عقیدۂ ختم نبوت (آخری نبی ہونے) میں ہیرا پھیری کرے وہ مطلقاً کافر منکر قرآن ہے۔

جس سے چل کر نبوت اس پر رکی
مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام

میرے آقا علیہ السلام نے لا نبی بعدی فرما کر جھوٹے مدعیان نبوت کو کذاب و دجال قرار دیا۔ نبوت تو میرے آقا ﷺ پر بالاجماع امت ختم ہوگئی۔ اب تبلیغ دین کون کرے گا؟ فرمایا مجھ ہی سے چمک پانے والے اب میرے پردہ فرمانے کے بعد تارے چمکیں گے۔ مگر علماء صلحا اور اولیاء ہو کر' نبی نہیں ہوں گے۔

شمس نبوت نے پیاری زبان سے فرمایا۔ علمائے حق ہی انبیاء کے وارث ہیں اور فرمایا ''علماء امتی کا نبیا بنی اسرائیل'' جو کام خلاف عادت بطور معجزہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے سرانجام دیئے، وہ کام میری امت کے علماء سرانجام دیں گے۔ ان علماء ربانی میں اس کی نظیر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی صحیح تعبیر اور الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون کا صحیح مصداق' اولاد علی آل نبی سید شاہ تراب الحق قادری رضوی ہیں۔

فقیر نے بارہا آپ کی معیت بلکہ آپ کی قیادت وسیادت میں نشتر پارک کراچی اور باب الاسلام کے اہم مقامات میں تقاریر کی ہیں ماشاء اللہ آپ کے نورانی چہرے کو دیکھ کر خدایاد آتا ہے اور اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کا یہ شعر بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

فقیر ابوالرضا اللہ بخش نیئر......سعیدی نقشبندی مجددی چشتی
آستانہ عالیہ دربار معلیٰ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

مخدوم و محترم خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرشید احمد نوری رضوی علیہ الرحمہ (حیدر آباد، سندھ)
آپ علیہ الرحمہ کی زندگی کی آخری تحریر

رہبر شریعت، شیخ طریقت، واقف اسرار و رموز حقیقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری زید مجدہ و دامت فیوضوہم کے لئے میرے دل میں بڑی قدر اور احترام ہے۔ میں انہیں اپنے بزرگوں کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ میرے مرشد گرامی حضور قبلہ شیخی وسندی، مرشدی و مولائی مفتی اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان نوری قدس سرہ العزیز و رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور 1981ء مارچ میں جب ہماری حاضری بریلی شریف ہوئی تو حضرت قبلہ سید شاہ تراب الحق صاحب کا تذکرہ سنا اور بتایا گیا کہ حضور مفتی اعظم ہند آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرماتے رہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں، بہت بڑا اعزاز ہے۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب سے میری پہلی ملاقات غالباً 1976ء یا 1977ء میں اخوند مسجد کھارادر کراچی میں ہوئی۔ اس وقت سے سلسلہ تعلق و محبت فی اللہ آج تک مسلسل ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

حضرت قبلہ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ ایک بہترین عالم، سلجھے ہوئے خطیب، ماہر روحانی طبیب، محقق و مدقق مصنف، شعلہ بیان مقرر، اور ایک منجھے ہوئے منتظم ہیں۔ حق گوئی و بے باکی آپ کا شعار اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کے بے باک ترجمان ہیں۔ امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ سے گہری عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اسی لئے شب و روز مسلک اہل سنت کی خدمت کے لئے وقف کر رکھے ہیں۔

مجھے حضرت قبلہ شاہ صاحب کی تصانیف پڑھنے اور بارہا ان کے خطابات سننے کا موقع ملا ہے۔ دونوں میں حضرت شاہ صاحب اپنے موضوع پر سیر حاصل بحث فرماتے ہیں۔ اس موضوع سے متعلق دلائل کا انبار لگا دیتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ موصوف تصانیف میں بھی اور اپنے خطابات میں بھی بے مقصد گفتگو سے قطعاً اجتناب فرماتے ہیں اور گھنٹوں کی تقریر کو ایک گھنٹہ پون گھنٹہ کے خطاب میں سمیٹ کر سمندر کو کوزے میں بند فرما دیتے ہیں۔

حضرت مولانا علامہ شہزاد قادری ترابی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ایک مرد قلندر کی سیرت و افکار سے عوام الناس کو روشناس کرانے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے اور مزید خدمت دینی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الراقم

عبدالرشید احمد نوری

امیر جماعت اہل سنت حیدر آباد ڈویژن

نبیرۂ اعلیٰ حضرت نائب حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان بریلوی صاحب (بریلی شریف، ہندوستان)

مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری کی میرے دل میں بہت قدر ہے۔ میں قبلہ شاہ صاحب کو پیر طریقت رہبر شریعت' حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی حیات کے دور سے جانتا ہوں۔

آپ نہایت ہی مخلص محتاط اور بے باک شخصیت ہیں۔ مسلک اہلسنت المعروف مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے ترجمان ہیں اور پاکستان میں مسلک اعلیٰ حضرت کی پہچان ہیں۔ میں جب بھی پاکستان آتا ہوں اگر زیادہ مصروفیات نہ ہوں تو پہلا جمعہ شاہ صاحب کی مسجد میں پڑھاتا ہوں۔ شاہ صاحب سادات کرام میں سے ہیں۔ ان کی موجودگی میں مجھے نماز جمعہ پڑھانا زیب نہیں دیتا مگر حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے۔ شاہ صاحب کا یہ حکم ہوتا ہے کہ آپ نماز جمعہ کی امامت فرمائیں' اس لئے میں بطور حکم نماز جمعہ پڑھا دیتا ہوں۔

مجھے شاہ صاحب کی مسجد ''میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی'' سے بریلی شریف کی خوشبو آتی ہے۔ میں جب آپ کی مسجد میں آتا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں بریلی شریف میں ہوں۔ شاہ صاحب کی مسجد بریلی شریف ثانی ہے۔

آپ کی دینی خدمات کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور عوام اہلسنت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ شاہ صاحب کے ساتھ مل کر مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کریں۔ شاہ صاحب کا بھرپور ساتھ دیں۔ مسلک کے کاموں میں ان کی مدد کریں۔ میں شاہ صاحب پر بھرپور اعتماد کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دوام عطا فرمائے۔ آپ کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔ مسلک اہلسنت المعروف مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت جو آپ انجام دے رہے ہیں' اس کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین ثم آمین

نائب صدر الشریعہ محدث کبیر استاذ العلماء مفتی ابن مفتی حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ اعظمی رضوی صاحب (ہندوستان)

حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رضوی صاحب سے میری قلبی وابستگی ہے۔ ایسا کبھی نہ ہوا ہے نہ ہوگا کہ میں پاکستان آؤں اور شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری نہ دوں۔ آپ کی یہ محبت ہے کہ مجھے اپنی مسجد میں خطابت وامامت کا شرف بخشتے ہیں۔

آپ جب بھی مجھے دعوت دیتے ہیں' حاضر ہو جاتا ہوں۔ آپ کا کوئی حکم نہیں ڈالتا۔ آپ کے حکم کے آگے میری گردن جھک جاتی ہے۔ آپ سید بھی ہیں اور حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کے خلیفہ بھی ہیں۔ اچھی اور اعلیٰ نسبتوں سے آپ مالا مال ہیں۔

میں ایک عرصے سے آپ کی خدمات کا قدردان ہوں۔ میں شاہ صاحب کی کن خدمات کا ذکر کروں۔ ان کی دین ومسلک کے لئے بے شمار خدمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ شاہ صاحب کا وجود اہلسنت خصوصا اہلیان پاکستان کے لئے ایک نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ہندوستان کے ممتاز عالم دین استاذ العلماء
حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث شمس الہدیٰ مصباحی نوری صاحب
(شیخ الحدیث مبارکپور اشرفیہ ہندوستان)

امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری صاحب کا شمار اہلسنت کی بڑی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ جماعت اہلسنت کے بہت اہم آدمی ہیں۔ آپ کا تقریری انداز مجھے بہت پسند ہے۔ ہندوستان کے شہر ممبئی کا دیوبندی آپ کی آواز سے بہت ڈرتا ہے۔

آج کل ہمارے علماء اپنے شہر اور اپنی مسجد کو وقت نہیں دیتے جس کی وجہ سے ان کا شہر علاقہ اور مسجد ویران ہو کر رہ جاتی ہے مگر میں نے شاہ صاحب قبلہ میں یہ بات دیکھی کہ آپ اپنے شہر کراچی اور اپنی مسجد، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کو وقت دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ شہر کراچی کے بے تاج بادشاہ کہلاتے ہیں۔

آپ کی مسجد میں بھی آپ کی بدولت رونق ہوتی ہے۔ عوام اہلسنت خاص طور پر آپ کا وعظ سننے اور آپ سے ملاقات کی غرض سے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں آتے ہیں۔ الغرض کہ آپ کی بے شمار خدمات ہیں۔ میں آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ مسلمانان اہلسنت پر تادیر قائم و دائم فرمائے اور آپ کو صحت و سلامتی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

جگر گوشہ محدث اعظم ہند، غازی ملت حضرت علامہ مولانا سید محمد ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی مدظلہ (کچھوچھہ شریف، ہندوستان)

حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کا نام ہی پہچان اہلسنت ہے۔ میں بوتراب ہوں۔ یہ تراب الحق (حق کی مٹی) ہیں۔ آپ سراپا حق وصداقت ہیں۔ شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے۔

آپ سادات کرام کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کامل اور نیک سیرت آدمی ہیں۔ بغیر کسی مفاد کے مسلک اہلسنت کی خدمت کرنا آپ کا نصب العین ہے۔ آپ مستجاب الدعوات ہیں۔ آپ کی دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔ ابھی کچھ عرصہ قبل میری زوجہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ میری زوجہ کی مغفرت کے لئے شاہ صاحب سے ضرور دعا کروائیں گا۔ اگر شاہ صاحب نے میری زوجہ کی مغفرت کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے تو میرا یقین ہے کہ رب کریم میری زوجہ کی مغفرت فرما دے گا۔

میں شاہ صاحب کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ کی دینی خدمات سے بے حد متاثر ہوں۔ آپ ایک مخلص آدمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم، عمل نسب، عزت، تقویٰ، پرہیزگاری، خلوص، رعب و دبدبہ، عاجزی و انکساری اور قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شاد و آباد رکھے۔ صحت و عافیت عطا فرمائے اور ان کے ذریعہ فیضان امام احمد رضا جاری و ساری رکھے۔ آمین ثم آمین

سفیرِ رضا بقیۃ السلف حضرت علامہ مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی

محترم ومکرم حضرت مولانا محمد شہزاد قادری

السلام علیکم

آپ کا ماہنامہ تحفظ ہر ماہ باقاعدگی سے ملتا ہے اور آپ کے قلم وفکر سے محظوظ ہوتا ہوں۔ لاہور کے اکثر علماء کرام آپ کی تحریروں کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی دینی کوشش پر ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔

آپ نے بڑا اچھا کیا کہ اپنے پیرومرشد امیر جماعت اہلسنت کراچی حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری پر علمائے عصر کی تحریریں جمع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ واقعی میں گزشتہ تیس سال سے حضرت کا نیازمند ہوں اور ان کی دینی، اعتقادی اور مسلکی خدمات کا معترف ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر اپنی یادداشتوں پر مشتمل آپ کو مضمون لکھ کر بھیجوں۔ مگر میں ان دنوں علالت و ناتوانی کی وجہ سے لکھنے سے قاصر ہوں۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں انشاء اللہ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب پر ضرور لکھوں گا۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔ کسی زمانہ میں ''جہان رضا'' پر ایک کالم ''علماء کی یادیں'' چھپا کرتا تھا۔ ایک دوست نے ان تمام یادوں کو جمع کرکے مجالس علماء...... کتاب مرتب کردی۔ آپ بھی اس انداز کو اختیار فرمائیں۔ آپ کے قلم میں ادبی وعلمی حسن ہے۔

والسلام

اقبال احمد فاروقی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ جہان رضا



پیر طریقت حضرت پیر محمد نقیب الرحمٰن
(سجادہ نشین دربارِ عالیہ محمدیہ عیدگاہ شریف راولپنڈی)

حضرت پیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کا نہ صرف اہل پاکستان بلکہ عالم اسلام کی ان چیدہ چیدہ شخصیات میں شمار ہوتا ہے جن کی علمی، ادبی اور دینی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ جناب قبلہ شاہ صاحب اپنی ذات میں خود ایک انجمن ہیں اور ہمارا قابل قدر قومی سرمایہ ہیں۔ اظہار حق کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ ساتھ بڑی جرات، ہمت اور شجاعت کی خوبی سے نوازا ہے۔ آپ کی راست بازی اور انداز بیان آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ ثابت ہوگا۔ آپ ایک سچے عاشق رسول ﷺ اور ایک سچے محب وطن، شریعت اور طریقت کا اعلیٰ نمونہ اور جماعت اہل سنت کے ہراول دستے کے سالار اعلیٰ ہیں۔

جناب قبلہ پیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جن میں ایک کتاب امام اعظم جو کہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اور خدمات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 600 منتخب احادیث مبارکہ کو آپ نے ضیاء الحدیث کے نام سے جمع کیا ہے۔ 1985ء میں آپ کراچی سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اسمبلی اور اقتدار کے ایوانوں میں بھی جناب قبلہ شاہ تراب الحق صاحب کی راست بازی اور حق گوئی کا ہمیشہ چرچا رہا ہے۔ آپ کے خطابات اور تقاریر کو نہ صرف قومی بلکہ عالمی سطح پر بڑی اہمیت اور شوق سے سنا جاتا ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ تادیر ہم سب پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

فقیر محمد نقیب الرحمٰن

MAKTABA QADRIA مکتبہ قادریہ
Chowk Melad-e-Mustafa Circular Road, Grw.
Ph: 055-4237699 Mob: 0306-7617679 چوک میلاد مصطفےٰ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ

قرآن مجید سادہ۔ ترجمہ کنزالایمان۔ نورالایمان۔ ربیع الوردہ فی ترجمۃ قصیدۃ البُردہ
تفاسیر' احادیث' مدارس عربیہ کی نصابی وغیرنصابی وغیرہ کتب کا مرکز

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند، مفسر قرآن
حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد

فخر السادات ملک العلماء' رئیس التحریر والتقریر حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید تراب الحق شاہ صاحب بلاشبہ باغ سنیت کی بہار' قادر الکلام خطیب' صاحب تحقیق قلمکار' درد مسلک سے ہمہ وقت سرشار' انتہائی فعال و باکردار' مبلغ شریعت وطریقت' صاحب نظر وفکر' جبل استقامت' فیض مجسم' سفیر غوث ورضا' بہترین منتظم بے مثال امیر کاروان' علم وعرفان کا تلاطم خیز سمندر' خانوادۂ سادات کا شیر ببر' عصر حاضر کے علماء کی فہرست میں چمکتی دمکتی شخصیت کے حامل ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے تصدق آپ کا سایہ تا دیر اہلسنت کے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری



ساڑھے آٹھ سو کتابوں کے مصنف علامہ مفتی محمد حسن علی میلسی بریلوی رضوی

عزیزم مخلص محب محترم مدیر محتشم

مولانا محمد شہزاد صاحب ترابی قادری رضوی سلمہ...... ہدیہ سلام مسنون

دعوات صالحہ کثیرہ وافرہ کے بعد عرض ہے کہ جناب نے مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت نازش سنیت و رضویت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب قادری رضوی مصطفوی الحال اللہ عمرہ زید علمہ وعملہ کے متعلق فقیر بے توقیر کی حقیر آراء معلوم فرمائی ہیں۔ کیا عرض کروں ......آفتاب آمد دلیل آفتاب...... ماشاء اللہ بحمدہ تعالیٰ کراچی میں اہلسنت و مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ستون نہایت متحرک و فعال و موثر و مقر عظیم مبلغ اسلام و سنیت ہیں۔ اکابر و اسلاف کی یادگار اور فقیر کے زور باز و خالص مخلص ہادی مہدی سنی بریلوی ہیں' نہایت بیدار مغز وسیع النظر و معاملہ فہم ہیں۔ نہایت فراست و بصیرت و حکمت و تدبر سے کام لینے والے ہیں اور کیوں نہ ہوں سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم' جانشین و شہزادہ اعلیٰ حضرت قدس سرہما سے شرف بیعت و خلافت کے حامل اور حقیقی عاشق اعلیٰ حضرت فخر سنیت و رضویت علامہ قاری محمد مصلح الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ کی نظر فیض اثر کے تربیت یافتہ ہیں۔ ان کے علمی روحانی جانشین ان کی امانتوں کے امین ہیں۔ اگرچہ وہ فقیر کے استاد بھائی یا پیر بھائی نہیں لیکن فقیر کے دل میں اپنے استاذ بھائیوں اور برادران طریقت سے زیادہ آپ کی قدر و قیمت ہے۔ اصول و فروعات میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حق پر ہیں اور ایک عظیم سے عظیم شرف حضور پرنور غوث اعظم غوث الثقلین غوث الارض والسماء سیدنا سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں۔ تبلیغ سنیت کے ہر شعبہ میں مجاہدانہ' دلیرانہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پیشہ ور بزنس مین خطیب و مبلغ نہیں' سچی تڑپ اور خلوص دل و خلوص نیت سے خدمات دینیہ انجام دینے والے ہیں۔ اکثر علماء و احباب سے سنا ہے کہ ''جماعت اہلسنت' سید شاہ تراب الحق قادری کا نام ہے''

مولیٰ تعالیٰ حضرت مولانا موصوف سلمہ......کو سلامت با کرامت رکھے اور ان کے فیوض و برکات عالمگیر فرمائے۔ مذہب حق اہلسنت مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دائمی استقامت عطا فرمائے۔ آمین

ادنیٰ دعا گو

محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی' میلسی



استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب (مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور)

محترم ومکرم جناب محمد شہزاد قادری ترابی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی

آپ کا مکتوب دلنواز باصرہ افروز ہوا' جس میں آپ نے اپنے بلند مقصد کا اظہار فرمایا ہے کہ حضرت مولانا علامہ سید شاہ تراب الحق دامت برکاتہم کی حیات وخدمات اور آپ کے احوال وآثار پر کتاب مرتب کی جارہی ہے۔ یہ نہایت احسن قدم ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس سلسلہ میں کامیابی عطا فرمائے۔

حضرت شاہ صاحب مدظلہ کی ہر شعبہ دین ومسلک میں اتنی عظیم خدمات ہیں جن کا احاطہ کاردارد۔آپ کی مصروفیات کا جو عالم ہے اس سے آپ لوگ بخوبی آگاہ ہیں۔شب وروز مسلک حق کی آبیاری جس نہج پر حضرت شاہ صاحب فرمارہے ہیں۔ آج کے دور میں وہ بہت کم علماء کے حصہ میں آئی ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ اس طرف توجہ فرمائی امید ہے کہ اس کار خیر میں یقیناً کامیاب ہوں گے۔

میرا دل چاہتا ہے کہ آپ میرے سوال نامے کا جواب ارسال فرمائیں تاکہ تفصیلی مضمون حاضر کرسکوں۔

سوالنامہ

خاندانی پس منظر

نام مع ولدیت

پیدائش' مقام پیدائش

آغاز تعلیم

دینی اور عصری تعلیم

اساتذہ کرام

سند فراغت، دستار فضیلت کب حاصل ہوئی ؟

بیعت وارادت

ازدواجی زندگی

اولاد امجاد

ارشد تلامذہ

تصانیف ومقالات

حج وعمرہ وزیارت حضورﷺ

بیرونی تبلیغی دورے

سیاسی خدمات

مساجد ومدارس کی بنیاد وتعمیر

دیگر ضروری معلومات

حضرت شاہ صاحب مدظلہ کی خدمت اقدس میں سلام عرض گزار ہوں۔

باقی حالات لائق صد شکر ہے

والسلام

محمد منشاء تابش قصوری، مرید کے

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرونی لوہاری (دروازہ لاہور)

شیخ الحدیث مفتی اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالیٰ
مہتمم (دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد، سندھ)

عالم اسلام میں مشہور ومعروف، مبلغ حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ سے کون واقف نہ ہوگا۔ فقیر کی ان سے شناسائی اس وقت سے ہے جب فقیر دارالعلوم امجدیہ کراچی میں منتظم تھا۔ چونکہ حضرت کا نام بھی نادر ہے اور یہ نام بہت کم سننے یا پڑھنے میں آیا۔ اس لئے ذہن پر چھا گیا اور اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ایسا چھا گیا کہ آج تک اس حق کی حقانیت اپنے عروج پر ہے۔ حضرت مولانا شاہ تراب الحق صاحب سے فقیر کے کئی تعلق اور نسبتیں ہیں۔ سب سے عمدہ نسبت، یہ کہ حضرت استاذی المکرّم مولانا علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمتہ اللہ علیہ، فقیر کا سب مصدر فیض میں اور شاہ صاحب کا بھی۔ 1970ء سے آج تک اس تعلق میں کہیں سے بھی کوئی شکن نہیں ہوئی۔ آج دنیائے سنیت میں شاہ صاحب کا نام حق کی پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں جرات، ہمت اور استقامت بھردی ہے۔ آپ نے کبھی بھی باطل کے سامنے، نہ صرف یہ کہ سر کو نہ جھکایا بلکہ باطل کو سر اٹھانے نہ دیا اور ارباب اقتدار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی ہے۔

سیاسی میدان، یا مذہبی، روحانی محفل ہو یا علمی، شاہ صاحب ہر جگہ ممتاز ہوتے ہیں۔ اور جہاں بہت سے علماء اپنی بات آگے نہیں بڑھا پاتے، وہاں علامہ شاہ تراب الحق علمائے حق کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں...... وہ نہایت سادہ انداز میں، جو اپنے داؤ پیچ سے باطل کو پچھاڑ دیتے ہیں...... شاہ صاحب نے کئی کتب بھی حالات کی مناسبت سے تصنیف فرمائی ہیں جو ہر لحاظ سے مکمل اور مدلل ہیں۔

ان کی ذات، معاصرین نوجوان علماء کے لئے ایک نمونہ ہے۔ وہ نہایت صائب الرائے اور قوت فیصلہ کے شہ سوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز عطا فرمائی، وہ پیارے حبیب ﷺ کی مدح سرائی میں ہر جگہ خوب گونجتی ہے۔ ان کا مخصوص انداز خطاب، سامع کو گرویدہ بنالیتا ہے۔ فقیر نے بارہا دارالعلوم احسن البرکات کے جلسوں میں، حضرت کو زحمت دی ہے اور حضرت نے ہمیشہ کرم فرمایا۔ یہ چند کلمات ہی قلم سے اس وقت نکل سکے ہیں، ورنہ ان کی خدمات پر پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ ان کی خطابت کے جوہر کے تو پرائے بھی معترف ہیں۔

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی سلمہ کا اصرار تھا کہ چند سطور ضرور لکھوں۔ تو یہ چند سطور خاص ہیں ورنہ فقیر کو لکھنا تو نہیں آتا۔ بڑوں سے سن کر نقل کرنا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر اہلسنت پر قائم رکھے۔ آمین

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی

یکم محرم الحرام 1431، 19 دسمبر 2009ء

سید محمد عظمت علی نوری
دفتر ریسرچ اینڈ رجسٹریشن آفیسر
محکمہ اوقاف حکومت سندھ، جامع مسجد آرام باغ کراچی
موبائل نمبر: 0300-3015142

شیخ الحدیث مفتی اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد عظمت علی نوری
(نائب مفتی دارالعلوم، احسن البرکات، حیدرآباد، سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کا شمار ملک کے عظیم سیاسی و مذہبی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ کی خدمات ڈھکی چھپی نہیں۔ ایک طویل عرصہ آپ نے جماعت اہلسنت کو قائم رکھا جبکہ ملک کے طول وعرض میں اس کا نام گمنام ہوگیا تھا۔ اور بعد ازاں جماعت اہلسنت کی نشاۃ ثانیہ میں بھی بھرپور کارروائی اور محنت کی اور آج کل کراچی میں جماعت اہلسنت کے سربراہان میں آپ کا نام پیش پیش ہے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف سنی جماعتوں اور تنظیموں کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ موجودہ علماء کے درمیان دینی تصلب اور استقامت میں آپ کا نام سب سے اوپر ہے۔ اور یہ آپ کی شان ہے مسلک حق اہلسنت کے اکابرین علماء کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے آج بھی دوران نماز لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں فرماتے۔ آپ کے دم خم سے سنیوں میں ایک روشنی اور ہمت ہے۔ عمر عزیز کافی ہوجانے کے باعث بھی ہمہ وقت دینی خدمات کے لئے تیار ہیں اور اکثر و بیشتر تبلیغی دوروں میں مصروف رہتے ہیں۔ حضور سیدی وسندی شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند رحمتہ اللہ علیہ کے افکار واعمال کی آپ کی شخصیت میں جھلک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا دیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین وصلی اللہ علی حبیب سیدنا ومولانا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین

والسلام
از سید محمد عظمت علی نوری
ریسرچ رجسٹریشن آفیسر اوقاف کراچی

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل ضیائی رضوی صاحب مدظلہ العالی
(شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی)

میں پیر طریقت حضرت علامہ مولانا استاذی المکرّم قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کو 53-1952ء سے جانتا تھا' نماز جمعہ وتراویح پڑھنے کی سعادت حاصل رہی لیکن قبلہ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کو غالباً 1970ء کے الیکشن سے جاننے لگا۔ مجھے خود حیرت ہے کہ میں قبلہ قاری صاحب علیہ الرحمہ سے بہت قریب ہونے کے باوجود قبلہ شاہ صاحب کو نہ جان سکا۔

1970ء کے بعد کہیں نہ کہیں ملاقات ہوجاتی' قبلہ قاری صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد قبلہ شاہ صاحب دارالعلوم امجدیہ کے ٹرسٹی کے ممبر ہونے کے بعد زیادہ ملاقات ہوتی رہی' کچھ عرصہ دارالعلوم امجدیہ کی نظامت کے فرائض بھی انجام دیئے اور ایک عرصہ دراز دارالعلوم امجدیہ میں بیٹھ کر خدمات انجام دیتے رہے اور آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم لگا رہتا۔ مسائل کا انبار لگا رہتا۔ صبح سے شام اور رات گئے تک لوگوں کے مسائل کے حل کی سعی میں لگے رہتے۔ سارے جہاں کا درد وغم لے کر اٹھتے اور دن بھر اسی میں کوشاں رہتے' قبلہ شاہ صاحب کی مصروفیت دیکھ کر میں خود پریشان ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام انسان ایک جیسے نہیں بنائے' ایک عربی شاعر نے کہا ہے۔

والناس مبتنبیان محمود البنایا اودمیم

یعنی لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محمود یعنی بناوٹ ہی اچھے کام کے لئے ہو دوسری قسم جن سے خیر کی امید ہی نہ ہو' وہ قسم دمیم ہے یعنی مذموم

قبلہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی دینی خدمات بہت ہیں لیکن آپ سیاست سے دور رہا کرتے تھے۔ قبلہ شاہ صاحب نے تمام خدمات کے میدان میں خواہ وہ دینی ہو' یا سیاسی ہو یا سماجی ہو' ایک اعلیٰ نام پیدا کیا اور حقیقت میں رضائے الٰہی کے ساتھ جو بھی خدمت کی جائے' چاہے دینی ہو' یا سماجی ہو' یا سیاسی ہو' سب دین ہی کی خدمت اور عبادت الٰہی کہلائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندوں میں متوکلین ہوتے ہیں جن کا مشن صرف خدمت اور خدمت' اس کے علاوہ نہ دنیا کی ہوس' نہ اپنے لئے کچھ کرنے کی فکر' دن رات مشین کی طرح لوگوں کے مسائل میں گھرا رہنا' شاید ان کو اسی میں لطف آتا ہے' چاہے صبح ہو یا رات' میں جب بھی شاہ صاحب سے ملا' انہیں ہشاش بشاش پایا اور مسکراتے ہوئے آنے والوں سے ملتا پایا' شاید بلکہ یقیناً اس

حدیث پر عمل اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے آسان کر دیا ہے' حدیث شریف میں ہے۔

لاتحتقرن من المعروف شیئا ولوان تلقیٰ اخاك بوجه طلبق

یعنی نیکی کو حقیر مت جانو اگر چہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات ہی کیوں نہ ہو۔

شاہ صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں جن کو میں گنوا نہیں سکتا۔ تقریری میدان میں آپ کا کوئی ثانی نہیں' جس موضوع پر آپ چاہیں فی البدیع تقریر ان سے سن سکتے ہیں' بعض لیکچرار خاص مضمون کے ٹیچر ہوتے ہیں لیکن ان اسپیشلسٹ کے مقابل شاہ صاحب کو بولنے کے لئے کوئی بھی عنوان دے دیں تو آپ بھول جائیں گے کہ دونوں میں اسپیشلسٹ کون ہے؟ اسپیشلسٹ شاہ صاحب قبلہ کے مقابل اپنے آپ کو ہکا بکا پائے گا۔

شاہ صاحب کے بارے میں کبھی بھی کسی سے نہیں سنا ہوگا کہ آپ نے کسی تقریر یا نکاح کے پیسے طلب کئے ہوں' ایسے لوگ اس دور میں کہاں ملیں گے' ایسے لوگوں کا وجود مخلوق کے لئے باعث خیر و برکت ہی نہیں بلکہ دافع مصائب بھی ہے۔

میں نے جو کچھ لکھا ہے' یہ بالمشاہدہ ہے اس میں مبالغہ نہیں بلکہ مشتے از خروارہ ہے۔ یعنی ڈھیر میں سے ایک مشت لکھی ہے پرانے لوگوں میں مروت اور رکھ رکھاؤ بہت پایا جاتا تھا لیکن اب ناپید ہوجاتا جارہا ہے کہ لوگ آنکھیں پھیر لیتے ہیں' لمبی مدت کے ساتھ اجنبی بن جاتے ہیں۔ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے جانتے ہی نہیں بلکہ قبلہ شاہ صاحب کو آپ کبھی کسی کے ساتھ ایسا نہیں پائیں گے جس سے ایک بار تعارف ہوگیا۔ ملاقات ہوگئی' شاہ صاحب کو اس معاملہ میں آپ بے مروت نہیں پائیں گے' نہ بھولنے والا پائیں گے۔ سب سے بڑا وصف سید سادات ہیں یہ وصف ذاتی ہے' علم وغیرہ حصولی عارضی وصف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ شاہ صاحب میں وصف ذاتی کے علاوہ کئی وصف جمع کر دیئے ہیں۔ لہذا صد تعظیم و تکریم ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ آپ کا سایہ عاطفت تادیر مع صحت و سلامتی قائم رہے اور آپ کی اولاد در اولاد کو آفات سے محفوظ رہے۔ آمین ثم آمین

یک از سگ سادات اسماعیل ضیائی

امیدوار سفارش محشر

10 جمادی الاولیٰ 1431ھ

بمطابق 18 اپریل 2010ء

مفتی اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی سید اکبر الحق شاہ صاحب رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم……نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم،اما بعد

حضرات گرامی آج ہم جس شخصیت کو پڑھنے جارہے ہیں وہ وقت کی ایسی نابغہ روزگار ہستی ہے جو کسی تعارف کی محتاج ہیں۔مگر ان کی عظمت کو بیان کرنا یقیناً دنیاو آخرت کی سعادت مندی ہے۔

اس ہستی کو میدان خطابت کا شہسوار کہا جاتا ہے، وہ شاہ باز خطابت ان کی خطابت میں سحران کی خطابت میں بے با کی ہے ان کی خطابت مسلک کی کامل ترجمانی ہے وغیرہ خطابت ہے ان گنت اوصاف وکمال رکھتے ہیں۔

آپ کئی سلاسل میں اجازت وخلافت کے حامل ہیں مگر بالخصوص جن نفوس قدسیہ سے آپ نے فیض پایا وہ یہ ہیں۔مفتی اعظم عالم اسلام شہزادہ امام اہلسنت محمد مصطفیٰ رضا خان قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ العرب والعجم قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ، اپنے خالو جان حافظ وقاری حضرت علامہ مصلح الدین صدیقی قادری رضوی رحمتہ اللہ۔

آپ نے سیاسی میدان میں قدم رکھا اور ایک مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر بنے اور بھاری تعداد میں عوام اہلسنت کے ووٹ حاصل کئے، پہلا دور بھٹو کا تھا۔اس وقت دیگر کارناموں کے ساتھ آپ نے احمدی فرقہ کا پردہ چاک کیا،اس کے عزائم سے آگاہ کر کے اسے غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کران کو قادیانی نام دیا۔آپ نے یہ سب علماء کرام کی معیت میں کیا۔دوسرا دور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا تھا، گوکہ صدر صاحب ایک مدبر آدمی تھے مگر حضرت قبلہ شاہ صاحب کبھی ان سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ اپنے مسلک حق کی ترجمانی کا فریضہ اس شان سے ادا کیا کہ مثال بن گیا اور اخبارات میں تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

مساجد اہلسنت پر قبضہ کا دور آ گیا تھا،ایک بہت بڑی اور گھناؤنی سازش شروع ہوگئی تھی۔کہیں روافض قبضہ کر رہے تھے اور کہیں دیابنہ ووہابیہ قابض ہورہے تھے۔حضرت قبلہ شاہ صاحب نے اپنے مرکز کھوڑی گارڈن سے اس سلسلے میں اہم کارنامے انجام دیئے پھر مسلکی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے دارالعلوم امجدیہ کی آپ رونق بن گئے اور وہاں بیٹھ کر اہل سنت کے مسائل کو اپنے ذاتی کوششوں سے حل کرنا شروع کیا حتی کہ آج سنّیت مطمئن ہے۔

جماعت اہلسنت پاکستان جس کی داغ بیل حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ نے ڈالی،اس پر ایک وقت ایسا نامساعد آیا کہ ………سو حضور قبلہ شاہ صاحب نے اسے بھی از سر نو منظم کیا اور یک گونہ استحکام عطا فرمایا۔اب وہ شجر با قاعدہ برگ وبار دیتا ہے۔اس کے علاوہ آپ نے کبھی بھی کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا۔چاہے وہ سوال کسی نوعیت کا ہو،اس میں اہلسنت کی چھوٹی بڑی بہت ساری تنظیمیں شامل ہیں۔البرکۃ مع اکابرکم (حدیث) پاک ہے یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے کی آپ جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت کے کارنامے اور اوصاف ضبط تحریر میں کما حقہ لانا فقیر کے لئے ناممکن ہے۔بس دعا ہے کہ اللہ عزوجل حضرت کو عمر خضر عطا فرمائے اور صحت وسلامتی وعافیت کلی عطا کر کے جملہ اہل سنت پہ ساری رکھے۔آمین

بقلم خود خادم جامعہ نعمانیہ رضویہ کھوکھراپار ملیر
محمد اکبر الحق

استاذ العلماء فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رفیق عباسی صاحب مدظلہ العالی

(مفتی ومدرس دار العلوم امجدیہ کراچی)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے وہ محبوب بندے جنہیں اس کائنات میں خصوصی عزت وعظمت، شہرت اور مقبولیت نصیب ہوتی ہے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص قرب سے نواز رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ جن عظیم رجال دین سے احیاء وتجدید دین کا کام لے رہا ہے، وہ عظیم رجال دین جنھوں نے ملت اسلامیہ کی عروق مردہ میں نئی روح پھونکی، ان میں ایک نمایاں نام حضرت سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کا بھی ہے۔ آپ کی تقریر وتحریر علمی، فکری ذکاوت جودت طبع اور وسعت مطالعہ کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ انداز بیان نہایت سلجھا ہوا، کلام میں پختگی، لطافت اور بسا اوقات ظرافت کی چاشنی پائی جاتی ہے جو سامعین کے لئے نہایت ہی دلچسپ ہوتی ہے اور نفس مسئلہ بھی اچھی طرح ذہن نشین ہوجاتا ہے۔ مزید براں آپ کی آواز کی گھن گرج سامعین کو مسحور کردیتی ہے۔ ان خوبیوں کے باعث اہل علم، عوام وخواص میں آپ بے حد مقبول ہیں اور ان ہی خصوصیات کے باعث آپ کا دائرہ تبلیغ وسیع وعریض ہوتا چلا جارہا ہے۔ اندرون وبیرون ملک میں آپ کی شاندار علمی فکری تقاریر سے لوگ محظوظ ہورہے ہیں اور مقبولیت کا شرف عظیم بھی آپ کو حاصل ہے۔ قبلہ شاہ صاحب کی دینی، ملکی وملی، مذہبی علمی، فکری، نظریاتی، سیاسی خدمات پر جتنا بھی اظہار مسرت کیا جائے وہ کم ہے۔

ہر دور میں تاریخ کے سینے پر چند نام ایسے ضرور نمایاں رہتے ہیں جو لاکھوں، کروڑوں افراد میں معروف ومقبول ہوتے ہیں جو بیکراں عظمتوں کے مالک اور بے بہا صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں، جن کی زندگیاں لازوال قربانیوں سے عبارت ہوتی ہیں۔ جو تحریر وتقریر کے ذریعے دین ومذہب، ملک وملت کے لئے بیش بہا خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ یہی لوگ مینارۂ نور کا درجہ رکھتے ہیں اور یہی تاریخ ساز افراد ہمارے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔ یہی بندے خدا کا انعام واکرام اور اس کا احسان ہوتے ہیں۔ اکابرین امت اور مذہبی رہنماؤں کے تذکرے اور سوانح مذہبی وملی خدمات، اعلیٰ کردار، علم وعمل والی زندگی ہر دور میں انتہائی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ ان اکابرین کی حیات وخدمات آئینہ کی مانند صاف وشفاف ہوتی ہے۔ دیکھنے والے، پڑھنے والے اور سننے والوں کے افعال وکردار، قلوب واذہان خیال وفکر کی تطہیر کا باعث بنتی ہے۔ کسی بھی ملک وقوم کی تعمیر وترقی کے لئے ان اکابرین کی حیات مبارکہ مشعل راہ ہوتی ہیں۔ تاریخ ہماری روایات کا اہم حصہ ہے۔ ان کی زندگیاں مینارہ نور ہیں اور ان کی کوشش وسعی اور جدوجہد آنے والی نسلوں کے لئے رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلا مبالغہ ایسے ہی ممتاز ومنفرد شخصیات میں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ بھی شامل ہیں۔ تصوف وطریقت اور شریعت مصطفوی کی تبلیغ وترویج واشاعت اور تجدید واحیاء کے لئے خود کو شب وروز وقف کر رکھا ہے۔ موجودہ دور میں علماء مبلغین میں اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ مذہب اہلسنت وجماعت اور مسلک رضویت کی صحیح خطوط پر موثر اور دلنشین پیرائے میں ترجمانی اور خوش بیانی قبلہ شاہ صاحب کا طرہ امتیاز ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ دین کے لئے ان کی مسلسل اور پیہم جدوجہد اور بے پناہ مقبولیت کی بناء پر بدمذہب، لامذہب حیران پریشان رہتے ہیں اور باطل کے ایوانوں

میں زلزلہ برپا رہتا ہے۔ جماعت اہلسنت کا پلیٹ فارم ہو،تحریک ختم نبوت میں قربانیوں کا مرحلہ ہو،تحریک نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مسئلہ ہو، مسلک اہل سنت کے احیاء کی بات ہو، دین وملت کی خدمت کی سعادت ہو، مساجد کے معاملات ہوں یا مدارس کے مساجد کی کمیٹیوں کا نزاعی مسئلہ ہو یا اہل سنت کے انفرادی یا اجتماعی مسائل ہوں الغرض دین ہو یا دانش، معاش ہو یا اقتصاد، مسئلہ تہذیبی ہو یا سماجی ہر پہلو پر آپ کی گہری نظر ہوتی ہے اوران تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے قبلہ شاہ صاحب ہر پلیٹ فارم، ہر مرحلے، ہر لمحے، ہر خدمت اور ہر کوشش میں پیش پیش نظر آتے ہیں اور قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔قبلہ شاہ صاحب، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ اور مفتی اعظم پاکستان مفتی وقارالدین قادری علیہ الرحمہ اور علامہ حافظ قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ سے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ، اصلاح یافتہ اور فیض یافتہ ہیں اور عصر حاضران، بزرگان دین کے فیضان کے امین ہیں۔

قبلہ شاہ صاحب کا انداز گفتگو شائستہ،نشست وبرخاست میں وقار ومتانت،حق وبے باکی،فروتنی وخاکساری،احترام علماء،تعظیم مشائخ، فیاضی وغرباپروری، حلم وبردباری، پاکیزہ کردار،عمل کی حامل شخصیت، وسیع النظر، بلند خیال، صاحب فکرونظر، صاحب الرائے، غضب کا حافظہ، سینکڑوں علماء ومشائخ کے حالات وواقعات وکرامات، نوک زبان، خوش اخلاق، خوش لباس، مہمان نواز ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے وطفیل قبلہ شاہ صاحب کی تبلیغی، تالیفی وتصنیفی ودیگر خدمات کوشرف قبولیت عطا فرمائے اور آپ کو حاسدین کے حسد، دشمنان دین کے شر سے محفوظ و مامون فرما کر مزید دین متین کی خدمت کے لئے صحت وعافیت کے ساتھ تادیر باعزت وکرامت زندہ وسلامت رکھے(آمین بجاہ سید المرسلین)

محمد رفیق عباسی
مدرس دارالعلوم امجدیہ کراچی
امام وخطیب میمن جامع مسجد(پہاڑی والی)
نزد نیشنل کالج، شہید ملت روڈ، کراچی

ابوامجد صوفی رضا محمد عباسی قادری

امام وخطیب جامع مسجد

مصری شاہ تلاؤ نمبر 3 مکھی باغ حیدرآباد، سندھ۔

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم' امابعد

عزیز القدر حضرت مولانا محمد شہزاد قادری ترابی سلمہ ربی القوی العزیز

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' مزاج گرامی

یاد آوری کا بہت شکریہ

فخر سادات پیر طریقت شہباز خطابت مرد حق حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ صدر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی محتاجِ تعارف نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب قبلہ کو علماء و مشائخ اہلسنت وعوام اہلسنت میں بہت بڑی مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ یہ سب حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کی دینی خدمات اخلاص وللّٰہیت کی دلیل ہے۔ آپ نے اپنی ذات کو دین اسلام مسلک حق اہلسنت وجماعت کے لئے دن رات وقف کر رکھا ہے۔ حضرت شاہ صاحب بیک وقت عظیم مبلغ مایہ ناز خطیب پیر طریقت اور کئی دینی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں مفتی اعظم عالم اسلام شہزادہ امام اہلسنت حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا خان نوری قادری رحمتہ اللہ علیہ سے شرف بیعت اور خلافت بھی حاصل ہے اور پیر طریقت حضرت مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل ہے۔ حضرت شاہ صاحب ان کے بھی جانشین ہیں۔

حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے سیاسی بصیرت سے نوازا ہے۔ حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب نے 1985ء کے غیر جماعتی الیکشن میں حصہ لیا اور کراچی سے قومی اسمبلی کی سیٹ جیت کر کامیابی حاصل فرمائی۔ حضرت شاہ صاحب کی سیاسی' ملی ومسلکی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جب بھی ملک میں کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو حضرت شاہ صاحب بروقت آواز حق بلند فرماتے ہوئے قوم کی صحیح رہنمائی کرتے ہیں۔ بالخصوص مسلک حق اہلسنت وجماعت کی خوب ترجمانی کرتے ہیں۔ آج کل حضرت علامہ شاہ تراب الحق صاحب نے اپنے آپ کو جماعت اہلسنت پاکستان کے لئے اور اپنے مریدوں کی اصلاح کے لئے دن رات مصروف عمل کر رکھا ہے۔ دعا ہے کہ مولائے کریم نبی کریم ﷺ کے طفیل شاہ صاحب کے علم وعمل اور عمر میں مزید برکت عطا فرمائے آمین

فقیر رضا محمد عباسی قادری

Mufti Mohammad Aslam Naeemi
Guest Of Khilafat Anjuman (Masjid)
Crommelinsstraat 46 Paramaribo - Suriname
South America.
Telefoon: (00597) 479113
Fax: (00597) 410933
E-mail: aslamnaeemi@hotmail.com
aslamnaeemi@yahoo.com
Date:

حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری اہل سنن کے مقتدر و معتمد عالم دین' اور عالمی مبلغ شعلہ بیان خطیب اور سرمایہ افتخار ہیں' ان کی صلاحیتوں سے اہل سنت اکثر مستفیض و مستفید ہوتے ہیں' اسلم نعیمی

خطیب اعظم مبلغ اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری سے میری شناسائی اس وقت سے ہے جب میں 15 سال کا تھا اور دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر میں مبتدی تھا۔ شاہ صاحب کے دیرینہ رفیق سلطان خان مرحوم جوتے والے تھے جن کے پاس قبلہ شاہ صاحب KPT کی ملازمت سے فراغت کے بعد ملیر کبھی کبھی تشریف لاتے تھے۔ سلطان صاحب مرحوم بڑے ذہین اور حاضر جواب تھے، وہابیوں اور بدعقیدہ لوگوں کے خلاف بڑی بحث کرتے تھے۔ پہلی ملاقات ان کے پاس ہوئی تھی۔ اور شاہ صاحب مولانا نسیم احمد قادری کورنگی کے نام سے شہرت پا رہے تھے۔ اسی زمانہ میں دیوبندی عالم فاضل دارالعلوم کراچی سے مناظرہ میں فتح پائی تھی اور مقبولیت خاص حاصل کی تھی۔ 1976ء میں جماعت اہلسنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ تھے۔ مجھے ان کی سرپرستی میں مدارس اہلسنت کا نگراں مقرر کیا گیا تھا۔ علامہ صاحب خوش اخلاق' صاحب کردار' فہیم نویسی ذہین وفتین زیرک انسان ہیں۔ وہ اہلسنت کے مسائل کو بہت ہی باریک بینی سے دیکھتے اور اچھی فہم و فراست سے سلجھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ مجھے اکثر زعماء علماء کی محافل و مجالس میں خصوصاً وزرائے اعلیٰ' و گورنر سندھ کی میٹنگز میں شرکت کا موقع ملا وہ اپنی تقریر پر مغز سے محفل کو جیت لیتے ہیں اور تمامی مکاتب فکر کے علماء یہی کہتے نظر آتے ہیں کہ ہمارا موقف بھی بس یہی ہے جو شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ میری بچپن سے ہی ان کے ساتھ رفاقت ہے۔ وہ علمی فکری اور تنظیمی سوچ کے مالک ہیں اور اہلسنت کے مفاد کی سوچ رکھتے ہیں۔ وہ اپنی جوش خطابت سے ہزاروں کے دل جیت لیتے ہیں۔ وہ اپنی خطابت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ شاہ صاحب پیر طریقت اور حضرت استاذ محترم علامہ پیر قاری مصلح الدین کے جانشین کامل ہیں اور شریعت و طریقت کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ وہ کونسلر ہوں یا تعلیمی بلدیہ کمیٹی کے چیئرمین ہوں' یا رکن قومی اسمبلی' ہر دور میں سدا بہار خوش مزاج مرنجم مرنجان طبیعت اور بذلہ سنجی ان کی خصوصیت ہے اور پہلی ملاقات میں ہی عوام الناس کا دل جیت لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سرمایہ اہلسنت ہیں۔ اب صرف چند تبرکات شخصیات ہمارے پاس ہیں۔ ان کے بعد کوئی نہیں جو اکابرین علماء و مشائخ دنیا سے چلے گئے ان کا کوئی متبادل نہیں۔ اس لئے ان بزرگوں کی قدر کی جائے۔ خدا کرے شاہ صاحب کا جوش خطابت اور جوش تحریر اور تنظیمی صلاحیت اور زیادہ ہو۔ اور اخلاق کی بلندیاں اور بھی زیادہ ہوں۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ التحیۃ والتسلیم

دعا گو خاکسار' اسلم نعیمی

یکم اکتوبر 2009ء

Syed Mohammad Ashraf Jilani

تاریخ 11-11-2009

محبی ومخلصی جناب مولانا شہزاد ترابی اشرفی زاداللہ عرفانہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ یہ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ اپنے پیرومرشد حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کی حیات و تعلیمات پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اکابرین کے کارناموں کو تحریر میں لانا اور ان سے عوام وخواص کو روشناس کرانا بہترین کام ہے۔ آپ کے اندر ماشاء اللہ یہ صلاحیت ہے اور آپ بڑی خوش اسلوبی سے یہ کام کر سکتے ہیں۔ راقم کی مصروفیات کا آپ کو علم ہے۔ درگاہ شریف کے معمولات، ماہنامہ الاشرف، سمنانی فاؤنڈیشن اسکول، جامع مسجد غوثیہ کی خطابت، درس قرآن اور اس کے علاوہ ملکی وغیر ملکی تبلیغی دورے یہ تمام امور اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ مزید کچھ کرنے کے لئے وقت نکالا جائے لیکن آپ نے ایسی عظیم شخصیت پر لکھنے کے لئے کہا کہ فقیر انکار نہیں کرسکا اور جب لکھنے بیٹھا تو لکھتا ہی چلا گیا۔ لکھنے کے دوران بہت سے عنوانات شاہ صاحب کی شخصیت کے حوالے سے ذہن میں آئے۔ وقت کی کمی کے باعث فقیر تو نہیں لکھ سکا لیکن آپ خود یا کوئی اور اگر ان عنوانات پر لکھے تو شاہ صاحب کی شخصیت نکھر کر سامنے آجائے گی۔ اس خط کے ساتھ وہ عنوانات تحریر کر رہا ہوں۔ یقیناً آپ کو اس سے مدد ملے گی۔

میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اس کام میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ

عنوانات

☆ مذہبی خدمات ☆ سیاسی خدمات ☆ تبلیغی خدمات ☆ ملکی وغیر ملکی دورے ☆ قبلہ شاہ صاحب اور مدارس کا قیام ☆ بحیثیت شیخ طریقت ☆ تاریخی موقعوں پر خطابات ☆ تاریخی کانفرنسوں میں شرکت ☆ شاہ صاحب اپنے معاصرین کی نظر میں ☆ بیعت وخلافت ☆ تصانیف ☆ حج بیت اللہ ☆ خطابت کی ابتدا کس سن میں ہوئی ☆ وہابیوں سے کوئی اہم مناظرہ یا مذاکرہ ☆ خلفاء ☆ اولاد ☆ اکابر علماء کے ساتھ کوئی یادگار سفر

خاکپائے مخدوم سمنانی

فقیر ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی کراچی

صاحب جرأت و بہادری حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ

ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد
فردوس کالونی، کراچی

یہ 1978ء کی بات ہے جب غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ نے ملتان میں سنی کانفرنس منعقد کی اور آپ کی دعوت پر پورے ملک کے علماء و مشائخ اہل سنت نے بھرپور انداز میں شرکت کر کے اس کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ راقم کے والد گرامی سیدی وسندی مرشدی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ بھی غزالی دوراں کی دعوت پر ملتان تشریف لے گئے، راقم الحروف اور میرے برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی زید مجدہ نے بھی والد محترم کے ہمراہ اس عظیم الشان سنی کانفرنس میں شرکت کی۔ ہم دونوں اس وقت کم سن تھے۔ راقم کی عمر 13 سال تھی۔ ہم والد محترم کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔ اگرچہ بچوں کو اسٹیج پر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اسی لئے جب انتظامیہ نے ہمیں روکا تو والد محترم نے فرمایا۔ یہ بچے میرے ساتھ ہیں۔ اس طرح دونوں بھائی اسٹیج پر پہنچ گئے۔ علمائے کرام کی تقاریر کا سلسلہ جاری تھا کہ اسی دوران ایک شخصیت کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ لمبا قد، سیاہ داڑھی، پرنور چہرہ، سفید پاجامہ، شیروانی اور سر پر سفید ٹوپی باوقار انداز میں مائیک پر تشریف لائے اور اپنی رعب دار آواز میں تقریر شروع کی۔ سب ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگے۔ تقریر مختصر لیکن جامع اور پرجوش تھی اور اس مختصر تقریر میں بھی عوام نے زبردست نعرے لگائے اور اسٹیج پر موجود علماء و مشائخ نے بھی داد تحسین دی۔ ہم ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ یہ کون صاحب ہیں کہ نظامت کے فرائض انجام دینے والے صاحب نے کہا یہ تھے مولانا شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی جو آپ کے سامنے پرجوش انداز میں خطاب فرما رہے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا جب راقم شاہ صاحب قبلہ کی شخصیت اور ان کے نام سے واقف ہوا۔ یہ شاہ صاحب کی جوانی کا دور تھا۔ دوسری مرتبہ حضرت علامہ ظہور الحسن درس رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شاہ صاحب قبلہ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ راقم کے والد گرامی حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ صدارت فرما رہے تھے اور اکابرین اہل سنت جن میں استاذ العلماء جانشین صدر الشریعہ حضرت علامہ عبدالمصطفے الازہری رحمۃ اللہ علیہ قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا یعقوب قادری (کیماڑی والے) اور علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ اور ان کے علاوہ دیگر علماء موجود تھے۔ اس موقع پر بھی شاہ صاحب قبلہ نے اپنے مخصوص انداز میں زبردست خطاب فرمایا جسے علماء اور عوام اہل سنت نے

بہت پسند کیا۔ ہم دونوں بھائی بچپن ہی سے والد محترم کے ساتھ ہر جلسے اور کانفرنس میں جایا کرتے تھے۔ اگر ہم دونوں میں سے کوئی ایک کسی جلسے میں جاتا اور وہاں شاہ صاحب کی تقریر ہوتی تو ہم ایک دوسرے کو یاد دلانے کے لئے کہتے کہ کل کے جلسے میں انہی عالم دین کی تقریر تھی' جنہوں نے ملتان سنی کانفرنس میں زبردست جوشیلی تقریر کی تھی۔

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کی شخصیت میں بے شمار خصوصیات ہیں۔ آپ پیر طریقت بھی ہیں اور رہنمائے شریعت بھی۔ جید عالم دین بھی ہیں اور بے مثل مقرر بھی' کتب کثیرہ کے مصنف بھی ہیں اور مولف بھی' لیکن چند اوصاف ایسے ہیں جن کی وجہ سے آپ دیگر علماء میں ممتاز نظر آتے ہیں اور ان میں سے ایک ہے آپ کی جرات و بے باکی' جس کا مشاہدہ راقم نے کئی مواقعوں پر کیا ہے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب حافظ محمد تقی شہید رحمتہ اللہ علیہ صوبائی وزیر مذہبی امور تھے اور وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی میر ترین صاحب تھے۔ حافظ تقی شہید نے کراچی کے میریٹ ہوٹل میں حج کے سلسلے میں ایک میٹنگ کی جس میں علماء و مشائخ کو مدعو کیا اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو دعوت دی گئی۔ والد صاحب قبلہ کے نام دعوت نامہ آیا لیکن ان کی طبیعت ناساز تھی' اس لئے انہوں نے فرمایا تم دونوں بھائی چلے جاؤ' چنانچہ ان کے حکم سے راقم اور برادر اصغر صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی زیدمجدہ میٹنگ میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیوبندیوں کے عالم مولانا آصف قاسمی اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھے۔ ہم دونوں ایک طرف بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد شیعوں کے مجتہد مولانا نصیر الاجتہادی آئے وہ دوسری جانب بیٹھ گئے۔ ان کے بعد مولانا اسعد تھانوی اور امجد تھانوی آئے پھر مولانا شاہدین اشرفی آئے' اسی طرح علمائے آتے رہے اور بیٹھتے رہے پھر حافظ تقی صاحب مرحوم حاجی میر ترین صاحب کے ساتھ آئے۔ سب سے آخر میں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی تشریف لائے۔ آپ کو دیکھتے ہی تمام علماء کھڑے ہوگئے۔ آپ نے بارعب انداز میں سب کو سلام کیا۔ اسٹیج کے سامنے کرسیوں کی پہلی قطار میں پہلی کرسی پر آصف قاسمی بیٹھے ہوئے تھے جیسے ہی شاہ صاحب کی نظران پر پڑی' آپ نے بلند آواز سے فرمایا ''ارے یہ وہابی یہاں بیٹھا ہوا ہے'' آصف قاسمی اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب سے ہاتھ ملایا۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ تم نے قاسم نانوتوی کو اعلیٰ حضرت کیوں لکھا۔ اعلیٰ حضرت صرف مولانا احمد رضا خاں ہیں۔ آپ نے تمام علماء کے سامنے اس طرح بے باک انداز میں کہا کہ وہ گھبرا گیا اور پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہنے لگا کہ ہاں بہت علماء نے مجھ سے کہا کہ تم نے کیوں لکھا شاہ صاحب نے پھر فرمایا دیکھو آئندہ ایسی حرکت نہیں کرنا۔ پھر سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ شاکر قاسمی نے تلاوت کی' ایک صاحب نے نعت پڑھی پھر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اجلاس حج سے متعلق تھا لیکن دوران گفتگو اسعد تھانوی نے تحریک پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابرین نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا' یہ سنتے ہی فوراً شاہ صاحب قبلہ نے بلند آواز سے فرمایا۔ یہ غلط بیانی کررہے ہیں۔ میں بتاؤں کہ ان کے اکابرین نے تحریک پاکستان میں کیا کردار ادا کیا۔ مولانا مفتی محمود نے تو یہ کہا تھا کہ خدا کا

شکر ہے کہ میں پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوا۔ یہ سن کر اسعد تھانوی اور امجد تھانوی سخت غصے میں آ گئے اور الٹی سیدھی بولنے لگے۔ لیکن شاہ صاحب نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت جرات و بے باکی سے ان کے کارناموں کو بیان کر دیا۔ اس دوران حافظ تقی صاحب کبھی ان کو اور کبھی شاہ صاحب کو خاموش کرانے کی کوشش کرتے رہے۔ اس دن راقم نے پہلی مرتبہ کسی سنی عالم دین کو وہابی علماء کے سامنے بے باکی کے ساتھ ان کے اکابرین کے کارناموں کو (جو پاکستان کے خلاف تھے) بیان کرتے ہوئے دیکھا۔ اپنے اسٹیج سے وہابیوں کے خلاف بولنا تو بہت آسان ہے لیکن وہابی علماء کے سامنے ان کے اکابرین کے خلاف بولنا یعنی حق بات کہنا یہ صرف مردِ حق علامہ شاہ تراب الحق ہی کا کام ہے۔

خانوادہ اشرفیہ سے تعلق

حضرت قبلہ شاہ صاحب کا ہمارے خانوادہ اشرفیہ سے بڑا گہرا تعلق ہے اور ایک ایسی روحانی نسبت ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہے گی، وہ روحانی تعلق یہ ہے کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب کے سسر حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت تھی، قطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت وخلافت تھی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت ہم شبیہ غوث الاعظم سید شاہ علی حسین اشرف الجیلانی المعروف اشرفی، میاں رحمۃ اللہ علیہ سے اشرفی میاں نے قطب مدینہ کو سلسلہ معمریہ منوریہ کی خلافت عطا فرمائی۔ اس طرح قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت بریلوی اور اشرفی میاں دونوں بزرگوں سے مختلف سلاسل طریقت کی خلافتیں حاصل کیں اور روحانی فیوض و برکات حاصل کر کے مجمع البحرین بن گئے۔ اس طرح قطب مدینہ کو بریلی اور کچھوچھہ دونوں مقدس خانوادوں کا فیض ملا اور پھر یہی فیض آپ نے خلافت کی صورت میں علمائے اہل سنت کو پہنچایا۔ یقیناً یہ فیض حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو ملا اور ان کے ذریعے قبلہ شاہ صاحب تک پہنچا۔ اس طرح خانوادہ اشرفیہ سے شاہ صاحب کی نسبت قائم ہو گئی۔ راقم کے والد گرامی اشرف المشائخ قدس سرہ سے قبلہ شاہ صاحب کو عقیدت ومحبت تھی۔ اسی طرح والد محترم بھی آپ سے محبت وشفقت فرماتے تھے۔ شاہ صاحب قبلہ بھی روحانی علاج کرتے ہیں اور والد صاحب تو اس سلسلے میں اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ اس لئے جب کبھی شاہ صاحب قبلہ کے پاس کوئی پیچیدہ مریض آتا یا جن وغیرہ کا مریض ہوتا تو آپ اسے فوراً والد محترم کی خدمت میں بھیج دیتے اور ساتھ ہی اپنا وزیٹنگ کارڈ بھی بھیجتے جس کے پیچھے اکثر یہ جملہ ہوتا کہ میں نے ان کا علاج کر دیا، اب آپ خصوصی توجہ فرمائیے۔ اس طرح کتنے ہی مریض آئے اور والد صاحب کی توجہ سے شفایاب ہوئے۔ شاہ صاحب کے وہ کارڈز آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ غرضیکہ ان دونوں حضرات میں بڑی محبت تھی اور قبلہ شاہ صاحب نے اس محبت اور تعلق کو آخر تک نبھایا۔ جب والد محترم علیل ہوئے اور انہیں پٹیل اسپتال میں داخل کیا گیا تو علماء اہل سنت میں سب سے پہلے شاہ صاحب قبلہ نے اسپتال جا کر عیادت کی۔ اس وقت والد صاحب کے پاس راقم میرے برادر اصغر صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی اور بھانجے صاحبزادہ

سید ذیشان اشرف جیلانی تھے۔شاہ صاحب قبلہ نماز فجر کے فورا بعد تشریف لائے۔والد صاحب سی سی یو میں تھے۔آکسیجن لگی ہوئی تھی۔جب ہم نے بتایا کہ شاہ تراب الحق صاحب تشریف لائے ہیں تو ان کا نام سنتے ہی والد صاحب اٹھ کر بیٹھے گئے چند باتیں کیں اور جب شاہ صاحب جانے لگے تو والد صاحب نے فرمایا۔اب میرے جانے کے دن قریب ہیں۔ان بچوں کا ضرور خیال رکھئے گا۔شاہ صاحب نے فرمایا۔حضرت آپ ایسی باتیں نہ کریں' اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ان بچوں کے اوپر اور ہم سب کے سروں پر قائم رکھے۔پھر آپ تشریف لے گئے۔والد محترم سے شاہ صاحب کی یہ آخری ملاقات تھی۔اس کے چند ماہ بعد والد صاحب کا وصال ہو گیا۔

مذہبی خدمات

حضرت قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی نے مسلک حق اہل سنت کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں جن کا احاطہ اس مضمون میں ممکن نہیں۔جماعت اہل سنت پر ایک ایسا وقت بھی آیا جب وہ انتشار کا شکار ہوگئی۔علماء ٹکڑوں میں بٹ گئے۔جماعت کے نام سے ملک کے کئی صوبوں میں جماعتیں وجود میں آ گئیں لیکن اس نازک دور میں بھی کراچی کی سطح پر شاہ صاحب قبلہ نے جماعت اہل سنت کو زندہ رکھا اور اہل سنت کے تمام معمولات ربیع الاول شریف میں جلسے جلوس ختم نبوت کانفرنس اور اس کے علاوہ دیگر اہم اجتماعات کو اسی طرح جاری وساری رکھا جب مخالفین نے اہل سنت کی مساجد پر قبضے شروع کئے تو قبلہ شاہ صاحب نے جماعت اہل سنت کی جانب سے اعلان کیا کہ اہل سنت کی تمام مساجد کے ٹرسٹ بنائے جائیں تا کہ ان پر اغیار قبضہ نہ کرسکیں اور اس سلسلے میں مساجد کی کمیٹیاں جماعت اہلسنت کے دفتر سے رابطہ کریں' وکیل ہم مہیا کریں گے اور بغیر کسی فیس اور پریشانی کے ٹرسٹ بنوادیں گے۔آپ کے اس اعلان کے نتیجے میں کثیر تعداد میں مساجد کے ٹرسٹ بنے اور اہل سنت کی مساجد وہابیوں کے قبضے سے محفوظ ہوگئیں۔آپ نے مسلک حق اہل سنت کی ترویج واشاعت کے لئے مدارس قائم کئے جو کراچی کی مختلف مساجد اور دیگر مقامات پر آپ کی سرپرستی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔آپ نے تحریر وتقریر کے ذریعے بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور اب تک اہم موضوعات پر آپ کی متعدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔

حرف آخر

حقیقت یہ ہے کہ شاہ صاحب قبلہ کی ہمہ صفت موصوف شخصیت پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔لیکن مضمون کی طوالت کے پیش نظر اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کی علمی دینی و روحانی اور تبلیغی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور صحت وتندرستی کے ساتھ ان کو عمر طویل عطا فرمائے۔ان کا سایہ عوام اہل سنت پر تادیر قائم ودائم فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

مقرر شعلہ بیاں ابوالبیان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسان قادری ضیائی

حامداومصلیا

محترم جناب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی صاحب امان اللہ عصرہ بالصحۃ والعافیۃ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بسلسلہ خطابت کراچی میں موجود نہ تھا۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ آپ کا ایک مکتوب گرامی موصول ہوا ہے جس میں علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی سے متعلق تاثرات طلب کئے گئے ہیں۔

میں خیر الکلام ماقل ودل کے تحت صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ شاہ صاحب کی شخصیت اسم بامسمّی ہے۔ یعنی تراب الحق...... اور عرصہ دراز سے حضرت کی احقاق حق وابطال باطل میں سعی نیز شب وروز بالخصوص تقریری وتنظیمی میدان میں اہلسنت کے لئے خدمات لائق صد تحسین ہیں۔ لہذا حدیث شریف ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ'' کے تحت ہم ان خدمات پر شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

والسلام

ابوالبیان محمد حسان قادری



صوفی باصفا پیر طریقت محترم المقام حضرت مولانا صوفی شاہ محمد کمال میاں جمیلی سلطانی صاحب زید مجدہ

سرزمین حیدرآباد دکن نہایت زرخیز اور مردم خیز ہے۔اسی طرح وہاں کے لوگ بھی اسی محبت واپنائیت کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں جو اس مٹی کا خمیر ہے۔ یہ لوگ ہر ایک سے محبت اور خلوص کا برتاؤ کرتے ہیں اور اہل اللہ سے خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں۔علم کے جویا اور اہل علم کے قدرداں ہوتے ہیں بلکہ حصول علم کے ساتھ ساتھ تقسیم علم کے بھی شائق ہوتے ہیں۔

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے بھی ریاست حیدرآباد دکن کی فضاؤں میں پہلی سانس لی پھر شمع علم کے پروانے بنے، نوعمری ہی میں پاکستان تشریف لائے اور اکابرین امت کے ساتھ قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کی جدوجہد میں شامل ہوگئے۔حصول و تقسیم علم کو ذریعہ بنایا کہ یہی قومی اصلاح و ترقی کی راہ ہے۔

کراچی کے گنجان علاقے کھارادر میں بود و باش اختیار کی۔علماء واولیاء کی صحبت اختیار کی کہ

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

گلاب کی پتیاں زمین پر گرتی ہیں تو وہ مٹی بھی گلاب کی خوشبو دینے لگتی ہے۔یہی بات یہاں بھی ہوئی کہ آپ کا شمار بھی اب وطن عزیز کے عظیم اور جلیل القدر علماء میں ہوتا ہے اور اسی طرح مشائخ میں بھی آپ کا ایک مقام ہے۔آپ کے ہزاروں محبّین ماشاء اللہ یورپ، افریقہ، امریکہ، مشرق وسطی، مشرق بعید غرض دنیا کے ہر ملک میں تبلیغ و ترویج دین اور مریدین غیر مسلموں کو ظلمت کفر سے نور اسلام کی طرف لا رہے ہیں اور ان کے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے ذریعہ روحانیت کے چراغ روشن کر رہے ہیں۔

اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جہاں جہاں زمین (مٹی) ہے وہاں وہاں ترابی بھی ہیں اور خود شاہ صاحب ہر سال تمام ممالک کا تبلیغی دورہ کر کے سلسلہ کو منظّم فرماتے رہتے ہیں۔

آپ حضور سلطان الصوفیاء حضرت شاہ محمد سلطان میاں شیر سبحانی الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بے حد متاثر تھے اور بصد عقیدت تشریف لاتے رہتے تھے۔ جب میرے والد ماجد حضور جمیل الصوفیاء رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر میں کراچی پہنچا تو یہاں میری شادی کردی گئی۔ اب میرے لئے پاکستان کی شہریت کا حصول لازمی ٹھہرا جو ذرا دشوار تھا۔ والد صاحب قبلہ نے شاہ صاحب کو یہ ذمہ داری سونپی اور آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے مجھے پاکستانی شہریت دلوائی۔ اس کے لئے خود آپ کو اسلام آباد بھی جانا پڑا۔ تب سے آج تک شاہ صاحب کی شفقت وعنایات مجھ عاجز کے شامل حال ہیں۔

حضور سلطان الصوفیاء رضی اللہ عنہ کے سالانہ عرس اور دیگر مختلف مواقع پر تشریف لاتے اور اپنے مواعظ حسنہ سے سرفراز فرماتے۔ چند سال قبل جامع سلطان المساجد دربار سلطانی کی توسیع اور تزئین پر جشن مسرت منعقد کیا گیا۔ شاہ صاحب بحیثیت مہمان خصوصی شریک ہوئے اور تاریخی تختی کی نقاب کشائی بھی فرمائی اور خطاب بھی کیا۔

گزشتہ تین دہائیوں سے عوام اہلسنت سخت مایوسی اور کسمپرسی میں تھے کیونکہ جماعت اہلسنت تین دھڑوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی تھی۔ مرکزیت باقی نہ رہی اور سواد اعظم انتشار کا شکار تھا۔ بعض اکابرین تو یارسول اللہ ﷺ کہنے والے اپنے ہی بھائیوں سے ہاتھ ملانا تو درکنار صورت سے بھی بیزار تھے اور مخالفین بدعقیدہ گروہوں کے ہمنوا بن کر سیاسی میدان بنا رہے تھے ایسے میں شاہ صاحب نے ملت کو حوصلہ بخشا۔ جماعت کی تنظیم نو کے لئے انتھک محنت کی اور کراچی میں ماہانہ درس قرآن کی محافل کا سلسلہ شروع کیا۔

میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کے مدرسہ انوار القرآن اور پھر دار العلوم امجدیہ کی ذمہ داریاں سنبھالی اور ترویج علوم اسلامی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ اسمبلی کے رکن بھی رہے اور وہاں بھی کلمہ حق بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے۔ آمین آپ کا فیضان جاری ہے۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

آپ کے کارنامے اور خدمت دین وملت کا احاطہ چند صفحات میں ناممکن ہے۔

سفیدہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

اور

دو چار برس کی بات نہیں، یہ نصف صدی کا قصہ ہے۔

نیاز مند

فقیر صوفی شاہ محمد کمال میاں جمیلی سلطانی

ممتاز عالم دین فخر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد ریاض احمد جمالوی مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں جہاں کہیں مفسرین کا ذکر ہو یا محدثین کا' فقہاء کا ذکر ہو یا محققین کا' اکابرین کا ذکر ہو یا مفکرین کا۔ جب تک اس تذکرے میں مبلغ اسلام ترجمان القرآن حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ کا ذکر نہ ہوگا اس وقت تک ان لوگوں کا تذکرہ نامکمل اور ادھورا رہے گا۔

مبلغ اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں۔ آپ بے مثال فقیہ' باکمال مصنف اور بہت بڑے مذہبی سیاسی اور روحانی رہنما ہیں۔ ملک وقوم کے لئے آپ کی خدمات کسی بھی ذی شعور فرد سے مخفی نہیں۔ آپ نے اپنی زندگی اسلام کی سربلندی اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی ترویج واشاعت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ آپ اہلسنت کے بہت بڑے محسن اور ان کے حقوق کے بڑے علمبردار ہیں۔ آپ نے ہر آڑے وقت میں قوم کی راہ نمائی فرمائی ہے۔

تحریک ختم نبوت ہو' یا تحریک نظام مصطفیٰ ہو' آپ نے آپ کے تلامذہ نے' مریدین اور آپ کے متعلقین نے ان تمام تحریکوں میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ آپ حق کی حمایت ونصرت کو اپنا نصب العین جانتے ہیں۔ آپ کا علمی کام دنیائے اہلسنت کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے اور اس سے ایک زمانہ واقف ہے۔ آپ نے تصنیفات وتالیفات کے ذریعے قوم کی راہنمائی فرمائی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس عنوان پر قلم اٹھایا' آپ نے اس کا حق ادا کیا ہے۔ ماضی قریب کی بات ہے کہ راقم الحروف کے والد بزرگوار حضرت علامہ بشیر احمد جمالوی سابق مرکزی ممبر رویت ہلال کمیٹی پاکستان کی عیادت کے لئے جب اتحاد المشائخ پاکستان کے سربراہ اور سابق صوبائی وزیر پیر ڈاکٹر محمد خالد رضا زکوڑی شریف تشریف لائے۔ کافی دیر تک والد بزرگوار کے ساتھ تبادلہ خیال فرماتے رہے۔ جب پیر زکوڑی شریف واپس جانے لگے تو راقم الحروف نے انہیں مبلغ اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی خوبصورت کتاب بعنوان "تخلیق پاکستان میں اہلسنت کا کردار" پیش کی۔ واضح رہے کہ اس کتاب میں علامہ شاہ تراب الحق قادری نے ثابت کیا ہے کہ وطن عزیز پاکستان علماء ومشائخ اہلسنت کی کوششوں سے بنا ہے اور اس کتاب میں پیر ڈاکٹر محمد خالد رضا زکوڑی شریف کے والد بزرگوار فاتح

ریفرنڈم حضرت پیر عبداللطیف زکوڑی شریف کا تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کرنے کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ پیر صاحب نے خوشی سے کتاب لی اور نہایت ہی مسرت کا اظہار فرمایا۔

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری ایک شخصیت کا نہیں بلکہ ایک ادارے اور تحریک کا نام ہے۔ خداوند قدوس جل جلالہ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے۔ آپ کی مثال ایک روشن اور چمکدار ہیرے کی طرح ہے۔ جس کی ضیاء پاشیوں سے ایک جہاں منور اور روشن ہو رہا ہے۔ خدا کرے یہ نادر روزگار ہستی تا دیر عالم اسلام پر سائبان کی طرح قائم رہے۔ تا کہ دنیا آپ کی فیوضات و برکات سے مزید فیضیاب ہوتی رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ

طالب دعا

خادم اہلسنت ریاض احمد جمالوی

خطیب مرکزی جامع مسجد تاج ڈیرہ

جنرل سیکریٹری سنی علماء کونسل ڈیرہ اسماعیل خان

سرمایہ اہلسنت علامہ ابن علامہ
حضرت علامہ مولانا بشیر احمد جمالوی مدظلہ العالی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کی سربلندی اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی ترویج واشاعت میں علماء اور مشائخ اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں ان کی خدمات قابل ستائش اور لائق تحسین ہیں۔ان علماء اور مشائخ میں ایک عظیم نام شیخ طریقت محسن اہلسنت نابغہ عصر حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کا بھی آتا ہے جن کی خدمات سے ایک زمانہ واقف ہے۔آپ علم و عمل کے پیکر اور حقوق اہلسنت کے بہت بڑے علمبردار ہیں۔ آپ قائدانہ صلاحیتوں کے مالک اور عہد ساز شخصیت ہیں۔پوری دنیا میں تمام مذہبی اور سماجی حلقوں میں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ کی حق گوئی و بے باکی فقید المثال ہے۔آپ کا سینہ عشق رسول ﷺ کا گنجینہ ہے۔اپنے معاصرین پر آپ کو ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ صورت وسیرت میں نمونہ اسلاف ہیں۔آپ ہر وقت عوام وخواص کو چشمہ شریعت و طریقت سے سیراب فرمار ہے ہیں۔آپ کی زندگی اسلام کی سربلندی اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی بالادستی کے لئے وقف ہے اور قوم وملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

خداوند کریم جل جلالہ آپ کا سایہ تادیر قائم ودائم رکھے۔آمین

مولانا بشیر احمد جمالوی

سابق ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان

ڈیرہ اسماعیل خان

استاذ العلماء مفتی اہلسنت ابوالحسنین

حضرت علامہ مولانا مفتی عارف محمود خان رضوی صاحب

الحمدللّٰہ رب العالمین والعقابۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ اجمعین اما بعد

ایں فقیر حقیر سراپا تقصیر اس لائق تو نہیں کہ اہل سنت کے مقتدر علمائے کرام اور مشائخ ذوی الاحتشام کے بارے میں بطور تاثرات کچھ رقم کر سکے۔ لیکن اپنی اس مختصر تحریر میں امیر جماعت اہل سنت (کراچی) عالم شریعت، پیر طریقت حضرت قبلہ الحاج سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ العالی کے بارے میں بطور برکت کچھ خیالات کا اظہار کرنا چاہوں گا۔

آج سے چند ماہ قبل برادرم دینی ویقینی مجاہد اہل سنت مولانا محمد شہزاد قادری ترابی سے غائبانہ تعارف ہوا۔ جو کہ اب بڑھتے بڑھتے نہ صرف خط وکتابت بلکہ بالمشافہ ملاقات تک جا پہنچا ہے۔ برادرم عزیز انتہائی مخلص، بے باک، نڈر اور برق رفتار قلمکار ہونے کے ساتھ ساتھ خوش قسمتی سے ہمارے ممدوح قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی کے سعادت مند مرید ہیں۔ ان کے زیر ادارت نکلنے والا مجلّہ ''تحفظ'' ایک عرصہ شاہ صاحب قبلہ کے مضامین، فقہی سوالات کے جوابات شائع کرتا رہا اور اس وقت یہ سلسلہ کئی دیگر رسائل بھی شائع کرتے ہیں۔ الغرض اس سلسلے کو پڑھ کر مجھے حیرانگی ہوتی تھی کہ قبلہ شاہ صاحب اتنی مصروفیات کے باوجود اتنا وسیع مطالعہ کب کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے ان کی بعض مستقل تصانیف کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ خاص طور پر ''تصوف'' کے موضوع پر قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی کی عظیم کتاب نے مجھے ان کا گرویدہ بنا دیا۔ اس طرح گاہے بگاہے مجھے ان کی دید مختلف جلسوں میں ہوتی رہی۔ خاص طور پر ام المدارس دارالعلوم امجدیہ کے سالانہ جلسے میں ان کی زیارت ساتھ ان کی تقریر دلپذیر سننے کا موقع ملتا رہا۔ ابھی چند ماہ قبل ایک کام کے سلسلے میں میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں عزیزم محمد عدنان عطاری کے ہمراہ شاہ صاحب قبلہ سے ملاقات کے لئے حاضری ہوئی تھی تو مجھے یہ منظر دیکھنے کو ملا کہ وہاں بعد از نماز مغرب مختلف امراض و مسائل کے شکار لوگ حاضر ہوتے ہیں اور شاہ صاحب قبلہ بلا معاوضہ روزانہ کئی افراد کو تعویذات رضویہ عنایت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بزرگان قادریہ رضویہ کے طریقے پر انہیں تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مسائل شریعہ بتاتے ہیں۔ نماز، روزہ کی پابندی کی تلقین کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے ایک بات اس ملاقات میں یہ بھی محسوس کی کہ ہر ایک چھوٹے بڑے کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے طریقے کے مطابق آپ جناب کہہ کر گفتگو فرماتے ہیں اور کسی سے تو تڑاک والا لب ولہجہ اختیار نہیں کرتے اور انہیں ایک نظر دیکھنے والا سمجھ جاتا ہے کہ یہ واقعی ایک خوددار و جاندار عالم دین ومجاہد مسلک اعلیٰ

حضرت ہیں۔

آخر میں خصوصی طور پر اس فقیر قادری غفرلہ کی گزارش ہے کہ جس طرح اہل سنت کے مقتدر علمائے اہل سنت و مشائخ طریقت اپنے اپنے آستانوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر خدمت دین کر رہے ہیں اسی طرح شاہ صاحب قبلہ کی طرح بیرون ممالک جا کر بھی تمامی علماء گاہے بگاہے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں تو اسلام کا پیغام عام ہوتا چلا جائے گا۔ اس فقیر نے شاہ صاحب میں یہ بات بھی دیکھی کہ وہ مراکز علوم اسلامیہ درس گاہوں اور خانقاہوں کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ میرے استاذ گرامی قدر مفتی اعظم پاکستان مفتی عبدالقیوم قادری رضوی علیہ الرحمہ کا نام نامی آتے ہی ان کا سر ادب سے جھک گیا اور ان کی عظیم درسگاہ جامعہ نظامیہ کا نام سنتے ہی واہ واہ پکار اٹھے۔

محمد عارف محمود قادری رضوی غفرلہ
حال مدرس مدرسہ عالیہ محمودیہ تونسہ
مقدسہ ضلع ڈیرہ غازی خان
جمعۃ المبارک 13 صفر 1431ھ

ممتاز علمی وروحانی شخصیت حضرت علامہ مولانا مفتی غلام غوث بغدادی قادری صاحب

حضور قبلہ یادگار سلف' مخدوم اہلسنت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی کی دینی خدمات کا ایک روشن باب ہے لیکن جب آپ کو دیکھتے ہیں تو حضور محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کی بات یاد آ جاتی ہے کہ اللہ کے مقبول جس پر نگاہ ڈال دیں اس کی دل کی دنیا ہی بدل جاتی ہے کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نظر برحق ہے۔ حضور محدث اعظم پاکستان فرمایا کرتے تھے کہ جب نظر بد کا اثر یقینی ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا تو یقیناً اللہ والوں کی نظر موثر ہے اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جس پر وہ نگاہ ڈال دیں تو اس کے دل کی دنیا ہی بدل جاتی ہے اور فقیر پر حجتہ الاسلام کی نظر ہے۔

بس! قبلہ شاہ صاحب کے بارے میں یہی مقولہ دہرانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ والوں کی نظر سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔ حضرت قبلہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ' عاشق رسول' حضور قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ کی نظر کا نتیجہ ہیں اور قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی حضور قبلہ قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ کی نظر خاص کی چلتی پھرتی تصویر اور یادگار نشانی ہیں۔ حضرت مخدوم اہلسنت کی ذات مبارکہ بے شمار خوبیوں کی حامل ہے جن میں سے سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بزرگان دین کا خاص فیض آپ کو حاصل ہے۔ جیسا کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمتہ اللہ علیہ نے بھی آپ پر خصوصی شفقت فرمائی اور یہ بزرگوں کی نظر ہی کا اثر ہے کہ عمر کے اس حصے میں جس محنت اور خلوص سے آپ دینی کام سرانجام دے رہے ہیں یہ کام آپ ہی کا حصہ ہے۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کی خوبی یہ ہے کہ آپ کے پیچھے نماز ادا کر کے بہت سکون ملتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ بڑے خشوع وخضوع سے نماز ادا فرماتے ہیں اور آپ کسی محفل یا میٹنگ میں ہوں تو آپ یا تو امامت کے فرائض سرانجام دیں گے یا حتی الامکان آپ پہلی صف میں نماز ادا کریں گے اور نماز بھی اتنی اطمینان سے ادا کریں گے کہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے اور قبلہ شاہ صاحب ابھی نماز ہی ادا فرمارہے ہوں گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ تو جسے اس قدر خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے کی سعادت میسر ہو تو پھر اس کے دینی کام خود ہی نکھر کر سامنے آ جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب کی خدمات کا ایک وسیع باب ہے جس میں سے ایک اہم ترین پہلو یہ ہے کہ 1431ھ بمطابق 2010ء کے ماہ ربیع النور شریف میں طاغوتی قوتیں اپنے زور وشور سے جلوس عظمت میلاد مصطفی ﷺ کے خلاف سر اٹھا رہی تھیں اور ربیع الاول کے جلوس کے بارے میں لوگ طرح طرح کی باتیں بنارہے تھے لیکن حضرت قبلہ مخدوم اہلسنت سید شاہ تراب الحق قادری اطال اللہ عمرہ نے برملا اعلان فرمایا کہ عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکلے گا اور عمر کے اس حصے میں بھی آپ نے طویل فاصلہ پیدل طے فرمایا اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ دین پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے۔ اسی طرح مدارس ومساجد اہلسنت کے سلسلے میں آپ کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور آپ کی خدمات کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

والسلام

غلام غوث بغدادی قادری

خادم نور القرآن انٹرنیشنل

عالمِ باعمل فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا عزیز الحق حقانی رضوی صاحب

پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی گوناگوں اوصاف کی حامل ہستی ہیں۔قبلہ شاہ صاحب ایک بہترین خطیب ہیں۔خطیب ایسے کہ خطابت کو جن پر ناز ہے۔آپ کی گرجدار آواز جب کہیں سنائی دیتی ہے' تو راہ گزر کو بھی ساعت کے لئے مجبور کردیتی ہے۔اسی جوش خطابت کی وجہ سے آپ کو شاہ باز خطابت بھی کہا جاتا ہے۔

آپ ایک منفرد خطیب ہیں۔آپ کی خطابت صرف منبر ومحراب کی حد تک نہیں بلکہ سیاسی و مذہبی جلسوں اقتدار کے ایوانوں میں بھی ملت اسلامیہ کی ترجمانی کرنے والے ہیں اور حق بات کو سب کے سامنے برملا ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرنا بھی قبلہ شاہ صاحب کا کمال ہے۔

قبلہ شاہ صاحب قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہے اور 1985ء کے الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے اور اس وقت کے صدر ضیاء الحق جو کہ ایک جرنیل تھے' مگر آپ نے ضیاء الحق کے سامنے بھی اس کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور ایک کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے ضیاء الحق کو باز رہنے کی بھی تلقین کی۔

ایک فوجی آمر کے سامنے اس طرح بولنا اور حق بات کہنا یہ کوئی معمولی کام نہیں تھا' مگر یہ قبلہ شاہ صاحب کے اندر کا ضمیر بول رہا تھا۔ یہ بات بھی ریکارڈ پر موجود ہے یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

پھر ملک پاکستان میں ضیاء الحق کے جانے کے بعد کچھ عرصہ گزرا کہ ایک اور فوجی جرنیل اکتوبر 1999ء کو زبردستی ملک کا صدر بنا جسے لوگ پرویز مشرف کے نام سے جانتے ہیں اور جو اپنے آپ کو بہت ہی پاک وصاف اور ملک کا خیر خواہ کہتا تھا اور صرف ملک نہیں بلکہ دین کا بھی خیر خواہ کہتا تھا۔

پرویز مشرف نے اپنے دور میں کئی ایسے کام کئے جو اسلام دشمنی کا سبب بنے۔ایک دفعہ اسلام آباد میں علماء ومشائخ کانفرنس بلائی تو قبلہ شاہ صاحب بھی اس میں مدعو تھے اور تقریباً ملک کے تمام علماء جو نامور تھے' سب شریک تھے۔سب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا مگر جب باری آئی قبلہ شاہ صاحب کی تو شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں تمہیدی کلمات ادا فرمائے اور بغیر کسی خوف کے جنرل مشرف کی وہ پالیسیاں جو شریعت سے ٹکرا رہی تھیں' اسے آگاہ کیا اور خصوصاً حیادار معاشرے کی طرف اس کی توجہ دلائی اور جنرل کے سامنے کہا کہ آپ کی حکومت میں اگر بے حیائی عام ہے تو کبھی بھی یہ ملک ترقی نہیں کرسکتا اور آزادی کے نام پر جو عورت کی تذلیل ہو رہی ہے' اسے روکنا ہوگا۔اور عورت چار دیواری کی زینت ہے۔عورت کا زیور پردہ ہے۔عورت کی چادر زینت ہے' وغیرہ وغیرہ

شاہ صاحب جو ایک ولی صفت انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ولی کبھی کسی دنیادار کا خوف نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی معاملے میں مخلوق سے ڈرتا ہے۔

الختصر قبلہ شاہ صاحب نے دنیا کے کئی ممالک کا دورہ کیا بلکہ ہر سال تقریباً تین ماہ تبلیغی دورے پر ہوتے ہیں۔

امریکہ' برطانیہ' افریقہ' سری لنکا' ہالینڈ' بنگلہ دیش اور ہندوستان تک اور اس کے علاوہ اور کئی ممالک میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں اور ان

ممالک میں لاکھوں لوگ آپ کے جوش خطابت نیک سیرت، اچھی صورت اور بلند اخلاق دیکھ کر بہت ہی زیادہ لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے فیض سے مستفیض بھی ہوئے بلکہ آپ کے ذریعہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت بھی ہوئے اور گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ اور آپ کے ذریعہ سے صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوئے۔

کیونکہ آپ مفتی اعظم ہند کے خلیفہ بھی ہیں اور قاری مصلح الدین صدیقی نے بھی آپ کو خلافت سے نوازا بلکہ فضیلت الشیخ علامہ فضل الرحمٰن بن علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ نے تقریباً تمام سلاسل کی اجازت بھی دی جو تحریراً موجود ہے۔

قبلہ شاہ صاحب کئی دینی و مذہبی جماعتوں کے سربراہ بھی ہیں اور کئی تنظیموں کے روح رواں بھی ہیں اور ویلفیئر کے ذریعہ غرباء و مساکین کے معاون ومددگار بھی ہیں۔

کئی گھرانوں کے سرپرست اعلیٰ بھی ہیں۔ مبلغ اسلام بھی ہیں۔ مصلح بھی ہیں اور رہنما بھی ہیں۔ مسجد کے خطیب و امام بھی ہیں، نہیں نہیں بلکہ سنیوں کے امام بھی ہیں۔

قبلہ شاہ صاحب سادگی پسند، عالم باعمل اور صوفی باصفا انسان ہیں۔ صرف کراچی نہیں بلکہ ملک پاکستان کی مقبول ترین شخصیت ہیں۔

بہر حال میرا عنوان ہے قبلہ شاہ صاحب کی تصانیف کے متعلق کچھ لکھنا۔

شاہ صاحب کی مایہ ناز تصانیف ایک نظر میں

1۔ ضیاء الحدیث	2۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ
3۔ جمال مصطفی ﷺ	4۔ تصوف وطریقت
5۔ مزارات اولیاء وتوسل	6۔ دعوت وتنظیم
7۔ خواتین ودینی مسائل	8۔ عظمت مصطفی ﷺ
9۔ تفسیر سورہ فاتحہ	10۔ حضور ﷺ کی بچوں سے محبت
11۔ ثناء سرکار ﷺ	12۔ رسول خدا ﷺ کی نماز
13۔ تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار	14۔ اسلامی عقائد (اردو۔ انگریزی)
15۔ فلاح دارین	16۔ مبارک راتیں
17۔ فضائل صحابہ واہل بیت	18۔ تحفہ خواتین
19۔ دینی تعلیم	20۔ کتاب الصلوٰۃ
21۔ مسنون دعائیں	

ان کتب کے علاوہ کئی کتابچے جو مختلف موضوعات پر شاہ صاحب نے تصنیف فرمائے اور کئی کتابوں کا اہتمام بھی کیا۔

اب چند کتابوں کا مختصر تعارف تحریر کیا جاتا ہے کہ تعارف سے کتاب کی اہمیت وافادیت معلوم ہوتی ہے جس کے بعد پڑھنے کا شوق

پیدا ہوتا ہے

ضیاء الحدیث

اس مجموعہ احادیث میں تقریباً 600 احادیث نقل کی گئی ہیں اور ہر حدیث کا حوالہ بھی دیا گیا ہے تاکہ کوئی اصل کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہے تو اس کے لئے آسانی ہو۔ قبلہ شاہ صاحب نے احادیث کا آسان ترجمہ کیا ہے۔ لفظی کے بجائے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے تاکہ عام آدمی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔

یہ کتاب عوام وخواص کے ساتھ ساتھ علماء وخطباء اور وکلاء کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ ہر عنوان پر کئی احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ یہ کتاب 7 ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب: ایمانیات' ایمان کیا ہے؟ ایمان کا مطلب کیا؟

اور ایمان واحسان میں فرق۔ ایمان کی شاخیں' ایمان کی شرائط اور اس عنوان پر تقریباً 99 احادیث نقل کی گئی ہیں۔

دوسرا باب عبادات کے متعلق ہے۔ ایمان کے بعد عبادات کا ذکر اسی اعتبار سے بھی اہم ہے کہ ایمان والوں پر ہی عبادات کا ہونا فرض ہے اور کوئی اگر بے ایمان ہے تو اسے نماز کا روزے کا' حج کا' زکوٰۃ کا نہیں کہا جائے گا۔ اگر وہ نماز وغیرہ نیک اعمال کر بھی لے تو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس کا ایمان نہیں تو غیر مسلم کو بھی سب سے پہلے ایمان کی دعوت دی جائے گی۔ ایمان قبول کر لیا تو اس کے بعد عبادات کی ترغیب دلائی جائے گی۔ اس باب میں فرائض واجبات' سنن ومستحبات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں تقریباً 101 احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

تیسرا باب معاملات کے متعلق ہے۔ اس باب میں ہر مسلمان کی انفرادی واجتماعی زندگی اور معاشرتی ذمہ داریوں کی احادیث کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اس باب میں تقریباً 100 احادیث نقل کی گئی ہیں۔

چوتھا باب مہلکات کے بیان پر مشتمل ہے۔ یعنی ہلاک کرنے والی برائیوں کے متعلق ہے۔ اس باب میں تقریباً 100 احادیث نقل کی گئی ہیں۔

پانچواں باب۔ منجیات کے متعلق ہے یعنی نجات دینے والی نیکیوں کے بیان پر مشتمل ہے۔ اس باب کے مطالعے اور عمل سے آدمی کو ابدی کامیابی حاصل ہوگی انشاء اللہ عزوجل۔ اس باب میں تقریباً 115 احادیث نقل کی گئی ہیں۔

چھٹا باب۔ اس باب میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تقریباً 85 احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور آخر میں 25 احادیث نبی پاک ﷺ کی ایمان افروز اور روح پرور دعاؤں کا گلدستہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب کے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کو تحفہ کے طور پر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

امام اعظم رضی اللہ عنہ

یہ کتاب تقریباً 18 ابواب پر مشتمل ہے۔ شروع میں مختلف علماء کرام کی تقاریظ ہیں پھر مقدمہ جو کہ مفصل ایک موضوع ہے۔ اس کے بعد ابواب کا آغاز کیا گیا ہے۔

پہلا باب: امام صاحب کا نام ونسب' آپ کی کنیت' آپ کے متعلق پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بشارتیں' سن ولادت...... آپ تابعی ہیں اور ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا...... میرا زمانہ اچھا ہے' پھر صحابہ کا زمانہ پھر تابعین کا زمانہ۔ گویا آپ کا بلند مقام ہے کہ کئی صحابہ کی آپ نے زیارت کی۔

تدریس کی ابتداء...... امام اعظم استاد کی نظر میں' یہ تمام مضامین تفصیل کے ساتھ پہلے باب میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

دوسرا باب...... امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا اخلاق...... بحیثیت تاجر...... آپ کی سخاوت' ایمانداری...... امام صاحب کا صبر...... عبادت وریاضت...... زہد وتقویٰ' حق گوئی' والدین سے سلوک' پڑوسیوں اور اساتذہ سے حسن سلوک

تیسرا باب...... امام صاحب کی عقل وذہانت' امام اعظم کا فقہی مقام' آپ کی حاضر جوابی' علمی مقام

چوتھا باب...... امام اعظم ایک ولی کامل' آپ کی کشف وفراست' وصال' مزار کی برکتیں اور اچھے خواب پر مشتمل ہے۔

پانچواں باب...... امام اعظم کی وصایا اور نصیحتیں وغیرہ پر مشتمل ہے۔

باب ششم...... فقہ کی فضیلت قرآن میں...... فقہ کی فضیلت احادیث میں...... فقہائے کرام کی فضیلت...... رائے اور قیاس اور فقہاء صحابہ کرام اس باب میں ان تمام اعتراضات کا شافی جواب موجود ہے جو لوگ فقہ کے منکر ہیں اور فقہ کے متعلق زبان درازی کرتے ہیں۔

المختصر یہ کہ اگر کوئی آدمی بغور اس کتاب کا مطالعہ کرے اور پورے اٹھارہ ابواب کو پڑھ لے تو اس پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور وہ لوگ جو امام اعظم پر اعتراض کرتے ہیں ان تمام اعتراضات کے جوابات بھی اس کتاب میں موجود ہیں۔ غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث جن کو حدیث کی نہ معلومات ہے اور نہ ہی سمجھ...... لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ اتنے بڑے امام اور بزرگ ہستی کے متعلق اپنی گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔

میں تمام مسلمانوں سے عرض کروں گا کہ خود بھی پڑھیں اور اپنی اولاد کو بھی پڑھائیں تا کہ گمراہی سے بچیں، یہ کتاب 347 صفحات پر مشتمل ہے۔

جمال مصطفیٰ ﷺ

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور اس کے کل صفحات 253 ہیں۔ اس کتاب کے شروع میں مختلف علماء و مذہبی اسکالر کے تاثرات ہیں۔

باب اول...... پہلا باب عشق مصطفیٰ ﷺ کے بیان میں ہے اور یہی ایمان کی اصل ہے۔ قرآنی آیات اور بہت سی احادیث سے

اس باب کومزین کیا گیا ہےاورساتھ ساتھ موضوع کے مطابق اشعار بھی لکھے گئے ہیں۔

عشق کے بعد ایمان اور اطاعت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہےاوراس باب کے آخر میں محبت مصطفےٰ ﷺ کا ذکر ہے۔

باب دوم......دوسرا باب سب سے پہلے جمال مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔اس کے بعد نور مصطفیٰ ﷺ پھر حقیقت مصطفیٰ ﷺ پھر آپ ﷺ کا حسن و جمال اوراس کے بعد ذکر ہے جمال مصطفیٰ ﷺ کا......ان تمام مضامین کو قرآن واحادیث کی روشنی میں ذکر کیا ہے۔

باب سوم......آپ ﷺ کے پورے بدن مبارک کا بیان اس باب میں موجود ہےاور ہر عضو کو احسن طریقے سے بیان کیا گیا ہےاور خاص کر اشعار سے مزین کیا گیا ہے۔

باب چہارم......حضور ﷺ کے اخلاق مبارکہ، علم وعقل، حلم وعفو، صبر واستقامت، جود وکرم، صدق وامانت، وعدہ کا پورا کرنا، شفقت و رحمت، صلہ رحمی، عدل وانصاف اوراس کے علاوہ دیگر موضوعات اس باب میں شامل ہیں۔

باب پنجم......پانچواں باب آپ ﷺ کے خصائل کو قرآن کی آیات کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

باب ششم......چھٹے باب میں آپ ﷺ کی خصوصیات احادیث کی روشنی میں تحریر کی گئی ہیں۔

باب ہفتم......ساتویں باب میں محسن اعظم، احسانات مصطفےٰ ﷺ، جان ہے عشق مصطفےٰ ﷺ جیسے اہم موضوعات کو بیان کیا گیا ہے۔

باب ہشتم......آٹھواں باب......علامات محبت رسول، حضور ﷺ کی اتباع کرنا، حضور ﷺ کو کثرت سے یاد کرنا اوراس کے فضائل، حضور ﷺ کے دیدار کی خواہش وثمرات، ہر عیب سے پیارے مصطفےٰ کریم ﷺ کو پاک جاننا ایمان کا حصہ ہے۔ پیارے آقا ﷺ کے دشمنوں سے نفرت، آپ ﷺ کی پسندیدہ چیز سے محبت، قرآن سے محبت، امت مسلمہ پر شفقت اور آخر میں حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا ذکر مبارک ہے۔

اگر کوئی توجہ کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرے تو انشاءاللہ اس کے دل میں پیارے مصطفےٰ ﷺ کی محبت اور عشق بھر جائے گا اوراس کی زندگی بدل جائے گی اور دنیاوآخرت میں کامیابی بھی یقینی ہوگی

تصوف وطریقت

آج کل بعض لوگ تصوف کے منکر ہیں اور بعض حضرات نے تصوف کو غلط رنگ دے دیا ہے۔قبلہ شاہ صاحب نے تصوف و طریقت لکھ کر مسلمانوں پر احسان فرمایا۔

اس کتاب کے 272 صفحات ہیں اور شروع میں مختلف علماء ومشائخ کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔اس کتاب میں تصوف کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہےاور ساتھ ساتھ یہ بھی کہ تصوف کی اہمیت وضرورت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

بیعت کا شرعی طریقہ ولی کی پہچان اولیاءاللہ اوران کے درجات کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

پیرومرشد کے آداب اور پیرومرشد کی شرائط بھی ذکر کی گئی ہیں۔

سالک اور مجذوب میں فرق۔ پیر کا سایہ وذکر الٰہی' تزکیہ نفس یعنی نفس کو پاک کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

گیارہویں شریف کی شرعی حیثیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ وسیلہ کی شرعی حیثیت کو بیان کیا گیا ہے۔ تقریباً اکثر لوگ جو تھوڑا بہت پڑھ لیتے ہیں تو اپنے آپ کو مفتی لکھتے اور لکھواتے ہیں اور وسیلہ کو شرک و ناجائز کہتے ہیں۔ اگر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو اپنے لوگوں کے تمام اعتراضات کے جوابات اس کتاب میں موجود ہیں۔

آخر میں مزارات پر جانا اور دعا کرنا اور اس کے مسائل کو بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے ہی پوری حقیقت واضح ہو جائے گی۔

فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

اس کتاب کے کل صفحات 288 ہیں اور ابتداء میں جید علماء کرام کی تقاریظ وتاثرات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔

سب سے پہلے صحابی کون ہیں؟ صحابی کسے کہا جاتا ہے۔ صحابہ گناہوں سے محفوظ' شان صحابہ احادیث میں' شان صحابہ قرآن میں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طفیل رحمتیں' یہ اہم مضامین تفصیل کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے۔ اس کے بعد سیدنا عمر فاروق اور پھر سیدنا عثمان ذوالنورین اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ دس صحابہ کرام جن کو سرکار کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی' ان کا ذکر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر بڑی تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔ 120 صفحات پر مشتمل صحابہ کا ذکر بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ تحریر ہے اور ساتھ ساتھ وہ اعتراضات جو بعض لوگ کرتے ہیں ان کے جوابات بھی موجود ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر کے بعد اہل بیت کا ذکر ہے۔ اہل بیت کا ذکر قرآن میں' اہل بیت کا ذکر حدیث میں' اہل بیت پر بھی درود بھیجیں' اللہ کی رسی اہل بیت' اولاد کی تربیت' ان مضامین کو بڑی تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہرا کی سیرت دلائل کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے۔ ان کے فضائل ومناقب کے بعد دیگر اہل بیت کے فضائل' پھر ازواج مطہرات اور ان کی شان قرآن میں پھر ہر زوجہ کا الگ الگ تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ پھر خلافت راشدہ قرآن میں' خلافت راشدہ حدیث میں' ان دو اہم موضوعات کو شامل کیا ہے۔ پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر پھر شہادت امام حسین پھر یزید کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہم محبت پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب معلومات کا ذخیرہ ہے۔ آج کل بعض لوگ یزید کو امیر المومنین لکھتے اور کہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی تاویلیں کی جاتی ہیں۔ اگر اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

دعوت و تنظیم (مبلغ بنانے والی کتاب)

یہ کتاب 112 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کے کل چار ابواب ہیں۔سب سے پہلے اس کا ذکر ہے کہ دینی دعوت کیسے دی جائے' دوسروں کو کیسے قائل کیا جائے' دینی دعوت کے اوصاف کیا ہیں؟ ترتیب دعوت اور ذرائع دعوت کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

دوسرے باب میں دعوت دینے والے کے اوصاف کا بیان ہے۔پھر محبت خدا اور محبت رسول ﷺ' اخلاص نیت' حصول علم وفہم دین' نرمی وشفقت' عفو ودرگزر' میانہ روی اور صبر واستقامت جیسے اہم موضوعات کا تذکرہ ہے۔

باب سوم میں دعوت و تنظیم اطاعت امیر' رضائے الٰہی' اخوت ومحبت پھر ایثار و...... خیر خواہی' باہمی تعلقات' نرمی ودرگزر' باہم اعتماد و اتفاق' ملاقات ورابطہ' نصیحت خود پسندی سے پرہیز' تربیتی اجتماعات' مشاورت' خود احتسابی' نظم وضبط کی پابندی' کارکنوں سے برتاؤ اور آخر میں اس باب میں مسلسل کوشش کرنا جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔

باب چہارم...... یہ اس کتاب کا چوتھا اور آخری باب ہے اور اس باب میں پوری کتاب کا خلاصہ ہے کہ انسان خوشی' غم' پریشانی کو آزمائش سمجھ کر تسلی رکھے نہ کہ مصائب کی وجہ سے اپنے کام چھوڑ دے' دل برداشتہ نہ ہو' راہ حق میں مسلسل جدوجہد کرتا رہے اور جو اللہ ورسول ﷺ کا دشمن ہے اس سے دور رہے اور جو انعام واکرام ملے جتنی کامیابیاں حاصل ہوں' ان کو اپنی ذات کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ زبان پر یہ کلمہ ہو کہ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ...... کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

حضور ﷺ کی بچوں سے محبت

یہ کتاب بھی 112 صفحات پر مشتمل ہے۔اور اس کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتنی اہم اور انقلابی کتاب ہے۔اس کتاب میں ادب اور ادب کے ساتھ ساتھ شفقت کا بھی ذکر ہے۔زمانہ...... زمانہ جو حضور ﷺ سے قبل کا زمانہ تھا۔لوگ بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے اور بچی کو اپنے لئے عار سمجھتے تھے۔پیارے آقا ﷺ تشریف لائے تو بچوں اور بچیوں کے سروں پر دست شفقت پھیرا' انہیں پیار دیا' محبت دی' عزت دی' اہمیت دی اور تمام گمراہوں کو نصیحت کی اور بچوں کے مقام سے آگاہ کیا۔

صرف بچوں کے متعلق ہی اس کتاب میں ذکر نہیں بلکہ بچوں کے ساتھ ساتھ والدین کا تذکرہ بھی موجود ہے۔اگر کوئی والد ہے یا سربراہ ہے یا کوئی سرپرست ہے وہ اس کتاب کو پڑھے تو اسے ڈھیروں برکتیں مل سکتی ہیں اور ان کی اصلاح ہو سکتی ہے جو بچوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اگر مطالعہ کے ساتھ مکمل عمل بھی ہو تو انشاء اللہ بچوں سے کبھی بھی بے ادبی نہ ہو گی بلکہ اولاد میں ادب تعظیم اور احترام ہی ہو گا اور یہی دین اسلام ہے' یہی کامیابی وفلاح دارین کا سبب ہے۔

اگر بچوں کو صحیح طریقے سے یہ کتاب پڑھا دی جائے تو بچے اپنی زندگی میں انقلاب لا سکتے ہیں اور آخر میں بچوں کی بہادری کا ذکر بھی موجود ہے۔

میری گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے اور دوسروں کو پیش کی جائے اور خصوصاً مذہبی وسماجی اجتماعات میں اس کتاب کو

صدقہ جاریہ کے طور پر شرکاء میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

رسول خدا ﷺ کی نماز

یہ ضخیم کتاب 244 صفحات اور 18 عنوانات پر مشتمل ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دیگر موضوعات وعبادات میں تو لوگ طرح طرح کی تاویلات اور اعتراضات کرتے ہیں مگر نماز جیسی اہم عبادت میں بھی اختلاف کیا گیا اور عام آدمی کو شک وشبہ میں ڈال دیا' وہ اختلافات کیا ہیں؟ مثلاً رفع یدین' تقلید' امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا' آمین بالجہر، وتر کی رکعات اور نماز کے بعد دعا' کانوں تک ہاتھ اٹھانا' ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا وغیرہ۔

اس کتاب کے شروع میں بھی جید علماء ومشائخ کی تقاریظ ہیں۔ پھر کتاب کا مقدمہ جو مستقل ایک موضوع ہے' لکھا گیا ہے۔

سب سے قبل قبلہ شاہ صاحب نے رفع یدین پر قلم اٹھایا ہے اور وہ احادیث جو رفع یدین کے متعلق ہیں' ان کو بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس کے بعد رفع یدین کا منسوخ ثابت کیا ہے مگر وہ بھی احادیث ودلائل کے ساتھ اور صحابہ کرام کے اقوال کے ساتھ۔ اس میں امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام احمد بن حنبل اور امام بیہقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم کا تعارف بھی لکھا گیا ہے۔

اس کے بعد عورتوں کی نماز کو تفصیلا ذکر کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا جھوٹ بھی لکھا گیا ہے۔ غیر مقلد کب وجود میں آئے' ان کی تاریخ بھی اور ان کی ہٹ دھرمی کا ذکر بھی موجود ہے۔

اب جو لوگ تقلید کو ناجائز ثابت کرنے پر ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور تقلید کو ناجائز' بدعت اور شرک تک کہہ دیتے ہیں' قبلہ شاہ صاحب نے ان کے تمام اعتراضات کا جواب اس کتاب میں دیا ہے اور صرف ان کے جوابات ہی نہیں بلکہ تقلید جیسے اہم مسئلہ پر قرآن واحادیث سے دلائل دیئے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ تقلید قرآن وحدیث کا قانون ہے پھر حضور ﷺ کی نماز کا ذکر ہے۔

اس کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھانا کیسا ہے؟

کیونکہ بعض حضرات صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب نے احادیث کا سہارا لیتے ہوئے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔

پھر وہ مسئلہ جو کہ مسئلہ نہیں تھا مگر بعض لوگوں نے خصوصا غیر مقلدین نے مسئلہ بنایا ہوا ہے کہ ہاتھ کیسے باندھے جائیں اور ہاتھ باندھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

قبلہ شاہ صاحب نے اس مسئلہ کو بھی دلائل سے مزین فرمایا کہ ہاتھ باندھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ پوری تفصیل کے ساتھ لکھ دیا۔

اس کے بعد امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا؟ اس مسئلہ کو بھی تفصیل اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ امام کی قرات مقتدی کی قرات ہے اور امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہئے اور یہ بھی تحریر کیا کہ سورۂ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا فرض نہیں اور اگر کوئی فرض مانے تو قرآن کے خلاف ہے۔

اس کے بعد آمین بالجہر یعنی جب امام والا الضالین کہے تو مقتدی زور سے آمین کہے اور یہ کہنا کیسا ہے' یہ بھی تفصیلا ذکر کیا گیا ہے اور

غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

اب وتر کا مسئلہ کہ وتر کی رکعت کے بارے میں اختلاف ہے اور صحیح یہی ہے کہ وتر تین رکعت ہے اور اس مسئلہ کو بھی تفصیل کے ساتھ اور واضح انداز میں تحریر فرمایا ہے۔

وتر کے بیان کے بعد نماز تراویح جو کہ بیس رکعت ہے، مگر بعض لوگ آٹھ پڑھتے ہیں بلکہ دوسری ان کی غلطی یہ کہ آٹھ ہی پر بضد ہیں اور دوسروں کو بھی آٹھ رکعت پڑھنے کی نصیحت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو دین کے بڑے مخلص اور دین کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔

قبلہ شاہ صاحب نے بیس رکعت نماز تراویح کو بھی ثابت کیا ہے اور صرف ثابت ہی نہیں بلکہ معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی دیا ہے اور آخر میں نماز جنازہ اور نماز جنازہ کے بعد دعا کا ذکر ہے کیونکہ بعض کم عقل لوگ جنازہ کے بعد دعا کو بھی ناجائز کہتے ہیں۔ یہ ان کی عقل ہے کہ دعا سے بھی منع کیا جارہا ہے۔

قبلہ شاہ صاحب نے نماز جنازہ کے بعد دعا کو بھی ثابت کیا ہے اور معترضین کا جواب بھی تحریر کیا ہے اور اس کے بعد امام اعظم کا ادب ذکر کیا ہے کہ ادب کیا ہے اور ادب کا مقام کیا ہے اور ادب کے ثمرات کیا ہیں اور یہ بھی کہ باادب بانصیب...... بے ادب بے نصیب

میری درخواست ہوگی سنی تنظیمات کے تمام سربراہوں سے کہ وہ شاہ صاحب کی کتاب دعوت وتنظیم کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنی اپنی تنظیمات کو فعال بنائیں۔

یہ تو چند کتابوں کا تعارف لکھا بلکہ تعارف نہیں بلکہ تعارف کی ایک جھلک ہے اگر تفصیلی تحریر کیا جاتا تو یہ مضمون بہت طویل ہو جاتا طوالت سے بچتے ہوئے مختصر تحریر کیا ہے۔

قبلہ شاہ صاحب کی تمام کتب سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہیں اور ہر مسئلہ کو دلائل کے ساتھ ناصحانہ طور پر لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کو صحت وعافیت عطا فرمائے اور ان کا سایہ سینوں پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں دین کا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

میں محترم جناب شہزاد قادری ترابی صاحب مدظلہ العالی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس ناچیز کو حکم دیا کہ کچھ تحریر کریں۔ ان کے حکم پر ٹوٹے پھوٹے انداز میں لکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ محترم شہزاد قادری ترابی صاحب کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ یہ دین کا جذبہ رکھنے والے اور ایک سچے عاشق رسول ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں اور تقویت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عزیز الحق حقانی

خطیب وامام الف مسجد میٹھادر کراچی

مورخہ 12 اپریل 2010ء

بود در جہاں ہر کسے را خیالے — مدینہ — مرا از ہمہ خوش خیال محمد ﷺ

الفقیر القادری ابوالرضا
صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی
رضوی بریلوی غفرلہ
مہتمم اعلیٰ:۔ مرکز اہلسنت جامعہ غوثیہ واحدیہ
فیض العلوم محلہ میانہ میانوالی شہر
Ph:0459-35811-31460
03339837511

تاریخ ٣/١١/٠٩ حوالہ نمبر ۲۶/۹۲/۸۶ھ

پیر طریقت رہبر شریعت منبع جود وسخا ترجمان مسلک رضا' پاسبان ناموس رسالت' حضرت قبلہ شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی عصر حاضر کی جامع الکمالات شخصیت ہیں۔ تبحر علمی' وسعت مطالعہ' تقریر وتحریر کی اعلیٰ صلاحیت' فکر ونظر بلندی ہمت علوم وفنون سے والہانہ لگاؤ' علم وادب' اصلاحی وتبلیغی مساعی جمیلہ روحانی عظمت وجلالت' صفائے باطن' اخلاص عمل ذوق توحید' عشق رسول ﷺ' اہلبیت عظام وصحابہ کرام واولیائے امت سے عقیدت ومحبت' عزم واستقامت' وجاہت وتمکنت' حسن صورت وسیرت صدق وصفا' مہر وفا' احقاق حق' ابطال باطل' جرات وشجاعت' فصاحت وبلاغت' وفا شعاری' منصف مزاجی کے پاکیزہ صفات سے موصوف ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بے شمار دیگر اوصاف جمیلہ اور اخلاق عالیہ کا نمونہ کامل ہیں۔ آپ کی پرکیف پرسوز' پر درد وجد آفریں ذوق آگیں' دانش افزاء علم پرور اور جذب آور مجالس ایک خالص منفرد انداز اور ایک والہانہ ذوق وسرمستی وبے خودی کی آئینہ دار ہوا کرتی ہے۔ جب کبھی بہ نفس نفیس ساز وآواز زینت محفل ہوتے ہیں تو شوق طلب حصول منزل کی تڑپ اور درد وگداز کی آگ بھڑکا دیتے ہیں۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب کی مسلک حقہ کے لئے مساعی جمیلہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپ کا ادارہ حضرت والا کی تمام کتب جہاں مہیا کرتا ہے وہاں ماہنامہ مصلح الدین باقاعدگی سے ملتا رہتا ہے۔

آج چند سطور حضرت قبلہ کی نابغہ روزگار وعبقری شخصیت کے متعلق تحریر کرکے اپنے آپکو سعادت مند افراد کے زمرہ میں شامل کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کے نعلین مقدسہ کی توسل سے حضرت قبلہ شاہ صاحب مدظلہ کی عمر وعمل تحریر وتقریر میں اپنی مخصوص برکات کا نزول فرمائے۔ آپ کا سایہ شفقت عوام اہلسنت علماء ومشائخ اہلسنت کے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین

سگِ درگاہِ

غوث ورضا اُویسی

سید محمد منصور شاہ اویسی بریلوی

دارالاخلاص

مرکز تحقیق اسلامی

تحقیق وتدریس

تعلیم و تبلیغ

نشرواشاعت

۴۹۔ ریلوے روڈ لاہور

علامہ نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد شہزاد مجددی فیضی صاحب

فاضل مکرم حضرت مولانا محمد شہزاد قادری ترابی دامت برکاتہم العالیہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی بخیر باد

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ بعض ناگزیر مصروفیات کی بناء پر جواب میں تاخیر ہوئی۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے پیرومرشد حضرت علامہ مولانا حضرت سید شاہ تراب الحق قادری کی علمی و دینی خدمات کے حوالے سے اہل علم کے تاثرات جمع فرما رہے ہیں جو نہایت خوش آئند خدمت ہے۔

راقم کی حضرت موصوف سے چند ملاقاتیں رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ پیر طریقت حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ عصر حاضر میں نادرالوجود افراد میں سے ہیں۔ امیر جماعت اہل سنت پاکستان (کراچی) کی حیثیت سے ان کی تنظیمی وتحریکی خدمات نہ صرف لائق ستائش ہیں بلکہ قابل تقلید بھی ہیں۔ انہوں نے اہل سنت کے اکابر بزرگوں سے علمی، دینی اور روحانی استفادہ کیا ہے اور اس فیض کو آگے بھی پہنچا رہے ہیں۔ ان کا تدبر، شخصی وجاہت اور فطری قائدانہ صلاحیتیں علماء ومشائخ کے حلقوں میں بنظر استحسان دیکھی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ ایسے بزرگوں کا سایہ اہل سنت وجماعت کے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

والسلام مع الاکرام

محمد شہزاد مجددی فیضی غفرلہ

لاہور

GHOSIA GIRLS COLLEGE
ASIF COLONY HALLA ROAD
PATTOKI (KASUR)
TEL:04942-424492
E mail:ghosiacollage@yahoo.com

الکلیۃ الغوثیہ للبنات
ہڑ کالونی پتوکی ضلع قصور

خادم اہلسنت محترم المقام حضرت مولانا قاری محمد حسین حیدری مدظلہ العالی

محترم جناب محمد شہزاد قادری ترابی صاحب

ایڈیٹر ماہنامہ تحفظ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی

جناب کا ارسال کردہ گرامی نامہ موصول ہوا۔ یاد فرمائی کا تہہ دل سے شکریہ

جناب نے حضرت العلام خطیب ذی شان فصیح اللسان مسلک حق اہلسنت کے ترجمان پیر طریقت رہبر شریعت سراپا محبت والفت ہر دلعزیز حضرت پیر السید الشاہ تراب الحق شاہ صاحب زید مجدہ کی دینی خدمات کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ بندہ ناچیز ایسی ہستی کے بارے میں کیا عرض کر سکتا ہے جن کو آل رسول ﷺ سے عظیم سعادت حاصل ہے اور رخ انور سے وہی نورانی کرنیں پھوٹ رہی ہیں جو سادات کو وراثت میں ملتی ہیں اور زیارت کرنے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ ایک عاشق مصطفیٰ کا جاہ وجلال و جمال سے بھرپور رخ زیبا ہے اور سبحان اللہ سچے اور سچے خطاب لاجواب میں بھی فصاحت و بلاغت سے بھرپور علمی، روحانی اور وجدانی گفتگو فرماتے ہیں جو دلوں کو ضیا بخشنے اور عشق مصطفیٰ سے منور فرمانے والی ہوتی ہے اور آپ دین متین کی تبلیغ کے لئے بین الاقوامی کامیاب دورے بھی فرماتے رہے ہیں۔ اور نظام مصطفیٰ کے لئے ملکی سیاست میں بھرپور کردار ادا کرتے رہیں۔ اس طرح جناب کی ساری عمر شریف قال اللہ اور قال رسول ﷺ کا درس دیتے ہوئے گزری ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ خالق کائنات آپ کا سایہ اہلسنت وجماعت کے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محتاج دعا

خادم اہلسنت قاری محمد حسین حیدری

مہتمم الکلیۃ الغوثیہ للبنات

پتوکی ضلع قصور

فخر اہلسنت مجاہدِ ملت حضرت علامہ مولانا محمد مظفر اقبال نقشبندی صاحب مدظلہ العالی

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔آپ مناظر اسلام محقق دوراں، عالمی مبلغ اسلام اور شمشیر بے نیام ہیں۔

موجودہ دور میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قائد انقلاب حضرت علامہ شاہ احمد نورانی اور حضرت علامہ عبدالستار نیازی کے بعد چمکتا ہوا چاند صرف موصوف ہی کی شخصیت ہے جس پر ہم سواد اعظم اہلسنت کو فخر ہے۔آپ کی شخصیت کے کس کس پہلو پر بات کی جائے، قلم تھک جاتا ہے۔اگر جناب کے حسب ونسب پر بات کروں تو بے مثال وباکمال ہے۔

دین مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جیتنے والے مناظرے صاحبزادگان کا عالم دین ہونا، امامت وخطابت، انتخابات میں کامیابی و کامرانی حاصل کرنا، تحریک ختم نبوت میں حصہ، قادیانیوں کو کافر قرار دلوانا، تبلیغی مقاصد کے لئے بیرونی ممالک کے دورے کرنا جیسے متعدد کارنامے ومعرکے سر کرنے پر موصوف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔دعا ہے کہ اللہ عزوجل موصوف کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔آمین

دعا گو
مظفر اقبال نقشبندی
صدر جماعت اہلسنت وصدر امن کمیٹی تحصیل نکیال
ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

دارالعلوم غوثیہ مہریہ (ٹرسٹ)

پلاٹ نمبر 49-50، سیکٹر A، قاسم ٹاؤن، بھینس کالونی کراچی موبائل: 0313-3031482

مقررِ اہلسنت خطیبِ ملت حضرت علامہ مولانا غلام یٰسین گولڑوی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام عزت مآب جناب محمد شہزاد قادری (ایڈیٹر ماہنامہ تحفظ کراچی) اپنے پیرومرشد حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق صاحب قادری کے متعلق علماء اہلسنت کے تاثرات جمع کر رہے ہیں تو انہوں نے مجھ بندہ عاجز کو بھی کچھ لکھنے کا حکم دیا ہے۔ ان کی تسکین قلب کے لئے لکھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب امیر جماعت اہلسنت کراچی کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب مشفق و مہربان، عظیم رہنما، محقق و مصنف، اہلسنت کے بہت اچھے خطیب، مبلغ و مجاہد، عاشق رسول ﷺ، حق گو، مناظر اعظم، ارباب شریعت و طریقت میں محبوب و مقبول، دین ملت کی بصیرت رکھنے والے، بے شمار اداروں کے سرپرست اعلیٰ، ترجمان اہلسنت کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی جمیع خدمات کو قبول و منظور فرمائے اور ان کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر خضری عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کی بدولت اہلسنت کو اتحاد و اتفاق عطا فرمائے اور اہلسنت کو ٹکڑوں میں ڈالنے والے عناصر کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

فقط والسلام، دعا گو

غلام یسین گولڑوی

قائم مقام امیر مرکزی جماعت اہلسنت کراچی

مہتمم دارالعلوم غوثیہ مہریہ قاسم ٹاؤن

خادم جامع مسجد اللہ والی، مدرسہ حنفیہ خیر المعاد لانڈھی، کراچی

۷۸۶
۹۲

مولانا محمد ذاکر صدیقی قادری ترابی

دارالعلوم المصطفیٰ ٹرسٹ متصل جامع مسجد کرم مصطفیٰ یونٹ نمبر 4.اے، لطیف آباد حیدرآباد پاکستان
E-mail:karamemustafa@hotmail.com Ph & Fax :92+0221-868090 Mobile: 0333-2602902

حوالہ نمبر ____________ تاریخ ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۹ء

عصر حاضر کی عظیم روحانی وانقلابی شخصیت

پیر طریقت رہبر شریعت قائد اہلسنت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق جیلانی قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت کسی تعریف کی محتاج نہیں ہے۔قبلہ شاہ صاحب شریعت وطریقت کے مینارہ نور ہیں۔دور حاضر میں کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آتی۔اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو علم وعمل سے نوازا ہے۔قبلہ شاہ صاحب میں اللہ تعالیٰ عزوجل نے وہ تمام خوبیاں عطا فرمائی ہیں جو ایک ولی کامل میں ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وسیلہ سے قبلہ شاہ صاحب کے درجات بلند عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

بجاہ النبی المرسلین ﷺ

فقط والسلام

خادم الفقراء

محمد ذاکر صدیقی قادری ترابی



٩١٧ ٧٨٧
الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
حمزہ علی قادری
A-283/A,
North Nazimabad,
Karachi-Pakistan
Mobile : 0300-8231247
Tel/Fax Res : 021-6633837
Tel Res : 021-6635197

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ت= تعریف کے توصیف کے ہیں لائق
(شاہ)تراب الحق قادری
ر=راسخ العلم کے رتبے پہ ہیں فائق
(شاہ)تراب الحق قادری
ا=اعلیٰ حضرت مصلح دین اہل سنت
ب=باعث فخر ہوئے جن کے حقائق
ا=الف لام سے بدلے تو تو نسبت سائق
(شاہ)تراب الحق قادری
ل=لمعہ آل محمد ﷺ وغوث اعظم (علیہم الرضوان)
ح= حمزہ اک زمانے سے ہے ان کا شائق
(شاہ)تراب الحق قادری
ق= قاسم فیض رضا قائد اہلسنت
قوت حق دافع جملہ علائق
(شاہ)تراب الحق قادری

طالب اصلاح
حمزہ علی قادری
عازم حرمین شریفین

حضرت علامہ مولانا خالد مسعود اختر القادری رضوی صاحب (نورالقرآن انٹرنیشنل)

بسم رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ رب العالمین جل جلالہ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس مالک کائنات نے اس امت مرحومہ کی رہنمائی ورہبری کے لئے آسمان علم کو ستاروں سے سجایا۔ کسی کی روشنی کم کسی کی زیادہ اور یہ کمی وزیادتی کا حسین امتزاج سبب بنا خوبصورت ثریا کا کہ اگر یہ ستارے نہ ہوتے تو کہکشاں نہ ہوتی اور حسن ثریا اس طرح تاریکی شب میں نہ دمکتا' بالکل اسی طرح آسمان علم وعمل کو بھی اس خالق کائنات نے مختلف ستاروں سے آراستہ وپیراستہ فرمایا' کسی کی روشنی کم رکھی کسی کی زیادہ اور کسی کو اتنی توانائی وقوت عطا فرمائی کہ اس کی چمک سے دوسرے چمکتے لوگ بھی نظر کے سامنے آئے۔ انہی چمکتے چمکاتے لوگوں میں ایک واضح نام ایسا نام کہ اگر نام نہ بھی لیا جائے' کارنامے واضح کئے جائیں تو ہر سنی بچہ نام بتادے گا۔ میدان شریعت ہو تو وہ تاجور' میدان طریقت ہو تو وہ باخبر' میدان سیاست ہو تو وہ جانکار' اور خطابت کا تو وہ شہسوار کہ جس سے آگے نکلنا واعظین وخطباء کی بھول تقریر تو بہت سے لوگ کرتے ہیں' مگر جو علم کے موتی بکھیر دے' جو معرفت کی شمعیں جلا دیں جو طریقت کے رازوں سے پردہ اٹھادے اور جو نہ سمجھ سکے اس پر نظر ولایت ڈال دے تو بیڑے پار لگ جائیں' وہ وہی میرا موصوف ہے جس کی رہبری کی چھاؤں میں ہر سنی ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ خواہ وہ دیگر گروپس آف اہلسنت سے تعلق رکھتا ہو مگر سکون چاہئے ہو تو سید کے قدموں کے سوا ممکن نہیں کہ وہ آل رسول ﷺ ہے۔ کوئی ایڑھی چوٹی کا زور لگالے دنیا کو اپنے علم سے دبالے مگر جب تک آل رسول ﷺ کے قدموں میں اپنی دستار کو نہیں رکھے گا تو کامیاب نہیں مانا جائے گا۔ حضرت قبلہ کی تمام خوبیاں اپنی جگہ مسلمہ مگر آل رسول ﷺ ہونا ہی کافی ہے کہ وہی مینارۂ نور ہے اور بغیر نور کے کچھ دکھائی دے' ممکن ہی نہیں۔ اتنی تمہید باندھنے کے بعد نام لینے کی

گنجائش وضرورت تونہیں رہتی مگر اپنی خوش نصیبی پر نازاں کہ نام لے دوں تو میری عاقبت سنور جائے۔اس محسن اہلسنت رہبر شریعت یعنی حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری کا نام میری قبر کا بھی نور ہے اور میرے لئے حشر میں بھی نور ہے اور بدگماں جو چاہیں کہیں مگر رب تعالیٰ نے اس مرد قلندر کا نام ہی سے بتادیا کہ وہ تراب الحق ہے حق کی مٹی ہے اور جو حق کا ہو وہ کیا کسی کے دبانے سے نہ دبے اور میرے لئے تو بس اتنا ہی کافی ہے کہ میرے پیرو مرشد جانشین مفتی اعظم نبیرہ اعلیٰ حضرت حضور پرنور حضور تاج الشریعۃ مفتی اختر رضا خان قادری ازہری نے میرے موصوف کو پسند فرمایا تو جو مرشد کی پسند ہو وہ میری پسند کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کا سایہ شفقت تادیر تمام اہلسنت پر قائم ودائم صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور ہم کو حضرت کے قدموں سے دور نہ کرے بلکہ ہماری سانسوں کی ہوا سے حضرت کے قدم رکھنے کی جگہ کو کثافتوں سے پاک کرے۔
آمین

احقر خدمائے اہلسنت

خالد مسعود اختر القادری رضوی

21 محرم الحرام 1431ء، بمطابق 8 جنوری 2010ء

حضرت علامہ مولانا محمد یوسف العطاری قادری المدنی مدظلہ العالی

(مجلس المدینۃ العلمیہ، دعوت اسلامی)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد

بہت سے لوگ اس دنیا میں آتے ہیں، چلے جاتے ہیں مگران کے جانے کے بعدان کا دھندلا سا بھی نقش حیات دھر میں باقی نہیں رہتا۔

لیکن بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جو اپنی حیات کو دین اسلام کے لئے اس طرح وقف کر دیتی ہیں کہ رب لم یزل انہیں دائمی بقاء عطا کر کے خلق خدا کے دلوں کو ان کی محبت والفت کا مستقر بنا دیتا ہے اوران کا نام رہتی دنیا تک لوح دھر پر نقش رہتا ہے۔

ان عظیم نفوس میں سے ایک ذات وہ ہے جسے دین اسلام کا سالار کہیں، مسلک اہلسنت کا پاسبان کہیں، مبلغ اسلام کہیں، مفکر اسلام کہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان کہیں تو بے جانہ ہوگا۔

انہیں دنیا پیر طریقت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

شہرت ایسی کہ شاید ہی کوئی سنی بلکہ بدمذہب ہو جو ان کے نام سے ناواقف ہو۔ خدمت دین ایسی کہ متعدد مساجد ومدارس خصوصا شہر کراچی اور بالعموم بیرون شہر بھی آپ کی زیر سرپرستی چل رہے ہیں۔

تدبر اور ذہانت ایسی کہ اکثر مساجد کے ائمہ، مدرسین، کمیٹیوں وغیرہ کے پیچیدہ مسائل کو حسن بصیرت سے باآسانی حل فرما دیتے ہیں۔

خدمت اسلام ایسی کہ کثیر غیر مسلم آپ کے ذریعے جام اسلام سے سیراب ہو چکے ہیں۔

غرض کہ آپ کا رعب ودبدبہ، مسلک کا درد، دین کی کڑھن، تحریر، تقریر، تبلیغ، تدریس، محبت وشفقت، عظمت وشرافت، ہمت وحوصلہ، علم وعمل کن کن اوصاف کا ذکر کیا جائے۔ میں نے انتہائی اختصار کے ساتھ ان چند الفاظ کو قلم بند کیا ہے۔

اللہ کریم قبلہ شاہ صاحب زید مجدہ کا سایہ ہم پر باعافیت دراز فرمائے اور اہلسنت کو ان کا حقیقی جانشین اور نعم البدل عطا فرمائے۔

محمد یوسف العطاری المدنی

سہ شنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

خطیب جامع مسجد مریم نیا آباد کراچی

فاضل نوجوان مقرر شیریں بیان ابوالحسان حضرت علامہ مولانا محمد عدیل رضا القادری رضوی

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم (بقرہ105)

اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔اس آیت میں واضح کر دیا کہ جسے ہم چاہتے ہیں،اس پر رحمت خاص کرتے ہیں اور جس پر چاہیں اپنا فضل فرمائیں۔حضرات اہل اللہ ان عطاؤں وعنایات سے پر ہوتے ہیں انہی اللہ کے خاص بندوں کے نقش پا کو صراط مستقیم بتایا گیا،حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

درحقیقت اہل اللہ کا وجود کرامت سے اور خلق کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت دینا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور مردہ دلوں کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے آیات عظمیٰ ہے یہی لوگ زمین کا امن اور غنیمت روزگار ہیں۔**لھم یرزقون ولھم یمطرون۔** انہیں کی شان میں وارد ہے۔ان کا کلام ودوام سے اوران کی نظر شفاء سے یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ہم نشین ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشیں بدبخت نہیں ہوتا اور ان کا دوست رحمت حق سے ناامید نہیں ہوتا۔وہ علامت میں سے گروہ کا جھوٹا اور سچا جدا ہو سکے یہ ہے کہ جو شخص شریعت پر استقامت رکھتا ہو اور اس کی مجلس میں دل کو حق تعالیٰ کی طرف رغبت اور توجہ پیدا ہو جائے اور ماسوا کی طرف سے دل سرد ہو جائے،وہ شخص سچا ہے(مکتوبات شریف دفتر دوم،مکتوب192)

بلاشبہ اللہ والوں کی صحبت،تعلیمات اور ملفوظات سے انسان کی بگڑی زندگی بنتی وسنورتی ہے۔یہ ایسے مینارہ نور ہیں کہ ان کی ضیاء پاشی سے تاریک دل روشن ہوتے ہیں ان کی ہر ادا ضوفگن کو اپنانے والا روشن ہوتا چلا جائے گا۔انہیں درفشاں وضیاء بار ہستیوں میں ایک معتبر نام دنیا جنہیں مخدوم اہلسنت پیر طریقت عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ کے نام سے جانتی وپہچانتی ہے۔حضرت قبلہ شاہ صاحب عہد حاضر کی ایک ممتاز شخصیت اور آپ کی ذات گرامی اہل سنت وجماعت کے لئے عظیم نعمت ہے۔ہزاروں کو آپ نے فیض پہنچایا اور ہزار ہا تاریک دلوں کو اپنی نورانی گفتار وملفوظات سے اجالا بخشا۔لوگ آپ کے کلام اور خوش بیانی سے بڑے مستفیض ہوتے ہیں۔آپ معمولی شخصیت نہیں ہیں بلکہ یوں کہئے کہ ایک یکتائے عصر ہیں۔آپ کی صحبت میں رہ کر بہت سوں نے خود کو چمکایا،بنایا اور سنوارا۔آپ ایک مینارہ نور ہیں۔جس کی ضیاء سے اب بھی لوگ منور ہو رہے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ 27 رمضان المبارک 1946ء میں ہندوستان کے ایک شہر ناندیڑ کے علاقے موضع کلمبر میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن،ہندوستان سے حاصل کی اور پاکستان تشریف لانے کے بعد اپنے وقت کے مقتدر علماء جن میں پیر طریقت رہبر شریعت قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ اور جگر گوشہ صدر الشریعہ صاحبزادہ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ اور وقار ملت والدین حضور مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین صاحب کے سامنے زانو تلمذ طے کئے اور تحصیل علم کے بعد اس نور علم

کو پھیلانے کے لئے 1965ء سے باقاعدہ امامت وخطابت کا سلسلہ شروع کیا جو تادم تحریر جاری ہے۔اس دوران آپ نے کئی ملکی اور غیر ملکی تبلیغی دورے بھی کئے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے علم کے نور کو دوسروں تک پھیلایا۔اس سلسلے میں آپ نے متحدہ عرب امارات، سری لنکا، ہندوستان، بنگلہ دیش، برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، اسپین، بیلجیم، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، کینیا، چین، تنزانیہ، زمبابوے، عراق، فرانس، زمبیا، اردن وغیرہ کے متعدد تبلیغی دورے کئے اور علم سے تشنہ لوگوں کی پیاس بجھائی۔اس کے ساتھ آپ نے ملک کی سیاست میں بھی حصہ لیا اور 1985ء کے عام انتخابات میں 47 ہزار ووٹ لے کر پورے کراچی میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور رکن اسمبلی منتخب ہو کر اسمبلی کے فلور پر مسلک حق کے لئے آواز بلند کی اس طرح تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ کا کردار کافی نمایاں رہا اور علماء اہلسنت کے شانہ بشانہ ان تحریکوں میں حصہ لیا۔آپ 1992ء سے جماعت اہلسنت کراچی کے امیر کی حیثیت سے مسلک حق کی خدمت کر رہے ہیں اور عوام اہلسنت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔اتنی مصروفیت کے باوجود قبلہ شاہ صاحب نے تقریر کے ساتھ ساتھ عوام اہلسنت کی علمی تشنگی کو بجھانے کے لئے تحریری میدان میں بھی حصہ لیا۔اور 18 سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں تحریر فرمائی جن میں تصوف وطریقت، امام اعظم، جمال مصطفیٰ ﷺ، مزارات اولیاء اور توسل، رسول خدا ﷺ کی نماز، تبلیغی جماعت کی نقاب کشائی، جنتی لوگ کون؟ اور اسلامی عقائد سرفہرست ہیں۔قبلہ شاہ صاحب 50 برس سے زائد عرصے سے مسلک حق اہلسنت وجماعت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں اور اب بھی ضعف وکمزوری کے باوجود ان کے حوصلے کسی نوجوان سے کم نہیں۔اس بات کا اعتراف صرف راقم ہی نہیں بلکہ ہر خاص وعام کرتا ہوا نظر آئے گا۔آپ کی قائدانہ صلاحیتوں اور پراثر تربیت کی روشنی میں جماعت اہلسنت پاکستان کراچی، شہر کراچی میں منظم طریقے، امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔آپ نے ہر موقع پر مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حق وسچ کی آواز کو بلند کیا۔چاہے وہ اسمبلی کا فلور ہو یا مسجد کا منبر، ہر جگہ حق کے علمبردار کی حیثیت سے نمایاں رہے ہیں۔

آخر میں راقم قبلہ شاہ تراب الحق قادری کی عمر میں برکت کی دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کرتا ہے کہ وہ قبلہ شاہ صاحب کا سایہ ہم عوام اہلسنت پر تادیر تادیر قائم ودائم فرمائے اور قبلہ شاہ کی علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو قبلہ شاہ صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلک رضا کا پاسبان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

راقم

ابوالحسان محمد عدیل رضا القادری

خطیب وامام جامع مسجد بلال نیا آباد کراچی

ماہ ربیع الاوّل میں شاہ صاحب کی انتھک محنت

حضرت علامہ مولانا محمد رئیس قادری (فاضل دارالعلوم امجدیہ)

۱۲ ربیع الاوّل کو نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کو شایان شان طریقے سے منانے کیلئے جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی، ہر سال بھرپور سعی کرتی ہے، ویسے تو 1967ء سے مسلسل جماعت اہلسنّت کی جانب سے ۱۲ ربیع الاوّل کو نیو بولٹن مارکیٹ سے جلوس نکل رہا ہے جو نشتر پارک میں اختتام پذیر ہوتا ہے اور وہاں جلسہ عام ہوتا ہے۔

1992ء میں جب اس وقت کی جماعت اہلسنّت تحلیل ہوگئی اور اس کا دفتر جو محمدی مینشن نزد جوبلی میں ہوتا تھا وہ بند ہوگیا تو پیر طریقت حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری نے جماعت اہلسنّت کی تنظیم سازی کا بیڑہ اٹھایا اور اسی سال جماعت اہلسنّت کراچی کا مرکزی دفتر محمد حسین بلڈنگ نزد پاکستان چوک شاہراہ لیاقت کراچی میں قائم فرمایا۔

اس وقت کراچی چار ضلعوں ایسٹ، ویسٹ، ساؤتھ اور سینٹرل میں منقسم تھا، حضرت شاہ صاحب نے کراچی میں جہاں جہاں بھی لوگ جلوس نکالتے تھے ان سے رابطہ فرمایا اور تمام انجمنوں، جماعتوں اور تنظیموں سے ان کے روٹس معلوم کرکے اور کراچی کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز سے ملاقات کرکے بعض علاقوں سے جلوس نکالنے کا NOC اور بعض کی تجدید کروائی، نیز نشتر پارک میں جلسہ عام شایان شان طریقے سے منعقد کرنے کے حوالے سے بھی NOC حاصل کیا، 1992ء سے لیکر اب تک کراچی کے تمام علاقوں سے جلوس اور جلسہ نشتر پارک کی پرمیشن حضرت شاہ صاحب کے نام سے جاری ہوتی ہے، اب چونکہ انتظامی ڈھانچہ تبدیل ہوگیا ہے اور تمام ڈپٹی کمشنرز کو ختم کرکے کراچی کو اٹھارہ ٹاؤنز میں تقسیم کردیا گیا ہے لہٰذا اب وہ NOC مشترکہ طور پر DIG آپریشن جاری کرتے ہیں۔

جماعت اہلسنّت کراچی کے امیر حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی کوششوں سے عید میلادالنبی ﷺ سے قبل ہر سال جلوس اور جلسوں میں نقص امن کے حوالے سے پہلے ڈپٹی کمشنرز کے آفس میں علماء و عید میلادالنبی منانے والی تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ میٹنگز ہوتی تھیں اور اب سٹی ناظم CCPO، وزیر داخلہ اور گورنر کی جانب سے میٹنگ منعقد ہوتی ہے جس میں انتظامی امور کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

نیز ایک عرصہ سے حضرت شاہ صاحب کا یہ معمول رہا ہے کہ ۱۲ ربیع الاوّل سے قبل کراچی میں جشن عید میلادالنبی ﷺ منانے والی تنظیمات کے صدر اور ناظمین کا ایک اجلاس طلب کرتے ہیں جس میں ان سے جشن عید میلادالنبی ﷺ کے سلسلے میں نکالے جانے والے جلوس اور جلسہ عام کو احسن طریقے سے منعقد کرنے کیلئے مشورہ اور ان کی آراء لی جاتی ہے۔

3 اپریل 2006ء کو میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں بعد نماز عشاء تمام سنی تنظیموں کا نمائندہ اجلاس منعقد ہوا جس میں تنظیموں کے نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

غالباً 3 اپریل 2006ء کو صوبائی وزیر داخلہ عبدالرؤف صدیقی کے دفتر میں جشن عید میلادالنبی ﷺ کے انتظامات کے حوالے سے میٹنگ ہوئی جبکہ 5 اپریل 2006ء کو گورنر سندھ نے گورنر ہاؤس میں علماء کا اسی سلسلے میں اجلاس بلایا جس میں انتظامی امور زیر

غور آئے۔

جماعت اہلسنّت کی طرف سے حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری ہر سال زبانی معروضات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی انتظامی امور کے حوالے سے بھی پیش کرتے ہیں امسال بھی پیش کی جس کا متن درج ذیل ہے "عید میلا دالنبی ﷺ کے موقع پر حسب سابق صبح نو بجے سے لیکررات گئے کراچی کے اٹھارہ ٹاؤنز سے جلوس برآمد ہونگے اس موقع پر مندرجہ ذیل امور کا انتظامیہ کی نظر میں رہنا بے حد ضروری ہے۔

1- کراچی کے جن علاقوں سے جلوس برآمد ہونگے low & order سے متعلق تمام امور حسب سابق روکے جائیں۔

2- جلوس کے دوران بیرونی تخریب کاری پر نظر رکھنا بے حد ضروری ہے۔

3- کراچی کے اٹھارہ ٹاؤنز کے تمام پولیس افسران کے کنٹرول روم میں ذمہ دار حضرات کی موجودگی بھی بے حد ضروری ہے تا کہ بروقت کسی حادثے سے آگاہ کرنے میں مدد ملے۔

4- کراچی کے وہ علاقے جہاں بڑے جلوس برآمد ہونگے جیسے ملیر'سعود آباد' کھوکھراپار'محمود آباد'منظور کالونی' کورنگی' لانڈھی (ناصر کالونی)' کیماڑی' شاہ ولی اللہ روڈ' نیا آباد' لیاری' آباد' شیر شاہ' کھارادر' ناظم آباد' نیو کراچی' فیڈرل بی ایریا' لیاقت آباد کے جلوس کی گزرگاہوں کی صفائی ستھرائی کا انتظام کیا جائے اور جہاں جہاں سڑکوں پر کوڑا کرکٹ' سیوریج وغیرہ کا گندا پانی بہہ رہا ہو ان سب کی صفائی بے حد ضروری ہے۔

5- ایم اے جناح روڈ پر ٹریفک کنٹرول اور صفائی' خاص کر نمائش پر ٹریفک پولیس کی وافر مقدار میں موجودگی ضروری ہے۔

نشتر پارک سے متعلق امور:

☆ اندرون پارک کی صفائی' ایم اے جناح روڈ سے پارک میں داخل ہونے والے راستے کے قریب کوڑے دان کی صفائی' اسی طرح سولجر بازار کی جانب سے نشتر پارک میں داخل ہونے والے راستے کے قریب بھی کچرے کا بہت بڑا ڈھیر ہوتا ہے اس کی صفائی بھی بے حد ضروری ہے۔

☆ نشتر پارک میں جلسہ کے دوران انتظامیہ بیرونی تخریب کاروں پر کڑی نظر رکھے۔

☆ KESC کے محکمہ کو بمع ایک یا دو گاڑیوں کے حسب سابق Alert رکھنا اور دو جنریٹرز کی فراہمی۔

☆ اندرون نشتر پارک تنصیب شدہ لائیٹس کو بھی حسب سابق مغرب کے وقت کھولنے کا اہتمام۔

☆ وضو کیلئے دو واٹر ٹینکرز کی موجودگی حسب سابق ضروری ہے۔

نیز اس کے علاوہ ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل سے قبل ایک بھرپور پریس کانفرنس کا اہتمام کر کے اس سے حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری خطاب فرماتے ہیں امسال 8 اپریل 2006ء کو یہ پریس کانفرنس جماعت اہلسنّت کراچی کے دفتر میں منعقد ہوئی جس میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا کے تقریباً تمام نمائندگان نے شرکت کی' پریس کانفرنس میں جلوس اور جلسہ عید میلا دالنبی ﷺ میں دہشت گردی کے امکانات کا جائزہ لینے کیلئے کہا گیا تھا' پریس کانفرنس سے متعلقہ اقتباس درج ذیل ہے۔

جماعت اہلسنّت کی طرف سے کراچی شہری حکومت کے ناظم' تمام ٹاؤن ناظمین' DIG (آپریشن) کراچی' DIG ٹریفک' تمام

ٹاؤنز پولیس آفیسرز، کے ای ایس سی، کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ اور دوسرے متعلقہ محکموں کے سربراہوں سے اپیل کی گئی ہے کہ۔

☆جن راستوں سے جلوس گزریں گے ان کی فوری طور پر مرمت کی جائے۔

☆سڑکوں پر صفائی کا مکمل بندوبست ہونا چاہیئے۔

☆اگر سڑکوں پر کہیں گندا پانی کھڑا ہو جس سے شرکاء جلوس کے کپڑے ناپاک ہوسکتے ہیں کراچی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ اس گندے پانی کی نکاسی کا فی الفور بندوبست کرے، نیز بارش اور ہر قسم کی غیر یقینی صورتحال سے نمٹنے کیلئے ہر ممکن اقدام کرے۔

☆کے ای ایس سی کے اعلیٰ عہدیدار اس بات کو یقینی بنائیں کہ میلاد النبی ﷺ کے جلسوں اور جلوس کے دوران بجلی کا بریک ڈاؤن نہ ہو اور جلوسوں کے اختتام پر جو جلسہ عام نشتر پارک میں منعقد ہوگا وہاں متبادل انتظام کے طور پر ایک گاڑی اور جنریٹر مہیا کیا جائے۔

☆امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر بم ڈسپوزل اسکواڈ فائر بریگیڈ کے عملے کو بھی الرٹ رکھا جائے تاکہ کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال سے نمٹا جاسکے۔

موجودہ حالات میں جبکہ شہر کراچی میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں ایسے واقعات کے انسداد اور ان اجتماعات اور جلوسوں میں کسی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کیلئے پولیس کی بھاری نفری اور ایجنسیوں کو کڑی نگرانی کی ضرورت ہے اس مسئلہ پر CCPO کراچی، DIG کراچی، کور کمانڈر اور DG رینجرز خصوصی توجہ فرمائیں، نیز ہنگامی حالات سے نمٹنے کیلئے ہر ٹاؤنز میں کنٹرول روم قائم کیا جائے اور ان کنٹرول روم کے فون نمبر اخبارات کے ذریعے تشہیر کئے جائیں تاکہ کسی ناخوشگوار واقعہ کی بروقت اطلاع دی جاسکے اور نشتر پارک کے قریب بھی ایک کنٹرول روم قائم کیا جائے، نیز تمام شرکاء جلوس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ان جلوس میں ادب واحترام کو برقرار رکھیں منفی اور دل آزاد نعروں سے پرہیز کریں، جہاں جہاں سے بھی جلوس نکلتے ہوں شرکاء جلوس کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ نظم وضبط کو برقرار رکھیں۔

نیز میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں میں یہ عہد کریں کہ ہم پاکستان کو نظام مصطفی ﷺ اور اخوت ومحبت کا گہوارہ بنائیں گے اور تعلیمات مصطفوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے ہر قسم کے تعصّبات کا خاتمہ کرنے کی جدوجہد کرینگے۔

یہ سب کچھ بیان کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ قارئین جان لیں کہ جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی اور اس کے امیر حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری عید میلاد النبی ﷺ کو شایان شان طریقے سے منانے کیلئے کتنی تگ ودو فرماتے ہیں، تمام تنظیموں، جماعتوں اور انجمنوں سے رابطہ ایک مشترکہ اجلاس اور پھر انتظامی معاملہ کے حوالے سے حکومتی نمائندوں کے ساتھ اعلیٰ سطحی اجلاس، نیز تمام تر کوششوں کے بعد نشتر پارک میں اسٹیج سجا کر تمام سنی تنظیمات کے قائدین کو خطاب کا موقع دینا، یقیناً یہ جماعت اہلسنّت اور اس کے امیر حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کا بڑا پن ہے۔

۱۲ ربیع الاوّل شریف، عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک دن نشتر پارک میں ہونیوالے بم دھماکے کو عرصہ گزرنے کے بعد بھی قاتلوں کا سراغ نہ لگ سکا جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ بہت کم ہے یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا یہ ایک ایسا سانحہ تھا کہ جس کی ہماری تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، نبی امن وآشتی کے میلاد شریف کی محفل فضا درود وسلام کی صداؤں سے گونج رہی تھی، عید کا دن تھا ہر چہرہ پر مسرت اور پرکیف تھا، جماعت اہلسنّت کراچی کے امیر سنیوں کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری اپنی گرج دار آواز میں عاشقان مصطفی ﷺ کے قلوب کو گرمارہے تھے۔اس دوران مغرب کی اذان ہوجاتی ہے اور عاشقان مصطفی ﷺ اللہ

تبارک وتعالی کی بارگاہ اقدس میں سجدہ ریز ہوجاتے ہیں ہر شخص باوضو ہے کوئی حالت سجدہ میں اپنے رب کو سبحان ربی الاعلی کہہ رہا ہے کوئی رکوع میں اسے سبحان ربی العظیم کہہ رہا ہے کوئی قومہ میں سمیع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کہہ رہا ہے ایسے میں ایک زوردار دھما کہ ہوتا ہے اور دو جہاں کیلئے رحمت بن کر آنیوالے آقا ﷺ کے غلاموں کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہیں اور ذکر مصطفے ﷺ سے معطر فضا یک لخت آہ وبکا اور چیخ وپکار میں بدل جاتی ہے یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ جسے کسی بھی اعتبار سے معمولی حادثہ قرار نہیں دیا جاسکتا' لیکن افسوس ہے ان افراد پر جو اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں اور ایسے موقع پر اپنے اندر کا بغض نکال کر اور علماء اہلسنّت کے خلاف زہر اگل کر انہیں منتشر کرنے عوام اہلسنّت کو علماء ومشائخ سے بدظن کرنے اور اس کے نتیجے میں اس سانحہ فاجعہ پر اہلسنّت کے مضبوط موقف کو کمزور کر کے قاتلوں کو بچانے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں اور جتنے بھی افراد ہیں یہ ایسے بہادر ہیں کہ کہیں بھی اپنا نام ظاہر نہیں کرتے' پمفلٹ چھاپتے ہیں تو فرضی تنظیم کے نام سے جس کا پتہ نہیں ہوتا' اخبار میں بیان بھیجتے ہیں تو فرضی ناموں سے' رسالوں میں لکھتے ہیں تو س۔الف۔الف جیسے فرضی ناموں اور اشاروں سے اور اس زعم میں رہتے ہیں کہ انہیں کوئی پہچان نہیں سکے گا لیکن انہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے لاکھ ہوشیاری کے باوجود ایسے ثبوت چھوڑ دیئے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ یہ زہر اگلنے والا کون ہے' یہ کہہ کر لوگوں کے ذہن خراب کرنا حضرت شاہ صاحب نے اسٹیج پر نماز کیوں نہیں پڑھائی اور دو دو جماعتیں کیوں ہوئیں جو شہید نہیں ہوئے وہ کیوں بچ گئے؟ اور یہ شاہ صاحب اپنے لوگوں کو نیچے لے کر چلے گئے اس قسم کی باتیں کرنے والے اہلسنّت کے دوست نہیں بلکہ دشمنان اہلسنّت کے ایجنٹ ہیں' واضح ہو کہ نشتر پارک میں آنے والا ہر سنی یہ بات جانتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کا کئی برسوں سے یہ معمول ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاوّل کو عصر اور مغرب کی نماز میدان میں پڑھاتے ہیں اور امسال بھی حسب سابق آپ نے دونوں نمازوں کی امامت فرمائی اور اسٹیج پر بھی سالہاسال سے مغرب کی نماز ہوتی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے' رہا سوال یہ کہ شاہ صاحب اپنے لوگوں کو لیکر نیچے چلے گئے' یہ بھی جھوٹ ہے اور گمراہ کرنے کی سازش ہے' واضح رہے کہ حضرت شاہ صاحب کے علاوہ جماعت اہلسنّت کراچی کابینہ کے تمام افراد مولانا ابرار احمد رحمانی' نائب امیر' مولانا خلیل الرحمٰن چشتی ناظم اعلیٰ' مولانا قاری مصلح الدین ہاشمی' نائب ناظم' مولانا سید عبدالوہاب قادری' نائب ناظم' مولانا محمد کامران قادری' ناظم مالیات' محمد احمد صدیقی ناظم نشرواشاعت' جماعت اہلسنّت کراچی ٹاؤنز کے امراء اور ناظمین اور جماعت اہلسنّت کے اہم کارکنان سبھی دھماکے کے وقت اسٹیج پر موجود تھے ان کے علاوہ حضرت شاہ صاحب کے صاحبزادے سید شاہ سراج الحق قادری' حضرت کے داماد مولانا سید زمان علی جعفری' حضرت کے دو پوتے سید شاہ ابرار الحق اور سید شاہ منہاج الحق اور سانحہ میں سب سے زیادہ شہید ہونیوالے افراد بھی جماعت اہلسنّت کے عہدیدار اور کارکنان ہی تھے' اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت شاہ صاحب محفوظ رہے شاہ صاحب قبلہ کی ذات بابرکات سے نا جانے کتنے لوگ ہدایت پاتے ہیں یقیناً ان کا وجود ہم سنیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ ان کا سایہ ہم پر سلامت رکھے' جو شہید نہیں ہوئے، کیوں بچ گئے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض افراد کو شہادت کا رتبہ عطا فرمایا اور بعض کو غازی ہونے کا شرف بخشا' اس سانحہ کی اطلاع ملتے ہی جماعت اہلسنّت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی ملتان اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ راولپنڈی سے فوراً کراچی پہنچ گئے حضرت شاہ صاحب قبلہ نے اسی شب دارالعلوم امجدیہ میں کانفرنس سے خطاب کیا' چونکہ سانحہ ایسا غیر معمولی تھا چنانچہ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے تمام نمائندے پہنچ گئے اور حضرت شاہ صاحب قبلہ نے غم سے نڈھال ہونے کے باوجود نہایت حوصلے سے مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا۔

جگر گوشۂ خطیبِ پاکستان، سرمایۂ اہلسنت
حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی زید مجدہ

حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی صاحب نے امیر جماعت اہلسنت کراچی ہونے تک بہت محنت کی ہے۔اس طویل سفر میں انہیں تجربات وحوادث نے ایک جہاں دیدہ، رہ بر ورہ نما بنا دیا ہے۔اپنے نام اور کام کے لحاظ سے وہ اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں۔ارضِ دکن سے وابستہ حضرت شاہ صاحب اپنے مزاج اور انداز میں بھی منفرد ہیں۔موجودہ عہد میں مسلک حق اہل سنت وجماعت کی نمائندہ شخصیات میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

فاضل نوجوان مولانا محمد شہزاد صاحب جوانہی کی نسبت سے خود کو ''ترابی'' لکھتے ہیں، ان کے بارے میں کتاب مرتب کر رہے ہیں۔خوشی ہے کہ شاہ صاحب کی شخصیت اور خدمات پر تحسین وستائش ان کی موجودگی میں انہیں پیش کیا جارہا ہے۔

اللہ کریم جل شانہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے حضرت شاہ صاحب کو صحت وبرکت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

آمین

والسلام

کوکب نورانی اوکاڑوی

Pakistan Soap Manufacturers Association

(Affiliated with Federation of Pakistan Chambers of Commerce & Industry)

مشہورومعروف ادیب محترم المقام سیداعجازاحمد صاحب

قارئین کرام کی خدمت میں پہلے اپنامختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔ بارگاہ رب العزت میں مقام شکر بجالاتا ہوں، اپنی والدہ مرحومہ کی تربیت و دیگر بزرگوں کی محبت کے طفیل صحیح العقیدہ ہوں۔ اوائل عمری سے اب تک عشق رسول ﷺ واہل بیت سے عقیدت کوٹ کوٹ کر بھری ہے، پھر بھی رہ ......

دل میں دنیا کی چاہ باقی ہے — خواہش عزوجاہ باقی ہے
اس پہ طُرّہ کہ معرفت کی طلب — کافی چلنے کو راہ باقی ہے

حضرت سید شاہ تراب الحق صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ کی ہمہ جہت شخصیت پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے عمومی طور پر اوراہلیان کراچی کے لئے خصوصی طور پر باعث فیوض وبرکات ہے۔ان کی عالمانہ صلاحیتوں کا احاطہ کرنا مجھ جیسے کم علم کے لئے دشوار ہے۔معلوم ہوتا ہے (اغلب گمان ہے) کہ رب ذوالجلال نے اپنے پسندیدہ دین کی نشرواشاعت وفروغ کے امور کے لئے شاہ صاحب کا انتخاب کیا ہے اور موصوف نے مالک حقیقی کے اس فیصلے پر لبیک کہا اور اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش وکاوش میں ہمہ وقت مصروف ہیں، بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ موصوف نے اس کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی وقف کردی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو علم دین کا بے بہا خزانہ عطا فرمایا ہے جو ان کی تحریر سے آشکار ہے، جسے پڑھ کر خلق خدا مستفیض ہوتی ہے لیکن اللہ وحدہ لاشریک نے انہیں تقریر کا جوفن مرحمت فرمایا ہے وہ انہیں دیگر اکابرین وعلماء دین سے منفرد کرتا ہے۔انبیاء علیہم السلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ و دیگر بزرگان دین کی زندگی کے گوشوں کا بیان اس قدر اثر انگیزی سے کرتے ہیں جس کی مماثلت فی زمانہ کسی دوسرے عالم سے ممکن نہیں۔اسلاف کی عظمت اور فرق مراتب پر نہ صرف ان کی دسترس ہے، بلکہ انتہائی باریک بینی سے گہری نظر رکھتے ہیں۔موصوف کے اس طرز کے بیانات عقائد کی درستگی کے لئے معاون ہیں۔

دیگر علماء دین کے مقابلے میں شاہ صاحب نہ صرف اپنے اسلاف کی ایثار وقربانیوں کے معترف ہیں، جو ان بزرگان دین نے دین اسلام کی بقاء کے لئے دیں بلکہ اس کی توجیہ اور تمثیلات کا مدلل بیان اتنی عمدگی سے کرتے ہیں کہ بات دل ودماغ میں اتر جائے۔اپنے اسلاف وبزرگان دین سے قلبی لگاؤ ہے جبھی تو ان کے یوم ولادت اور یوم وفات کے کسی موقع کو فراموش نہیں کرتے اور اپنی تقاریر میں گاہے بہ گاہے یاددہانی کراتے رہتے ہیں۔

اگر قبلہ شاہ صاحب میری اس بات کو بے ادبی تصور نہ کریں تو اس عبارت کے توسط سے ایک پیغام دینا چاہتا ہوں ''خالق کائنات نے آپ کو تحریر اور تقریر دونوں فنوں سے نوازا ہے۔ آپ کے معتقدین کی تعداد ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ہے۔ اگر آپ اپنے بیانات اور تقاریر کے ذریعے آج کے معاشرے میں رچی بسی چھوٹی بڑی برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اصلاحی تقاریر کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑے طبقے کو انشاء اللہ نیک اعمال کی توفیق مل جائے گی

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

میری اس گزارش کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی تحریر و تقریر میں اصلاح معاشرے کا پہلو نہیں ہوتا۔ آپ کی بیشتر تقاریر میں جو مضامین بیان کئے جاتے ہیں، ان سے اصلاح کا پہلو اخذ کرنا کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ معاشرے کی ایک ایک برائی کی نشاندہی اگر صاف اور عوامی زبان میں بیان کی جائے اور اس سے بچاؤ کی تدابیر اور اعمال حسنہ کی رغبت کے بیانات ہوں تو عوام الناس کی ایک بڑی تعداد انشاء اللہ عمل پیرا ہوگی۔

سید اعجاز احمد

سیکریٹری جنرل

آل پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

Office of The Municipal Administration Baldia Town Karachi.

آفس آف دی ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن بلدیہ ٹاؤن کراچی

Dr. Qari Liaqat Ali Khan
N. Nazim U/C,1/ Member Town Council
Baldia Town Karachi
Justices of Peace & Chairman
City Government Town Insaf Banch West Karachi
0333-2193942
0346-2815556
021-2815556
021-2817274

بے حد بے حساب حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لئے جو دلوں کے حال جانتا ہے۔ درود وسلام نبی ﷺ و آل نبی واصحاب رضی اللہ عنہ پر جن کی شفاعت کا ہر مومن طلب گار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور اولاد نبی ﷺ سید علامہ شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کی شخصیت دنیائے اہلسنت کے لئے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مجھ فقیر کو مساجد و مدارس کے سلسلے میں محترم شاہ صاحب سے قریبی واسطہ ورابطہ رہا ہے۔ شاہ صاحب کی اہلسنت کے لئے بے انتہا قربانیاں ہیں۔

بس دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک شاہ صاحب کو عمر خضر عطا فرمائے اور اللہ منافقوں کی منافقت، حاسدوں کے حسد، شریروں کے شر، ظالموں کے ظلم، زمینی، آسمانی بلیات و مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خیر اندیش
ڈاکٹر لیاقت علی خان
چیئرمین ٹی آئی سی، سٹی گورنمنٹ

پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید عمر دراز شاہ مشہدی نقشبندی زید مجدہ

حامداومحمداونصلیا محمداً

امابعد

عالم باعمل، فخر اہلسنت، بقیۃ السلف، شیخ العلماء، شیخ المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف اسرار و رموز طریقت و معرفت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی، دامت برکاتہم العالیہ مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے عظیم مبلغ اور مجدد دین وملت حضرت مولانا امام شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی افغانی علیہ الرحمہ کے کراچی میں سفیر ہیں، اہلسنت و جماعت کے روح رواں بلند مرتبہ شخصیت ہیں۔ مسلک کے لئے ان کے کارنامۂ ہائے نمایاں کے سب معترف ہیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں سے انہوں نے کراچی میں بے پناہ مسلک حق کو عروج بخشا۔

غالباً دارالعلوم امجدیہ کراچی میں درس نظامی میں میرے ہم درس رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عروج عطا فرمائے۔ میں ان کی شخصیت کے تمام پہلوؤں پر کما حقہ روشنی نہیں ڈال سکتا، مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ سنیوں کے لئے ان کی مندرجہ ذیل کوششیں گراں قدر ہیں:

1: ہمیشہ تنظیمات اہلسنت کو یکجا کرنے اور ایک ہی پلیٹ فارم سے اہلسنت کی طاقت کو منوانے کی سعی شامل ہیں۔

2: اہلسنت کو سیاسی اور مذہبی طور پر اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے گراں قدر خدمات ہیں۔

3: پاکستان کے علاوہ یورپ میں دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور عملی طور پر بذات خود تبلیغی دورے کرنا۔

4: ملک پاکستان اور بیرونی ممالک میں دین اسلام کی حقیقی شکل پر قدغن لگانے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا جس میں گستاخانِ رسول، گستاخِ صحابہ، گستاخِ اولیاء و دیگر کاموں میں سرفہرست ہیں۔

5۔ مسلک اہلسنت بالخصوص جماعت اہلسنت پاکستان کے داخلی و خارجی امور میں آپ کی خدمات گراں قدر ہیں۔

فاضل نوجوان ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا محمد کامران قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان جب کسی سے ملتا ہے تو کچھ نہ کچھ اثر لیتا ہے، یا اثر چھوڑتا ہے۔ چاہے کسی بھی مذہب سے وہ انسان تعلق رکھے۔ لیکن یہ بات کتاب وسنت سے واضح ہے کہ مسلمان سے میل وملاقات دنیاوی واخروی دونوں فائدے ہیں اور اس میں بھی تامل کرنے کی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں میں جو صالحین میں شمار کئے جاتے ہیں اور مخلوق میں عامۃ المسلمین جیسے اچھا جانے وہ عنداللہ بھی اچھا ہوتا ہے تو ان کی صحبت بااثر کے فیض سے متمتع آدمی کتنا ہوگا۔ فقیر محمد کامران قادری رضوی سے کہا گیا کہ قبلہ سیدی شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کے متعلق تاثرات قلمبند کئے جارہے ہیں۔ آپ کے کیا تاثرات ہیں۔ سو فقیر راقم الحروف نے اپنے لئے سعادت جانتے ہوئے یہ چند باتیں جو شب وروز کا مشاہدہ ہے، تاثرات کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

قبلہ شاہ صاحب کی زیارت اور دست بوسی کا شرف

میں راقم الحروف محمد کامران قادری رضوی اپنے بڑے بھائی محمد عمران قادری زید مجدہ کے ساتھ 1991ء میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم امجدیہ کے آفس میں بغرض داخلہ درس نظامیہ کے لئے حاضر تھا۔ لوگ ایک دائرہ کی صورت میں بیٹھے تھے۔ میری گردن جھکی ہوئی زمین کی طرف مائل تھی کہ میں نے محسوس کیا کہ لوگ ایک دم کھڑے ہونے لگے جو موجود تھے، وہ لمحہ بھر میں سب کھڑے ہوگئے۔ میں نے بھائی سے پوچھا یہ لوگ کیوں کھڑے ہوگئے؟ بھائی نے آہستہ سے جواب دیا، شاہ صاحب آگئے۔ یہ گفتگو تقریبا 40 سیکنڈ میں مکمل ہوگئی ہوگی۔ میں اور بھائی بھی نیچے نگاہ کئے کھڑے ہوگئے۔ میری نظر سب سے پہلے شاہ صاحب کے گورے گورے پاؤں پر گئی۔ ٹخنے سے اونچا بڑا شاندار وضع قطع کا پاجامہ اور پھر شاہ صاحب کو دیکھنے کے لئے بجلی سے بھی تیز میری نظر آپ کے وجیہہ (چہرے) پر پڑی اور کمرے میں قبلہ شاہ صاحب کے سلام کی آواز گونج رہی تھی اور لوگ دست بوسی کررہے تھے۔ الحمدللہ! ہم نے بھی دست بوسی کی۔ معطر ومعنبر دست بوسی سے دل ودماغ بھی ہمارے مہک گئے۔ پھر مجھے نہیں معلوم اور نہیں یاد کہ بھائی نے کیا بات کی، لیکن ہم وہاں سے داخلہ فارم پر کرکے نکلے تو میرے سوالات کا بھرمار کے شاہ صاحب کا کیا نام ہے۔ شاہ صاحب روزانہ یہاں تشریف لاتے ہیں۔ شاہ صاحب کس مسجد میں ہوتے ہیں اور میں نے کئی سوالات کرڈالے، بس میرے ذہن میں قبلہ شاہ صاحب کا وہ پروقار انداز میں کمرے میں داخل ہونا اور لوگوں کا ایک دم والہانہ انداز میں تمام لوگوں کا ایک ساتھ کھڑا ہونا اتنا اچھا لگا کہ میرا دل شاہ صاحب کا ہوگیا۔ اور میں انتظار کرنے لگا، جلدی سے رات گزرے اور مدرسہ جاکر دوبارہ شاہ صاحب کی زیارت کروں۔ یہ پہلی زیارت شاہ صاحب کی تھی۔ دل نے طے کرلیا آدمی کو ایسا باوقار عالم ہونا چاہئے پھر میں قبلہ شاہ صاحب کے پاس جاتا ہوا ڈرتا لیکن جب بھی میں آپ کے پاس حاضر ہوتا تو اتنی شفقت فرماتے اور جو باتیں آپ ایک منٹ یا دو منٹ کی مجھ سے فرماتے اگر آپ یقین کامل اور بزرگوں کی باتوں کی برکت اور لذت کے پیش نظر ملاحظہ کریں تو مجھے آج بھی کئی باتیں من وعن یاد ہیں۔ قبلہ شاہ

صاحب کی شفقت مہربانی کو طلباء وعوام محسوس کرتے ہیں کہ صرف زبان سے شفقت ہی نہیں بلکہ ہر اعتبار سے آپ طلباء وعوام وعلماء پر شفیق مہربان ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب اپنے بزرگوں کا ذکر جب بھی کرتے خیر سے ادب سے اوران کی باتوں کا اکثر ذکر فرماتے ہیں۔ یہ چیز بھی ہمیں سیکھنے کو ملی۔ کبھی مفتی اعظم ہند کا ذکر تو کبھی قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ اور کبھی مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ اور برملا فرماتے، یہ ہمارے استاد ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب اکابر علماء کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ اکثر اپنی نشست میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کے آئیڈیل ذوات میں مرکزی حیثیت تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ہے۔ لیکن اکابر علماء کی بھی بڑی صحبت شاہ صاحب نے اختیار فرمائی، آج کوئی اکابرین کے کارنامے پر سیر حاصل گفتگو نہیں کرتا۔ قبلہ شاہ صاحب جہاں امت مسلمہ کی آخرت سنوارتے ہیں، وہاں بے شمار سائلوں کے دنیاوی مسائل کا حل بھی قبلہ شاہ صاحب کے در سے ہوتا ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو زمین پر ٹھہرانا چاہتا ہے، تو لوگوں کو منفعت اس سے وابستہ کر دیتا ہے تو لوگ عرصہ دراز تک ان کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ یہ تحریر شاہد ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مظہر ہے اور جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے اور قبلہ شاہ صاحب یہ نہیں کہ روز ملتا ہے تو اس کا مسئلہ صرف حل کریں بلکہ اورنگی 13/9 گبول کالونی میں ایک شخص کو مرید کروایا، ایک عرصے کے بعد معاملہ یہ ہے وہ دوبارہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا شاہ صاحب کے پاس چلیں۔ میں نے کہا خیریت تو ہے بڑی جلدی پیر صاحب یاد آ گئے۔ کبھی آپ نے دوبارہ چلنے کا نام نہ لیا تو کہنے لگے، چلیں تو صبح کام ہے، میں نے کہا کیا کام ہے، کہنے لگے خالی پلاٹ پر علاقے کے چند لوگوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ شاہ صاحب کے پاس چلنا ہے۔ یہ بات تقریباً 15 سال پرانی ہے۔ میں نے کہا کہ پلاٹ کا معاملہ ہے تو شاہ صاحب کیا کریں گے۔ وہ صاحب کہنے لگے لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ شاہ صاحب کی پرچی لے آئیں کہ آپ شاہ صاحب کے مرید ہیں اور یہ لوگ آپ کو تنگ کر رہے ہیں۔ اس لئے میں جانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا آپ چلے جائیں اور میں رئیس بھائی سے فون پر بات کر لوں گا۔ جو کہ قبلہ شاہ صاحب کے پاس ہوتے ہیں۔ میں نے فون پر رئیس بھائی سے کہا کہ اورنگی سے ایک صاحب آ رہے ہیں۔ شاہ صاحب کے مرید ہیں لیکن بڑے عرصے سے غائب تھے۔ اب دیکھ لیں کیا کرنا ہے اس کا مسئلہ پلاٹ کا حضرت مولانا رئیس بھائی نے جواب میں کہا کہ بھیج دیں۔ میں نے کہا کہ بہت عرصہ سے کبھی نہیں آیا رئیس بھائی نہ کہ مولانا! شاہ صاحب کا مرید ہے چلیں دیر سے آیا، آیا تو صحیح۔ اب پیر جانیں مرید جانے۔ یہ صاحب گئے۔ شاہ صاحب سے رقعہ لائے اور پنچائیت کمیٹی کو دے دیا۔ بس اسی دن سے ان کا کام آسان ہو گیا۔ ہم نے جان لیا کہ جو کام ہمارے لئے مشکل ہے وہ قبلہ شاہ صاحب کے قلم کی سیاہی نے آسان کر دیا۔

فقہ میں قبلہ شاہ صاحب فقہی مسائل میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور جلسہ کے دوران ہونے والے سوالات ایسے شاندار انداز میں حوالہ جات کے ساتھ دیتے ہیں، رمضان المبارک کی 21 ویں شب میں ایک نشست میں آپ کے سوالات حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری کے جوابات کے عنوانات سے ہوتی ہے جس میں حضرت قبلہ شاہ صاحب ڈھائی گھنٹے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ میں نے اس محفل میں غور کیا کہ قبلہ شاہ صاحب کے جوابات میں کسی جگہ بھی سست روی یا اکتاہٹ نہیں بلکہ سوال مذہبی ہو یا سیاسی، ذاتی ہو یا اجتماعی، سب کے جوابات مدلل اور بحوالہ دیتے ہیں۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جو لوگ جس کام کے لئے دنیا میں آئے ہیں وہ کام ان کے لئے آسان ہوتا ہے تو قبلہ شاہ صاحب دینی خدمات اور خلق کو خالق کی طرف مائل کرنا یہ قبلہ شاہ صاحب کے لئے آسان

ہوگیا۔ حالانکہ 2009ء رمضان المبارک میں قبلہ شاہ صاحب کے بڑے صاحبزادہ شاہ سراج الحق سخت بیمار تھے اور کومے کی حالت میں لیاقت نیشنل میں زیرِ علاج تھے۔ اور ادھر قبلہ شاہ صاحب دین کے فروغ میں منہمک تھے۔ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتو ڈھائی گھنٹے فقہی سوالوں کے جوابات تو درکنار آدھے گھنٹے کی تقریر بھی مشکل سے کرپائے کہ لختِ جگر موت وحیات کی کشمکش میں ہو اور والد اتنے انہماک سے دین کے کام میں بھی لگے ہوں۔ یہ ماننا پڑے گا۔

یہ انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کہا تھا۔

اپنے دل کا ہے انہی سے آرام سونپے ہیں اپنے سب انہی کو کام
لو لگی ہے اب اس در کے غلام چارۂ دردِ رضا کیا کرتے ہیں

حاضری دربارِ نبی ﷺ پر آلِ نبی کے ساتھ

الحمدللہ! فقیر کو بڑی حسرت تھی کہ قبلہ شاہ صاحب کے ساتھ حاضری حرمین شریفین نصیب ہوجائے۔ میں اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ 2002ء شعبان المعظم میں روانہ ہوا۔ عمرہ کی سعادت کے لئے جیسے ہی عمرہ کے لئے صبح 8 بجے حرم شریف میں بیٹھے لوگوں پر پڑی تو دیکھا کہ لوگ اشراق سے فارغ ہوکر حرم سے باہر جارہے تھے، طواف مکمل ہونے کو تھا کہ مطاف کسی حد تک خالی ہوچکا تھا اور دور دور تک لوگ بیٹھے نظر آرہے تھے کہ ایک دم قدم ڈگمگائے، یہ کون ہے؟ میری زبان سے نکلا......شاہ صاحب ہیں، شاہ صاحب ہی ہیں۔ بس والدہ کی وہیل چیئر اپنے ساتھی شوکت قادری کو پکڑائی اور میں شاہ صاحب کی طرف لپکا۔ پیچھے سے قدم کے تلوے کا بوسہ لیا اور سلام عرض کیا۔ قبلہ شاہ صاحب نے مجھے دیکھا۔ سلام کا جواب دیا اور فرمانے لگے، مبارک ہو۔ ارے مولانا یہ کیا چوماچاٹی کررہے ہو، ابھی کوئی نجدی دیکھے گا تو شرک کا فتویٰ دے گا۔ دو دن حرم مکہ میں ساتھ رہے اور اس کے بعد مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ قبلہ شاہ صاحب سے میں نے عرض کیا حضور ﷺ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ شاہ صاحب نے فرمایا آپ کا نام لے کر میں نے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں دعا کردی ہے۔ میں نے دیکھا قبلہ شاہ صاحب نے مدینہ منورہ میں ایک بہت بڑے پروگرام محفل میلاد سے خطاب کیا اور اس میں بھی کئی مشکل سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ میری زندگی کے انمول لمحات تھے جو قبلہ شاہ صاحب کے ساتھ مدینہ منورہ میں دربارِ نبی ﷺ میں آلِ نبی کے ساتھ گزارے، میں نے ایک بار کہا تھا کہ مدینہ منورہ میں ساتھ ہو ملاقات ہو۔ شاہ صاحب نے فرمایا تھا انشاءاللہ ہوجائے گی۔ یہ قلندر کی زبان سے نکلا تھا۔ میں نے یقین کرلیا تھا کہ ہوگی لیکن معلوم نہ تھا کہ کب اور کون سے سن اور کون سے مہینے میں شرف ملاقات مدینے میں ملے گا۔

خادم الاولیاء پیر طریقت صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا سید احمد علی شاہ حنفی سیفی ترمذی مدظلہ

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علی اٰلہ واصحابہ اجمعین، اما بعد! حضرۃ العلام السیف الصمصام زبدۃ العلماء العظام صاحب المناقب العلیۃ والفھم الثاقب جامع التحقیق والتدقیق، معلم الحق والتصدیق، الحبر النحریر بالذھانہ والذکاوۃ الفاضل الجلیل، محب الرضاء فصیح اللسان والبیان، الادیب الکامل، عاشق الرسول ﷺ، المتشرف بالعلوم العملیہ والنظریہ، الغیور، الشجاع، المجاھد، التقی، الجواد، مولی المسٰکین، المحب فی اللّٰہ والمبغض فی اللّٰہ، صاحب الشریعۃ و مرشد الطریقۃ اعنی، الشیخ الفاضل السید شاہ تراب الحق القادری الرضوی زید مجدہ

حضرت علامہ، تیز دھار تلوار، صاحب مناقب عالیہ، سریع الفہم، تحقیق وتدقیق کے جامع، حق وسچ کے معلم، ذہین وذکی، صاحب قلم، فاضل جلیل، امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے محبّ، زبان وبیان کے شہسوار، ادیب کامل، عاشق رسول ﷺ، پاسبان مسلک رضا، علوم علیہ ونظریہ سے متصف، صاحب بصیرت سیاست دان و منتظم، غیرت مند مسلمان، بہادر، مجاہد، متقی، سخی، مساکین وضرورت مندوں کے سرپرست، میری مراد حضرت پیر طریقت رہبر شریعت، شیخ فاضل سید شاہ تراب الحق قادری رضوی (اللہ ان کی عمر دراز فرمائے) جو اپنے وقت کے بے مثال مسلمان اور مجاہد ہیں، جن کی زندگی مسلک حق کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ جن کا جینا مرنا، اٹھنا بیٹھنا، اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ حضرت شاہ صاحب مسلک حق اہلسنت کی خدمت کے لئے دن رات مصروف عمل ہیں اور ایک عبقری شخصیت کے مالک ہیں۔ جن کی شخصیت میں حق گوئی اور حق پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں، جو باطل قوتوں کا ڈٹ کر بڑی بے جگری سے ہر محاذ پر برسرِ پیکار رہتی ہے۔ اور اعلاء کلمۃ الحق کے معاملہ میں کسی مصلحت پسندی کا شکار نہیں ہوتی۔ ایسی ہستی اہلسنت کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ جن کی قدر کرنا نا گزیر ہے۔

آپ کا نام سید شاہ تراب الحق ہے اور آپ کے والد کا نام سید شاہ حسین (نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ) ہے۔ آپ 27 رمضان المبارک 1946ء میں ہندوستان کی ریاست حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حیدر آباد ہی میں حاصل کی پھر پاکستان بننے کے بعد جب یہاں آئے تو پیر الٰہی بخش کالونی میں سکونت اختیار کی اور اپنی تعلیم وہیں مکمل کی۔ دینی تعلیم اپنے سسر جامع الشریعت والطریقت عالم باعمل مرشد اکمل جناب قاری مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے پائی، بعد ازاں دار العلوم امجدیہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کی جبکہ حدیث کی اعزازی سند بقیۃ الاسلاف شیخ القرآن والحدیث مفتی اعظم وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ نوجوانی سے ہی خطابت کے جوہر دکھانا شروع کئے اور کئی بد مذہبوں خوارج روافض معتزلہ جبریہ قدریہ وغیرہ سے مناظرے کر کے انہیں شکست فاش دی اور مسلک حق اہلسنت کی حقانیت کا بول بالا کیا۔

حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے چھوٹے صاحبزادے مفتی اعظم ہند حضرت علامہ ومولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور ان کی اجازت خلافت کے مستحق ٹھہرے، اسی بناء پر مریدین کی روحانی تربیت بھی فرماتے ہیں۔

1966ء میں آپ کا نکاح حضرت پیر طریقت قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوا۔ یوں آپ کو ان کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا جو یقیناً ایک سعادت ہے۔ آپ کی زندگی کے اوراق ابتداء ہی سے خدمت دین ومسلک حق اہلسنت کی ترویج و اشاعت سے بھرے پڑے ہیں۔ آپ یقیناً خادم الدین والمسلک الحق اہلسنت والجماعۃ ہیں۔ آپ نے کراچی شہر کے مختلف مساجد میں امامت وخطابت کے فرائض نہایت دیانتداری اور سوزدل کے ساتھ انجام دیئے حتی کہ آخر میں اپنے سسر مبارک قاری محمد مصلح الدین رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد میں ان کی ایماء اور حکم پر امامت کا شرف حاصل کیا اور تاحال اس منصب پر فائز ہوتے ہوئے دین متین کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔ آپ کے تین صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں ہیں جن میں سے ایک صاحبزادہ فقیہ العصر حضرت علامہ سید عبدالحق شاہ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عالم دین بنے اور دین متین کی خدمت میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں اور آپ کی ایک صاحبزادی نے خواتین اسلامک مشن یونیورسٹی سے عالمہ کا کورس مکمل کیا ہے۔ جو یقیناً حضرت شاہ تراب الحق صاحب زیدمجدہ کی محنت وتربیت کا نتیجہ ہے۔ اور ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے جن میں ایک نیک اور صالح اولاد بھی ہے جو اپنے والدین کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔

جناب محترم شاہ صاحب کی خدمات مختلف حیثیتوں میں مثلاً دینی، تعلیمی، سماجی اور سیاسی خدمات پھیلی ہوئی ہیں جن کا احاطہ کرنا ایک مشکل امر ہے۔ دینی خدمات کی ابتداء آپ نے کورنگی کی محمدی مسجد کی امامت وخطابت سے کی۔ چھ سال کی اس مدت میں مسلک حق کا خوب پرچار کیا۔ پھر آپ نے کھارادر کی اخوند مسجد میں تقریباً 12 سال خطابت کے جوہر دکھائے اور یہاں لوگوں خصوصاً نوجوان طبقہ کو بے حد متاثر کیا اور ان کے اندر دین متین اور مسلک اہلسنت کی روح پھونکی جس کے نتیجے میں مختلف تنظیمیں وجود میں آئیں، آپ کی دینی کاوشیں صرف وعظ وتقاریر اور مناظروں تک محدود نہ تھیں بلکہ تحریری، عملی واصلاحی انداز بھی اس میں شامل تھا کیونکہ آپ اس حقیقت سے مکمل آگاہ ہیں کہ کوئی بھی بات محض وعظ وتقریر تک محدود رہ کر جامع اثرات مرتب نہیں کرسکتی، اس لئے آپ نے اس طرف بھی بھرپور توجہ دی تاکہ حقیقت اپنے نقوش دیر تک قائم رکھ سکے۔ آپ نے مختلف علمی موضوعات پر کتابیں تحریر کیں، مثلاً تصوف وطریقت، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، جمال مصطفی ﷺ، مزارات اولیاء اور توسل، تبلیغی جماعت کی نقاب کشائی، اسلامی عقائد، فضائل صحابہ و اہل بیت وغیرہا، جو ایک بیش بہا علمی وروحانی ذخیرہ ہے اور جس سے آنے والے لوگ بہت استفادہ کرسکتے ہیں۔ آپ نے مختلف اخبارات وغیرہ میں بھی ''آپ کے مسائل'' کے نام سے کالمز بھی لکھے اور مسائل کا حل بھی بتاتے رہے۔ اور ماہنامہ افق کے ''روحانی کالم'' میں آپ شرعی مسائل کے جوابات بھی دیتے رہے۔ جماعت اہلسنت کے زیراہتمام ماہنامہ ''ترجمان اہلسنت'' کو بھی جاری رکھا جس میں مختلف علماء اہلسنت کے مضامین شائع کئے جاتے تھے۔ روزنامہ جنگ کے ایک ایڈیشن میں مولوی یوسف لدھیانوی نے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں قبر پر پھول ڈالنے کو ناجائز لکھا تھا، جس کا آپ نے بھرپور انداز میں تعاقب کیا اور اس کو لاجواب کردیا اور ہنوز جواب ان پر قرض ہے۔ غرض شاہ صاحب کی دینی اور عملی خدمات کو فراموش کرنا ظلم کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان خدمات کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں مزید دین متین اور مسلک حق اہلسنت کی خدمت

کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین

جناب موصوف اس شعر کے مصداق ہیں:

ہو حلقۂ یاراں تو ابرِ ریشم کی طرح نرم
جو ہو رزمِ حق و باطل تو فولاد ہے مومن

فقیر راقم الحروف کے ساتھ شاہ صاحب کا دیرینہ تعلق ہے۔اور ہر اہم معاملہ جو مسلک اہلسنت کے متعلق ہو،شانہ بہ شانہ ساتھ ہوتے ہیں۔ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ سے خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں۔جب حضرت بحرالعلوم مجدد عصر حاضر اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن المعروف مبارک صاحب پیرارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ ونوراللہ مرقدہ نے خیبرایجنسی باڑہ پشاور میں گستاخ رسول ﷺ منیر شاکر اور دیگر بدمذہبوں کے خلاف علمی جہاد فرمایا اور پھر حکومت کی دخل اندازی کی وجہ سے لاہور ہجرت فرمائی تو اس سلسلے میں مسلک حق اہلسنت وجماعت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے کراچی کی سطح پر جناب شاہ صاحب کا تعاون اور کردار بے مثال اور منفرد رہا اور علی الاعلان آپ نے پریس کانفرنس اور جلسوں میں حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت کی اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے دشمنوں کے خلاف مجاہدانہ کردار ادا کیا۔جو یقیناً ایک سچے عاشق رسول ﷺ کے لئے سرمایہ حیات ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

آج اس پرفتن دور میں ہمیں ایسے ہی مرد مجاہد کی ضرورت ہے،اگر دیگر اکابر علماء ومشائخ بھی اسی طرح مجاہدانہ کردار ادا کرتے رہیں تو کسی گستاخ اور بدمذہب کی جرأت نہیں ہوگی کہ وہ مقام مصطفیٰ ﷺ اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کو کم کرنے کے لئے عملی اقدامات کرے،کیونکہ عظمت مصطفیٰ ﷺ پر مرمٹنا صد ہزار بار قابل ستائش اور قابل تحسین ہے اور محبت مصطفیٰ ﷺ کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔بقولہ علیہ السلام **لایؤمن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین**......یعنی''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ (بیوی) بچوں اور سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں''

حضرت شاہ تراب الحق صاحب مسلک اہلسنت کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں۔جہاں بھی مسلک اہلسنت پر حرف گیری ہو،وہاں جناب والا کی تقریر وتحریر مخالفین کو دندان شکن جواب سے نوازتی ہے۔دینی ومذہبی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے سماجی خدمات کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول رکھی ہے اور معاشرے کی فلاح وبہبود کے لئے ہر ممکنہ اقدام کرنے سے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے۔غرباء ومساکین کا خصوصی خیال رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ ہر ممکنہ تعاون کرتے ہیں،خصوصاً رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں لوگ کافی تعداد میں ان سے فیض یاب ہوتے ہیں۔اس کے لئے مدارس وغیرہ میں تعاون کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔آپ دارالعلوم امجدیہ کی مرکزی کمیٹی کے بھی اہم ترین رکن ہیں۔آپ نے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن،سابقہ کھوڑی گارڈن میں ایک عظیم الشان مدرسہ بھی بنوایا جس میں ابتدائی تعلیم سے لے کر درس نظامی کی تعلیم تک شعبہ جات قائم ہیں،جو بحسن وخوبی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ جہاں ایک عالم دین وسماجی رہنما ہیں، وہیں آپ ایک بہترین منتظم اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والے انسان بھی ہیں، چونکہ اسلام میں دین وسیاست الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔اس لئے آپ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر سیاست میں بھی حصہ لیا اور ایک بھرپور کردار ادا کیا جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔آپ نے 1985ء کے انتخابات میں نظام مصطفیٰ ﷺ گروپ کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا تا کہ سیاست میں اہلسنت کی نمائندگی برقرار رہ سکے کیونکہ اس انتخابات میں جے یو پی نے عدم شرکت کا اعلان کیا تھا اور اس وجہ سے شہر بھر میں بدمذہب پارٹی ''جماعت اسلامی'' تنہا منتخب ہوکر آ سکتی تھی، جس سے عظمت مصطفیٰ ﷺ اور مسلک حق اہلسنت کے حق میں مجاہدانہ کردار کی توقع عبث تھی، لہذا ان انتخابات میں اہلسنت کے کچھ علماء بھی منتخب ہوکر آئے جنہوں نے اسمبلی وغیرہ میں مسلک حق اہلسنت کے حق میں آواز بلند کی اور اپنے اجتماعی مسائل لوگوں کے سامنے پیش کئے۔آپ کی طرف سے حاجی حنیف طیب صاحب مختلف عہدوں پر فائز رہے اور بے لوث خدمت کی، اور اپنے شعبے میں ملکی دولت کو لٹیروں کے ہاتھوں ضائع ہونے سے بچایا اور سیاست میں رہنے کے باوجود کوئی کرپشن ان پر ثابت نہ ہوا۔آپ نے سیاست میں رہتے ہوئے بھی کبھی اپنے ذاتی مفادات کی بات نہیں کی بلکہ ملکی اجتماعی مفاد اور مسلک اہلسنت کے اجتماعی مفاد کی بات کی اور کسی سے ڈر کر نہیں بلکہ بے خوف ہوکر حکمرانوں کے غلط طرز عمل اور غلط پالیسیوں پر کھل کر تنقید کرتے اور بسا اوقات حکمران ان سے ناراض بھی ہو جاتے، مگر آپ حق کے معاملہ میں ان کی پرواہ نہ کرتے۔

تختِ سکندری پہ وہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہو آقا ﷺ جن کا تیری گلی میں

آپ نے سیاست میں رہتے ہوئے بھی دین متین کی خدمت سے روگردانی نہیں کی بلکہ مختلف سرکاری، نیم سرکاری اداروں، بینکوں اور دفاتر میں ہونے والے پروگرامز میں مختلف دینی اور علمی موضوعات پر پرمغز تقاریر کے ذریعے اہلسنت کے عقائد کا پرچار کیا اور انسانی فلاح و بہبود کی تلقین کی اور خاص کر نظریہ پاکستان کا تحفظ کیا اور ہر محاذ پر پیغام برسر عام دیتے کہ پاکستان دوقومی نظریہ کے اصل اور اولین علمبردار حضرت سیدنا ومرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ تھے اور ان کے بعد حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ تھے اور ان ہی کی کاوشوں اور برکات کا نتیجہ تھا کہ ہزاروں علماء ومشائخ اہلسنت نے اسی دوقومی نظریہ کی بنیاد پر قائداعظم کو اپنا وکیل بنا کر پاکستان بنانے کی بھرپور جدوجہد کی اور اس کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا تا آنکہ مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آیا۔بلا ریب پاکستان کا وجود علماء ومشائخ کی فکر وجدوجہد کی مرہون منت ہے، لیکن افسوس کہ آج اہلسنت اپنے انتشار اور افتراق کی وجہ سے اپنے تشخص کو کھو چکے ہیں اور اغیار ہمارے اسلاف کی محنتوں پر اپنا لیبل لگا کر اپنا نام چمکا رہے ہیں۔خدارا!! اہل سنت ہوش کے ناخن لو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرو اور اہلسنت کی نشاۃ ثانیہ بقاء اور اپنا دینی ملی اور روحانی تشخص بحال کرنے کی مل جل کر اجتماعی جدوجہد کرو ورنہ......

داستان تک بھی نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں

یہ ملک اہلسنت کے علماء، مشائخ اور عوام کی جدوجہد کا ثمرہ ہے اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری انہیں پر ہے۔اپنی اس ذمہ داری کو

پوری کرنے کے کے لئے ہر ایک سنی کو میدان عمل میں اترنا ہوگا۔اس لئے ہمارا شاہین (پاکستان) اس وقت زاغوں کے تصرف میں ہے۔آیئے عہد کریں کہ اپنے اس ارض وطن پاکستان کو تحفظ دلائیں گے تا کہ اس ارض وطن میں نظام مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں دیکھ سکیں (انشاءاللہ تعالیٰ)

ختم نبوت کے مسئلہ میں سیاسی سطح پر جناب شاہ تراب الحق صاحب کا بھرپور کردار رہا ہے اور آپ نے دیگر علماء اہلسنت کے ساتھ مل کر ختم نبوت کا دفاع مجاہدانہ انداز سے کیا۔ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے،جس کا منکر قطعا کافر و مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔قرآن کریم اور احادیث طیبہ نے عقیدہ ختم نبوت کو دوٹوک الفاظ میں بیان کیا ہے اور تاریخ اسلام گواہ ہے کہ جب کبھی کسی بد بخت نے قصر نبوت میں میخ گاڑنے کی کوشش کی،تو مصطفیٰ ﷺ کے سچے عاشقوں نے ہمیشہ ان کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔عقیدۂ ختم نبوت محافظ خلیفۂ رسول ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے دعویداران نبوت کے خلاف کس طرح فکری و عملی جہاد فرمایا یہ اظہر من الشمس ہے۔جب انگریز اور یہودی سامراج برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰ ﷺ اور دین متین سے والہانہ لگاؤ کو ختم کرنے میں ناکام ہو گئے تو اپنے مذموم مقاصد کے لئے اس زمین سے ایک غدار کو اپنا ہمنوا بنا کر اسے دعویٰ نبوت کرنے تک پہنچا دیا اور وہ بد بخت شخص جس کا نام مرزا غلام قادیانی تھا،قادیان کے بد بخت علاقہ میں پیدا ہوا اور جوانی میں آ کر دعویٰ نبوت کر بیٹھا اور وہ تاج جو سرورکون ومکان ﷺ کے سرانور پر اللہ تعالیٰ نے خود سجایا تھا۔اسے اتارنے کی ناپاک کوشش کی،مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے دین کی خود حفاظت فرمائے گا اور دین کی حفاظت دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ایک قرآن اور دوسرا صاحب قرآن ﷺ،اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نور ہیں،جن پر آیات قرآنیہ خود شاہد ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"یریدون ان یطفئوا نور اللہ بأفواھھم ویأبی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون"**(التوبہ:32)

یعنی"وہ کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورے کرے بغیر ماننے والا نہیں ہے،اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو"اس نور کو فروزاں رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو منتخب فرماتا ہے تا کہ اس نور کی حفاظت کا وہ ذریعہ و وسیلہ بن کر اپنا نام تا قیامت زندہ رکھ سکیں۔ہر ذی شعور اور انصاف پسند شخص جانتا ہے کہ جب مرزا غلام قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو علماء و مشائخ اہلسنت ہی نے سب سے پہلے اور پرزور انداز میں اس کا رد کیا اور اس کے خلاف بھرپور جہاد کیا جن کے سرخیل حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔جنھوں نے کھلے عام مرزا قادیانی کو چیلنج کیا تھا مگر وہ بھاگ گیا کیونکہ **ان الباطل کان زھوقا** (بے شک باطل مٹنے کے لئے ہی ہے)

پھر پاکستان میں ختم نبوت کے پاسدار،علما و مشائخ اہلسنت ہی رہے جنھوں نے ہر قربانی دے کر حتی کہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرمایا اور بالآخر 7 ستمبر 1974ء میں علماء اہلسنت کی کوششوں سے جن میں علامہ عبدالمصطفی الازہری رحمتہ اللہ علیہ،مولانا عبدالستار خان نیازی رحمتہ اللہ علیہ،علامہ شاہ احمد نورانی رحمتہ اللہ علیہ اور جناب مولانا شاہ تراب الحق قادری صاحب اور دیگر علماء و مشائخ شامل ہیں،قادیانیوں،مرزائیوں کو آئینی طور پر کافر و مرتد قرار دے کر غیر مسلم اقلیتوں میں شامل کیا گیا۔شاہ صاحب کا اس حوالے سے بھی کردار انتہائی متاثر کن رہا ہے اور ہر محاذ پر حتی کہ اسمبلی میں بے خوف وخطر دوٹوک الفاظ میں ختم

نبوت کا تحفظ کیا۔لیکن افسوس کہ منزل انہیں ملی جو ہمراہی سفر ہی نہ تھے۔ہمارے اسلاف نے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا آج ان کا نام تک صحیح معنوں میں لوگ نہیں جانتے اور جو اس تحریک کا قابل ذکر حصہ تک نہ تھے، وہ اس کے ٹھیکیدار بن کر قابض ہو گئے۔خدارا اہلسنت ہوش میں آؤ، اپنے منصب کو پہچانو اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے اردگرد نظر رکھو کہ قادیانی ایجنٹ مختلف لباسوں اور روپوں میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے دلوں سے تعظیم وعشق مصطفیٰ ﷺ نکالنے کے درپے ہیں۔

اے سنیو! اتحاد و اتفاق سے مل کر ان ایمان کے دشمنوں اور ڈاکوؤں کے خلاف مقابلہ کرو اور ہر پلیٹ فارم پر اپنا تشخص بحال کرو۔ علماء ومشائخ اہلسنت کی کتب کا مطالعہ کرو اوران سے اپنا علمی، عملی، روحانی اور محبت کا تعلق قائم کرو تا کہ دین وایمان کے یہ ڈاکو تمہاری متاع عزیز کی طرف میلی نگاہ سے بھی نہ دیکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔آمین

قبلہ شاہ صاحب نے نہ صرف ملکی سطح پر خدمات دین پیش کیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر دین متین اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کی تبلیغ کی سعی وجد وجہد کی۔اس مقصد کے لئے آپ نے مختلف وقتوں میں کئی ممالک کے نجی اور غیر نجی دورے کئے۔1977ء میں آپ نے نیروبی کا دورہ کیا پھر حج کے لئے حرمین شریفین گئے جہاں آپ کی ملاقات قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی۔آپ نے متحدہ عرب امارات، سری لنکا، برطانیہ، بنگلہ دیش، ہندوستان، ہالینڈ، جرمنی، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، چین، فرانس، اردن اور مصر وغیرہ کے تبلیغی دورے کئے اور اسلام کے آفاقی پیغام کو وہاں کے لوگوں تک پہنچایا۔ان میں سے بعض ممالک میں تبلیغی و تعلیمی ادارے بھی بنائے۔مثلاً کینیا، ویلینسیا میں فیضان مدینہ کے نام سے مدرسہ و تعلیمی ادارہ بنایا جو تا حال دینی خدمت میں مصروف عمل ہے۔گویا کہ آپ ایک عالمی مبلغ ہیں۔شاہ تراب الحق صاحب کا اہم ترین کارنامہ جماعت اہلسنت کی تنظیم نو اور اسے عروج تک پہنچانا ہے۔1956ء میں دین متین کی تبلیغ اور اہلسنت کی اشاعت کے لئے انفرادی کوششوں کو اجتماعی کوششوں میں منظم انداز میں بدلہ جائے۔اس مقصد کے لئے خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی سرپرستی میں جماعت اہلسنت کا قیام عمل میں لایا گیا۔1992ء میں جب جماعت اہلسنت کا کوئی خاطر خواہ کام نہ رہا اور وہ غیر متحرک ہو گئی تو حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب نے کراچی میں جماعت اہل سنت کو فعال اور متحرک کرنے کے لئے مناسب اقدام کئے اور آپ نے جماعت اہلسنت کی ازسر نو تنظیم سازی کی۔اور منظم انداز میں جماعت اہلسنت پاکستان کے پلیٹ فارم سے مسلک حق اہلسنت کی ترویج واشاعت کا کام آگے بڑھایا۔گویا آپ نے جماعت اہلسنت پاکستان میں ایک نئی روح پھونک دی۔آپ نے نہ صرف پاکستان کراچی میں، بلکہ دیگر ممالک میں بھی جماعت اہلسنت کی تنظیمات قائم کیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں خدمت دین ومسلک حق میں مصروف ہیں۔اس کے علاوہ آپ جماعت اہلسنت ورلڈ کے ناظم الامور بھی ہیں اور جماعت اہلسنت کے اہداف ومقاصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ آپ کا یہ سفر ترقی کی طرف گامزن ہے۔اللہ تعالیٰ اس میں مزید برکت عطا فرمائے۔امین

بعض ایسے نام نہاد سنی جو کہ جناب فخر السادات سید شاہ تراب الحق صاحب سے تعصب اور حسد رکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جناب موصوف سید نہیں ہیں۔ایسے شخص کے حق میں یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ......

وھذا رجل سفیه لم یعرف نفسه ولا دینه ولا دنیاه ولا امه ولا اباه مثل من انکر العیان (البز دوی،ص

150)

یعنی یہ وہ بے وقوف شخص ہے جو نہ اپنے آپ کو جانتا ہے، نہ اپنے دین کو، نہ اپنی دنیا کو، نہ اپنی ماں کو اور نہ اپنے باپ کو، اس کی مثال اس طرح ہے جو ظاہر اور روشن چیزوں کا انکار کرتا ہے۔

حضور پر نور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "**المومن وقاف المنافق وساب**" یعنی مومن مسلمان کامل پہلے بات کو سوچتا ہے، تولتا ہے، دل میں فکر کرتا ہے اور بعد میں بولتا ہے۔ اگر بات نیکی کی ہو تو کہہ دیتا ہے اور اگر شر پر مشتمل ہو تو سکوت کرتا ہے۔ اس کے برعکس منافق بے دھڑک بولتا ہے یعنی اونچائی سے کھڈے میں چھلانگ لگا تا ہے۔ یہ نہیں سوچتا کہ سر پھٹ جائے گا یا کمر اور پاؤں ٹوٹ جائیں گے۔ بے اختیار گفتگو کرتا ہے لہٰذا اس کے اکثر بیانات شر پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ایک تجربہ کار نوجوان نے اپنی عقل کے اعتبار سے ایسے شخص کے بارے میں جو کہ جناب شاہ تراب الحق صاحب کے سادات میں سے ہونے کا منکر ہے، اس کے حال کے مناسب ایک حکایت بیان کی ہے کہ صوبہ پنجاب میں دو بھائی رہائش پذیر تھے۔ ایک کا نام جورہ دین اور دوسرے کا نام نورہ دین تھا۔ دونوں امام تھے۔ جورہ دین نے ربیع الاول کے مہینے میں شادی کی اور جمادی الثانی کے مہینے میں اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا، جس سے جورہ دین بہت خوش ہوا۔ وہ مسجد میں سرمہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ عام لوگ جنہیں معلوم نہ تھا کہ یہ بچہ شادی کے چار مہینے بعد (بے وقت) پیدا ہوا ہے، مبارکباد دینے آتے تھے اور جورہ دین اپنے حال پر بہت خوش تھا۔

تو میرے غیرت مند سنی بھائیو! ایسے آدمی جو کہ علماء و مشائخ عظام، اور خصوصا امیر اہلسنت سید شاہ تراب الحق قادری رضوی سے بغض و عناد رکھتے ہیں، ان کی مثال مندرجہ بالا حکایت میں ناجائز اولاد جیسی ہے جو جورہ دین کے گھر چوتھے مہینے بعد پیدا ہوا تھا۔ اب اگر ایسے لوگ اس طرح کی احمقانہ باتیں کریں اور علماء پر افترا بازی کریں تو اس پر تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر چہ اس کے حال کے مصداق کافی حکایات موجود ہیں لیکن ایک واقعہ مزید نقل کر رہا ہوں۔ چونکہ ایسا شخص بڑا بے وقوف، ذلیل، کمینہ اور احسان فراموش ہے۔ لہٰذا نفحۃ الیمن جو کہ ادب کی کتاب ہے، اس میں اس کے حال کے مطابق واقعہ لکھا ہوا ہے۔ جیسا کہ عرب کہتے ہیں "**ضابق النعل بالنعل**" واقعہ کچھ اسطرح ہے:

"حكاية عن الاصمعى قال دخلت البادية واذا انا بعجوز بين يديها شاة مقولة والى جانبها جذو ذنب فقالت اتدرى ماهذا فقلت لاقالت هذا جذ و ذنب اخذناه صغيرا ودخلناه بيتا وربتناه فلما كبر فعل بشاتى ماترى" وانشدت تقول شعرا:

قتلت شويهتى و فجعت قلبى	**وانت لشاتنا ابن ربيب**
غذيت بدرها وغدرت فيها	**فمن انباك ان اباك ذئب**
اذا كان الطباع طباع سوء	**فلا ادب يفيد ولا اديب**

جو لوگ سادات کرام کا انکار کرتے ہیں اور ان کے معاملہ میں بے ادبی کرتے ہیں۔ یہ درحقیقت حضور نبی کریم ﷺ کا انکار اور بے ادبی ہے، کیونکہ سادات کرام نبی کریم ﷺ کی اولاد ہیں۔ اور جو سادات کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں، ان سے حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو تکلیف پہنچتی ہے، لہذا ایسے شخص پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔

كما فى النبر اس ومن صدر عنه مايوجب الكفر حبطت حسناته ووجب اعادة الحج وتجديد النكاح بعد تجديد الايمان ولايكفيه الايمان بكلمة الشهادة على حسب العادة مالم يقصد تجديد الايمان

قوله فالدعوى بدون الدليل باطلة وصاحبها ضال مضل والداعى كالزانية والتابع له على هواه كولد الزنا فان ولدالزنا هالك حكما لعدم المربى والاتباع لمبتدع لاينتج الاالبدعة والالحاد

(روح البیان، ص 208، ج 1، وایضافی شیخ زادہ حاشیہ، بیضاوی ص 518، ج 1، بیضاوی شریف ص 355)

حاصل: ایسا شخص مندرجہ بالا عبارت کی بناء پر دو حکموں کا مصداق بنا۔ پہلا یہ کہ ضال و مضل ہوا اور دوسرا یہ کہ اس کی مثال زانی عورت کی طرح ہے اور اس کے تابعداروں کا حکم ولدزنا کی طرح ہے اور ولدزنا سرپرست نہ ہونے کی وجہ سے ہلاک کے حکم میں ہے۔ اس لئے ایسا شخص ضال، بنفسہ اور مضل ہے تمام لوگوں کے لئے۔ کیونکہ اس نے لوگوں کے ایمان کو خسارے میں ڈال دیا ہے۔ تو ایسا علم اللہ تعالیٰ کسی کو بھی نصیب نہ کرے کیونکہ یہ تو عین طوفان نوح ہے۔ ایک بار پھر وضاحت کر دیں کہ اس تمام تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ حکم کرنا بغیر کسی دلیل شرعی کے مردود ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

قال هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

ترجمہ: ان سے اے محبوب ﷺ کہہ دیں کہ اپنی دلیل لے آئیں اگر یہ اپنے قول میں صادق ہیں

قال القهستانى و نعم ماقيل من طعن فى علماء الامة لايلومن الا امه كما فى الكرمانى

ترجمہ: قہستانی نے کہا: کیا ہی اچھی بات کہی گئی کہ جس نے علماء امت پر طعن کیا اس نے اپنی ماں پر ملامت کی (تکملہ حاشیہ ابن عابدین ص 122، ج 6)

علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ علماء و مشائخ اہلسنت پر طعن کرنے والے بے اصل و بے نسل ہوتے ہیں، مثلاً جولاہا، حجام اور ولدزنا وغیرہ۔

یہ بات مسلّم ہے کہ حق اور اہل حق کے خلاف اہل باطل اپنا منفی پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے باطل پروپیگنڈوں سے اہل حق کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں مگر ان کانٹوں کے باوجود بھی پھول اپنی خوشبو بکھیرتا رہتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ جناب سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس طرح ہے:

ومثاله كمن كان يضرب رأسه بالجبل ليكسر الجبل وانه لايدرى انه لا وبال على الجبال وانما الوبال على رأسه مااحسن ما قال ان من كدر التراب على القمر لايقع الا عليه او بصق الى السماء الا يرجع الا اليه (شرح میزان عقائد، ص 131)

یعنی اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنا سر پہاڑ پر مارے اس خیال سے کہ پہاڑ کو توڑ دے جبکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا وبال پہاڑ پر نہیں بلکہ اسی کے سر پر ہوگا (یعنی اسی کا سر زخمی ہوگا) کسی نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ جو شخص مٹی کو چاند پر پھینکتا ہے تو مٹی اسی

کے سر پر گرتی ہے یا جوشخص آسمان کی طرف تھوکے تو تھوک اسی پر واپس لوٹتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب ایک عبقری شخصیت کے مالک ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے گونا گوں صفات سے نوازا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنے دین کا درد اور جذبہ وافر مقدار میں عنایت فرمایا ہے۔ **ذالك فضل الله يوتيه من يشاء**...... الخ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمادے۔ آپ محسن اہلسنت اور داعی اہلسنت ہیں۔ آپ کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اہلسنت کے تمام دھڑوں میں اتحاد کے علمبردار ہیں اور آپ کی دیرینہ خواہش یہ ہے کہ اہلسنت (یا سول اللہ ﷺ کہنے والوں) میں اتحاد واتفاق پیدا ہو، تاکہ باطل اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف منظم انداز میں مقابلہ کر کے حق کا بول بالا کیا جاسکے اور دوسری طرف آپ باطل اور بدمذہب فرقوں کے ساتھ اتحاد کو بالکل ناپسند کرتے ہیں۔ گویا شاہ صاحب کی شخصیت اس آیت قرآنیہ کی عملی صورت ہیں:

اشدآء على الكفار رحماء بينهم (یعنی کافروں پر سخت ہیں جبکہ آپس میں (مومنوں کے لئے) نرم ورحیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ حضرت شاہ صاحب کی عمر دراز فرمائے اور اہلسنت پر ان کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ اور انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ نیز خدمت دین متین ومسلک حق اہلسنت کی مخلصانہ جدوجہد کو اپنی بارگاہ عالیہ میں اپنے حبیب آقائے دوجہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

فقط والسلام

فقیر سید احمد علی شاہ حنفی سیفی ترمذی
مہتمم جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ
فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن، کراچی

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا کمال الدین رضوی
(مدرس جامعہ برکاتیہ گلشن اقبال کراچی)

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم و لاهم یحزنون** (القرآن)

ترجمہ: سنو! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ تو کوئی خوف ہے، نہ انہیں کسی قسم کا غم ہوگا

اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں میں سے بعض بندوں کو قرب خاص عطا فرمایا جسے منصب ولایت کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جا بجا فضیلتیں بیان فرمائیں۔ لوگوں کو ان کے مقام سے آشنا کرایا تا کہ لوگ ان کے مقام کو سمجھ کر ان سے برکات حاصل کریں اور ان سے عامیانہ معاملات کرنے سے گریز کریں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے وہ اعلیٰ مقام عطا فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص محفل ملائکہ میں یاد فرماتا ہے اور انہی کے صدقے اہل زمین کو نعمتوں سے نوازتا ہے۔ زمین پر بارش برساتا ہے اور اس بارش سے لوگوں کی غذا کا انتظام فرماتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے صدقے عذاب ٹل جاتے ہیں، غیروں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو سرخرو فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں بھی ایک زندہ ولی عطا فرمایا جس کے شب وروز خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے گزرتے ہیں۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم شامل حال نظر آتا ہے۔ میری مراد ''ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت، علمبردار مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت مجاہد ملت سیدنا شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی'' کی ذات بابرکات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے بہا خوبیاں عطا فرمائیں۔ ان میں سب سے بڑی خوبی جو مجھے نظر آئی بلکہ ایک زمانہ معترف ہے کہ آپ مدظلہ العالی مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات کے لئے کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ اس عظیم کام کے لئے آپ بلا چوں چراں ہمہ وقت دستیاب رہتے ہیں۔ آپ یہ نہیں دیکھتے کہ سامنے والے شخص کی حیثیت کیا ہے، اس کا مقام کیا ہے، بلکہ آپ صرف کام کو دیکھتے ہیں اور سب کے ساتھ یکساں پیش آتے ہیں اور ہر ایک کو فرداً فرداً سنتے ہیں اور ذاتی دلچسپی لے کر مسئلے کو حل فرماتے ہیں۔

عظیم ملی شخصیت

آپ کی خدمات پورے سال دنیا بھر میں جاری رہتی ہیں مگر کراچی ایک ایسا خوش نصیب شہر ہے کہ آپ کی ذات گرامی سے پر رونق ہے۔ اگر آج بھی مسلک یا اہل مسلک کو کوئی چیلنج درپیش ہوتا ہے تو یہ بات حلفیہ طور پر کہی جا سکتی ہے کہ اس کے حل کے لئے آپ کی ذات گرامی کے علاوہ کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ آپ نے تو اس مسلک عظیم کی خاطر ایسے لوگوں کے لئے بھی کام کیا ہے جنہوں نے آپ کو سرعام، سربازار گالیاں دیں لیکن آپ نے خندہ پیشانی سے ان ساری باتوں کو نہ صرف برداشت کیا بلکہ ایسے لوگوں کے مسائل حل فرما کر عظیم ملی شخصیت ہونے کا ثبوت دیا۔ اپنے تو اپنے، آپ کے مخالفین بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ لوگ جو آپ کے بارے میں

سر مجلس مخالفانہ باتیں کرنے سے بالکل نہیں کتراتے اور نہیں رکتے بلکہ جب کبھی آپ کا تذکرہ آئے تو آپ کے خلاف کم از کم چند جملے کہنا ضروری سمجھتے ہیں اور یہ بھی نہیں دیکھتے کہ سامنے کس قسم کے لوگ بیٹھے ہیں، جی میں جو آئے یہ جملہ کہتے ہیں کہ ''تراب الحق مسلک اعلیٰ حضرت کا ٹھیکیدار بنا ہوا ہے'' وغیرہ وغیرہ مگر جب ان کے خلاف کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا ہے اور بد مذاہب ان پر وار کرتے ہیں تو یہی مرد مجاہد ولی کامل پریس کلب کے سامنے بنفس نفیس ان لوگوں کی حمایت میں احتجاج ریکارڈ کراتے ہیں اور حکمرانوں سے براہ راست احتجاج کر کے رائے عامہ اور حکمرانوں کو ان کی حمایت میں لے آتے ہیں اور پھر وہ حضرات سکون کا سانس لیتے ہیں۔

ذالك فضل الله يوتيه من يشآء (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔

آپ کے فضائل و برکات کا ذکر کہاں اور کہاں مجھ سا نکما؟ یہ تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ اپنے ایک پیارے بندے سے متعلق مجھے بھی لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آخر میں اتنی بات ضرور کہوں گا کہ آپ مدظلہ العالی اہلسنت و جماعت کے لئے بے مثال اور بے بدل سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل آپ اور دیگر اکابرین اہلسنت کا سایہ عالم اسلام پر تادیر قائم ودائم فرمائے اور عالم اسلام کو ان کے برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

گر قبول افتد زہے عز وشرف

Sahar Foundation
(Trust)

قاری صاحب سے شاہ صاحب......(از: سید رفیق شاہ)

جب سے شعور زندگی میں قدم رکھا، گھریلو ماحول مذہبی پایا۔ نبی کریم ﷺ، اصحاب رسول ﷺ، اہلبیت اطہار، اولیاء کاملین کی سیرت و واقعات، علماء کرام، پیران عظام کے تذکرے صبح وشام سننے کو ملتے۔ حضرت قاری مصلح الدین صدیقی، حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہوتا۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے ذکر شہادت اہلبیت وکربلا کے حوالے سے ذکر عام ہوتا جبکہ حضرت قاری مصلح الدین صدیقی سے خاندان کے بعض افراد کا خصوصی تعلق اور نیازمندی رہی۔ میں بچپن میں والدہ کے ہمراہ قاری صاحب کے گھر (واقع اچھی قبر کے سامنے والی گلی) جاتا، قاری صاحب نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے خصوصی شفقت فرماتے۔ مجھ ناچیز کو اپنے قریب بٹھاتے، جب دینی ماحول میں قدم رکھا، پیر صاحبان کے تذکرے سننے کو ملتے۔ زیادہ سے زیادہ مرید بنانے والوں کو بھی دیکھا۔ احباب اصرار کرتے کہ آپ بھی مرید ہو جاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہوں اور قاری صاحب جب تک دنیا میں رہے، ان ہی سے تعلق رہا۔ دوست کہتے کہ کیا آپ قاری صاحب سے بیعت ہو، میں جواباً عرض کرتا کہ جس طرح بیعت ہوا جاتا ہے اس طرح یاد نہیں، الغرض ایک دن حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب سے بیعت ہونے کا اظہار کیا۔ حضرت نے جواباً عرض کیا کہ میاں مجھ میں کیا رکھا ہے۔ آپ کسی اور پیر کو تلاش کرو۔ آج سے تقریباً 20 سال قبل شاہ صاحب کا سامنا کرنے کی بھی جرات نہ ہوتی اور اب بھی ادب کا دامن نہیں چھوٹا۔ الغرض انجمن طلبہ اسلام سے وابستگی کے دوران پاکستان کے مختلف شہروں میں جانے اور پیران عظام، علماء کرام سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔ نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے بڑی عزت اور آؤ بھگت ہوتی۔ ایک مرتبہ بھیرہ شریف سرگودھا اے ٹی آئی کے کنونشن میں شرکت اور پیر کرم شاہ الازہری سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ احباب سے ان کی خصوصیات، علمی کارناموں اور قوم ملت کی خدمت سے آگاہی ہو چکی تھی۔ ارادہ کیا کہ پیر صاحب سے بیعت ہوا جائے۔ دل میں ارادہ تھا کہ بیعت قادری سلسلہ میں اور سید سے ہوں۔ دوران ملاقات پیر صاحب سے اس بات کا اظہار نہ ہوسکا۔ ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری ان دنوں شدید علیل تھے۔ پھر حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب سے بیعت ہونے کا ذکر احباب سے کیا۔ بہت سے اے ٹی آئی کے دوست شاہ جی سے بیعت تھے۔ محترم امانت علی زیب، شعیب سلہڑی، چوہدری شاہد، محمد علی خان ودیگر مجھے راولپنڈی ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید لے گئے جہاں میں پہلے بھی تربیتی نشست میں جا چکا تھا۔ شاہ جی سے بعد نماز عشاء ملاقات طے تھی۔ اگرچہ رسماً کئی ملاقاتیں ہو چکی تھیں مگر شاہ جی ضروری کام سے عشاء کے فرض پڑھا کر فوراً چلے گئے۔ شاہ جی کے پیچھے لاہور اتفاق مسجد میں جمعہ کے لئے پہنچے۔ پتہ چلا کہ حضرت آج نہیں آئیں گے، مختلف مواقعوں پر

پنجاب اور خصوصاً لاہور آنا جانا لگا رہتا۔ ایک مرتبہ شاہ جی کے پیچھے اتفاق مسجد لاہور میں جمعہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جمعہ میں شاہ جی صلوٰۃ وسلام سے قبل ہی مسجد سے چلے گئے۔ ان دنوں حضرت پیر فاروق رحمانی صاحب کی ربیع المجالس نامی تصنیف حاصل ہوئی جس کی تقریب رونمائی المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی نے کی تھی۔ جس میں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے صدارتی خطاب فرمایا تھا۔ اس کتاب کے ایک باب میں کامل پیر کے حصول کے لئے وظائف درج تھے۔ اس پر عمل شروع کیا کہ رات کیا دیکھا کہ محفل سجی ہوئی ہے۔ علماء ومشائخ تشریف فرما ہیں۔ شاہ صاحب محفل میں نمایاں ہیں۔ قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا کا بلند آواز میں ورد جاری ہے۔ میں شاہ صاحب کے قریب جاتا ہوں۔ مصافحہ کرتا ہوں کہ آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے یہ بات حضرت پیر سید احمد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ سے کی تو حضرت نے کچھ دیر آنکھیں بند رکھیں۔ پھر فرمایا کہ تمہارا حصہ شاہ صاحب کے پاس ہے۔ شاہ صاحب ہم سے بھی بڑی محبت فرماتے ہیں اور لوگوں کو بھی ہماری جانب بھیجتے رہتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد جمعرات کے روز دارالعلوم امجدیہ جانے کا اتفاق ہوا۔ واپسی میں شاہ صاحب نے ساتھ چلنے کو کہہ دیا۔ ان دنوں شاہ صاحب پابندی سے امجدیہ جایا کرتے تھے۔ مفتی محمد ظفر علی نعمانی صاحب مہتمم ہوا کرتے تھے۔ میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں ظہر کی نماز سے قبل شاہ صاحب سے تنہائی میں ملاقات کی التجا کی تو حضرت نے نماز ظہر کے بعد لائبریری میں بیٹھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ میں نے خلوت میں دوران ملاقات ان باتوں سے آگاہ کیا تو فرمایا کہ تم بیعت ہوگئے، اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔ شاہ صاحب کے یہاں پیری مریدی کا کوئی تصور نہیں۔ جماعت اہلسنت کے اجلاسوں میں بعض امور پر اختلاف رائے بھی ہوا مگر شاہ صاحب نے کبھی بھی اختلاف رائے کو ناپسند نہیں کیا۔ انجمن طلبہ اسلام کے ذمہ دار کی حیثیت سے زیادہ رابطے ہوتے۔ شاہ صاحب کو دنیائے عالم میں بڑی عزت واحترام سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ ہر سال کئی ممالک کے تبلیغی دورے کرنے کے ساتھ ساتھ کتب کی تصنیف فرماتے ہیں۔ وہی خانقاہ کو چلانا جماعت اہلسنت کراچی امارات کی ذمہ داریاں نبھانا اور سینکڑوں مساجد ومدارس کی نگرانی وسرپرستی یقیناً کسی عام فرد کے بس کی بات نہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی نظر عنایت ہے۔ ایک واقعہ جس کا تعلق براہ راست شاہ صاحب سے ہے۔ گزشتہ رمضان المبارک 2009ء کی 27 ویں شریف شب قدر میں ایک بابا جی کا ذکر ہوا۔ محترم شاہد رضا جو کہ میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں رضا کارانہ خدمات انجام دیتا رہا ہے، بتایا کہ شام مسجد کی صفائی کے لئے اعتکاف میں بیٹھے افراد کو کہا گیا کہ وہ مسجد کی بالائی منزل پر چلے جائیں۔ بابا جی جو کہ اعتکاف میں شامل نہیں تھے، دیکھنے میں مسافر واللہ والے معلوم ہوتے تھے۔ شاہد رضا نے ان سے کہا کہ آپ مسجد کے صحن میں چلے جائیں۔ بابا جی نے اشارتاً انکار کر دیا۔ بات طول پکڑ گئی۔ بحث وتکرار پر ایک جملہ بابا نے کہہ دیا ''میں جاؤں گا یا تم'' کچھ دیر بعد نگراں اعتکاف شاہد رضا مسجد سے باہر تھے جو کہ ان کے لئے خود حیران کن تھا۔ مغرب کی نماز میں شاہ صاحب کو درج ذیل واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ شاہ صاحب نے بابا جی کی طرف دیکھ کر کہا کہ اسے تنگ نہ کرو، یہ مجذوب ہے۔ بابا جی جو کہ دور بیٹھے تھے، قریب آکر شکایت کرنے لگے۔ جلالی کیفیت میں بول اٹھے کہ میں شاہ صاحب کو جانتا ہوں اور شاہ صاحب مجھے جانتے ہیں۔ شاہ صاحب نے بابا سے احباب بالخصوص شاہد رضا کو معاف کرنے کو کہا اور بابا کی خدمت کے لئے شاہد رضا کی ڈیوٹی لگا دی۔ یوں شاہد رضا بابا جی کے قریب ہوگئے۔ بابا نے باآواز بلند کہا کہ میں عید کے بعد جاؤں گا۔ شاہ صاحب کے ہوتے ہوئے میری ضرورت نہیں، یہی کافی ہے، یہ قطب ہے۔ شاہ

صاحب نے انہیں مسجد سے متصل اپنے حجرے میں لے گئے۔ حجرے میں بہت سارے کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ بابا سے کہا گیا کہ آپ اس میں کچھ پسند کریں۔ بابا نے کہا کہ سلائی کے پیسے شاہ صاحب نے اپنے جیب سے غالبا 400 روپے پیش کر دیئے۔ بابا مسجد سے باہر نہیں گئے۔ 27 ویں شب کپڑے اور سلائی کی رقم شاہ صاحب سے لی۔ لوگوں کی حیرانی میں اس وقت مزید اضافہ ہو گیا کہ وہ کپڑے کا سوٹ عید کے دن پہنا ہوا ہے اور بابا شاہ صاحب کو اس کپڑے کی جانب متوجہ بھی کرتے ہیں۔ اسی دن عصر میں بابا کی طبیعت خراب ہوئی، دوا لائی گئی، مغرب کی نماز بھی ادا کی اور نماز مغرب کے بعد منبر کے سامنے والے ستون سے ٹیک لگا کر آنکھ بند کر کے آرام کرنے لگے۔ عشاء میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد بابا سے بغرض ملاقات مسجد میں آئی، آنکھ بند ہونے کی وجہ سے آرام کے خیال سے جگایا نہیں۔ عشاء کی اقامت کے وقت سرسری ہلایا جاتا ہے۔ بابا آرام ہی کر رہے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد ہلایا جاتا ہے، وہ ایک سمت گرنے لگے، انہیں سیدھا لٹایا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بابا تو انتقال کر گئے ہیں۔ جلدی سے ایمبولینس بلالی گئی اور ساتھ ہی شاہ صاحب کو اطلاع کی گئی۔ شاہ صاحب کے حکم پر لاش کو امانتاً رکھوایا جاتا ہے۔ بابا کو مسجد کی پہلی منزل سے نیچے ایمبولینس کی طرف لایا گیا۔ اسٹریچر ایک سمت میں نے پکڑی، اسٹریچر جو کہ لوہے کا ہے اوپر سے انسان کا وزن، مگر یہاں کوئی وزن محسوس نہیں ہوا۔ ورثاء کی تلاش اہم مسئلہ تھا کہ بابا سے متعلق آگاہی ہو۔ بڑی تگ و دو کے واقف کار کو تلاش کر لیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بابا ایک عرصہ قبل صوبہ پختونخوا سے کراچی آئے تھے۔ اکثر کئی کئی روز ذکر و اذکار میں بند کمرے میں رہتے تھے۔ ان کی منہ بولی بہن جو کہ یوسف گوٹھ میں رہتی ہے، ان کی خواہش کے مطابق بابا کو یوسف گوٹھ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا جاتا ہے۔ وہاں خوبصورت تعمیر کیا گیا مزار بھی ایک کرامتی عمل ہے۔ الغرض بابا نے کہا تھا کہ شاہ صاحب کے ہوتے ہوئے میری ضرورت نہیں۔ یہ قطب ہے۔ میں عید کے بعد چلا جاؤں گا اور عید کے دن مغرب اور عشاء کے درمیان چلے گئے۔ شاہ صاحب کی زندگی کے بہت سے واقعات بیان کئے جاتے۔ کہتے ہیں شاہ صاحب سے عداوت اور بغض رکھنے والوں کی بھی کمی نہیں ہے ان کے لئے صرف دعا ہی کی جاسکتی ہے۔

علامہ شاہ تراب الحق قادری کی شخصیت کا تعارف

از قلم: مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت)

نحمده و نصلی ونسلم علی رسوله الكريم

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

زندہ قومیں اپنے محسنین کو یاد رکھتی ہیں اوران کی تابندہ درخشندہ زندگی سے ضیاء حاصل کرتی ہیں، ان کی کاوشوں، کوششوں، دین متین کے لئے ان کی قربانیوں کا مطالعہ کرکے اپنی سستیوں اور کوتاہیوں کو زائل کرتی ہیں، ان کی تحریریں پڑھ کر اپنی اصلاح کا سامان کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم حضرات اسلاف کے حالات قلمبند کرنے کا اہتمام کرتے آئے ہیں۔ اسماء رجال وتراجم کے عنوان سے لکھی گئیں کتب اس پر شاہد عادل ہیں، پھر مشاہدہ یہ ہے کہ جن جن محدثین، فقہاء، علماء صوفیاء کے تذکرے نہ لکھے گئے ان کی تحریریں اگر آج موجود بھی ہیں یا ان صوفیاء کے سلسلائے طریقت اگر آج بھی چل رہے ہیں، باوجود اس کے خود ان کی تحریروں کو پڑھنے والے یا ان کے سلسلہ سے وابستگان ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے، بسا اوقات ایسی کتب بھی دکھائی دیتی ہیں جن کے بارے میں تحقیق کرنے والے آج تک وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ فلاں کی تصنیف ہے۔

بعض ایسی کتب بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں جو اپنے موضوع پر اکمل اور لکھنے والے کی اس فن میں مہارت کی خبر دیتی ہیں مگر لکھنے والا کون......کس کا بیٹا......کس خاندان، قوم وقبیلہ سے تعلق......کس علاقے کا رہنے والا......کہاں پیدا ہوا......کہاں پرورش پائی...... حصول علم اور ترویج واشاعت دین کی خاطر کتنے اور کہاں کہاں سفر کئے......کن شخصیات سے اکتساب فیض کیا......کن لوگوں نے اس کے سامنے زانوئے تلمیذ خم کئے......کب اور کہاں داعی اجل کو لبیک کہا......اور کیا کیا علمی روحانی ورثہ چھوڑ کر گیا......کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

لہذا علماء ومشائخ کے حالات زندگی اوران کے دینی وملی کارناموں پر تحریری کام ہونا ایک ضروری امر ہے۔ علماء ومشائخ میں سے جو حیات ہیں یا وفات فرما گئے اگر متعلقین کے تعاون سے حالات وواقعات ومعاشرتی سرگرمیوں کو قلمبند کرنے کا اہتمام نہ کیا گیا تو یہ اہلسنت و جماعت کا بہت بڑا نقصان ہوگا جس کے ازالے کی پھر کوئی صورت نہ ہوگی۔ بزرگان دین عجز وانکساری کے پیش نظر اپنے حالات وواقعات کو ضبط تحریر پر رضامندی کا اظہار نہیں فرماتے۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ (سندھ) کے ایک بزرگ قطب وقت منبع جود وسخا پیر طریقت الٰہی بخش میندھرو علیہ الرحمہ سے جب حالات زندگی لکھنے کے لئے کچھ پوچھا جاتا تو آپ یوں ارشاد فرماتے ''مٹی تھا، مٹی ہوں اور مٹی ہو جاؤں گا'' ایسی صورت میں متعلقین کا کام ہے کہ وہ بزرگوں کے حالات لکھنے کا اہتمام کریں، یا لکھنے والوں سے تعاون کریں اور انہیں معلومات بہم پہنچائیں۔

مجھے جن کی حالات زندگی اور تاثرات جمع کرنے کا موقع نصیب ہوا ہے، وہ خاندان اہل بیت کے چشم و چراغ، جماعت اہلسنت کے روح رواں، مسلک اعلیٰ حضرت کے نقیب، میدان خطابت کے شہسوار، متعدد کتب کے مصنف، یادگار سلف، افتخار خلف، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں، جو سچے عاشق رسول ﷺ، سچے محبّ وطن، نہایت فعال، نہایت بیدار مغز، وسیع النظر، معاملہ فہم، فراست وبصیرت، حکمت وتدبر سے کام لینے والے، جرأت وہمت اور شجاعت کی خوبیوں سے آراستہ، عظیم مبلغ اسلام ہیں۔ آپ کی راست بازی اور حق گوئی مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ایسی ذات ستودہ صفات کے حالات و واقعات کو قلمبند کرنا مجھ جیسے انسان کے لئے آسان نہیں مگر کچھ ایسے دوستوں کا حکم ہے کہ جن کو ٹالنا میرے لئے مشکل ہے۔

ولادت

27 ماہ رمضان سن 1946ء...... آپ قیام پاکستان سے ایک سال قبل 1946ء میں ماہ رمضان کی 27 تاریخ کو ہندوستان کی اس وقت کی ایک ریاست حیدر آباد دکن کے ایک شہر ناندھیڑ کے مضافات میں موضع کلمبر میں پیدا ہوئے۔

نسب

آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید شاہ حسین قادری بن سید شاہ محی الدین قادری بن سید شاہ عبداللہ قادری بن سید شاہ مہراں قادری تھا اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام اکبر النساء بیگم تھا اور آپ والد ماجد کی طرف سے سید ہیں اور والدہ ماجدہ کی طرف سے فاروقی ہیں یعنی سلسلہ نسب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اپنے وقت کے جید عالم، مدیر المہام امور مذہبی حیدر آباد دکن حضرت علامہ مولانا انوار اللہ خان صاحب فاروقی علیہ الرحمہ سے آپ کا ننھیال ہے۔ حضرت علامہ مولانا انوار اللہ خان صاحب ایک متبحر عالم دین تھے جن کی تبحر علمی کا اندازہ ان کی تصانیف ''کتاب العقل'' اور ''مقاصد الاسلام'' کے مطالعے سے لگایا جا سکتا ہے۔

پاکستان آمد

تقسیم ہند، سقوط حیدر آباد دکن کے بعد 1951ء میں ہندوستان سے ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لائے۔ سقوط حیدر آباد دکن میں آپ کے تایا محترم سید شاہ امیر اللہ قادری کو شہید کر دیا گیا تھا اور پاکستان تشریف لا کر آپ نے کراچی میں قیام فرمایا۔ کچھ عرصہ پی آئی بی کالونی میں، پی آئی بی کے قریب لیاقت بستی نامی آبادی میں رہے۔ اس کے بعد کورنگی منتقل ہو گئے۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم مدرسہ تحتانیہ دودھ بولی بیرون دروازہ نزد جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن میں حاصل کی۔ پاکستان آنے کے بعد پی آئی بی کالونی (کراچی) میں قیام کے دوران ''فیض عام ہائی اسکول'' میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے رشتے کے خالو اور سسر پیر طریقت رہبر شریعت ولئ نعمت قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ سے گھر پر کتابیں پڑھیں، پھر ''دار العلوم امجدیہ'' میں داخلہ لے لیا جہاں زیادہ تر اسباق قاری صاحب علیہ الرحمہ کے پاس پڑھے اور سند صدر الشریعۃ بدر الطریقۃ حضرت علامہ امجد علی اعظمی (متوفی 1367ھ) علیہ الرحمہ کے صاحبزادے شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی ازہری علیہ الرحمہ سے حاصل کی جو اس وقت ''دار العلوم امجدیہ'' کے شیخ

الحدیث تھے جبکہ اعزازی سندوقار الملت سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی حنفی علیہ الرحمہ سے حاصل کی جو اس وقت ''دارالعلوم امجدیہ'' کراچی کی مسند افتاء پر فائز تھے۔

شادی خانہ آبادی

آپ کا نکاح 1966ء میں پیر طریقت ولی نعمت حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے تین فرزند سید شاہ سراج الحق، سید شاہ عبدالحق اور سید شاہ فرید الحق اور چھ بیٹیاں عطا ہوئیں جن میں سے ایک کا تین سال کی عمر میں ہی وصال ہو گیا۔ باقی الحمدللہ بقید حیات ہیں۔

آپ کے بڑے صاحبزادے سید شاہ سراج الحق نے درس نظامی کی اکثر کتب کا سبقاً سبقاً مطالعہ کرنے کے بعد موقوف کر دیا جبکہ منجھلے صاحبزادے سید شاہ عبدالحق قادری نے بفضلہ تعالیٰ ''دارالعلوم امجدیہ'' سے سند فراغت حاصل کی۔ ان کے بارے میں حضرت سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ فرماتے ہیں ''جب سید عبدالحق کی پیدائش ہوئی تو پیر طریقت حضرت علامہ قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ نے فقیر سے فرمایا کہ ان کا نام محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی نسبت سے شاہ عبدالحق رکھو۔ شاید عالم دین بن جائے۔ لہٰذا قاری صاحب علیہ الرحمہ کے ارشاد کے مطابق شاہ عبدالحق رکھا گیا۔ خدا کا کرنا دیکھئے یہی بیٹا میرا عالم دین بنا۔ الحمدللہ! موصوف عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے مقرر بھی ہیں اور اپنے والد بزرگوار کی جگہ اکثر آپ ہی وعظ فرمانے تشریف لے جاتے ہیں۔ حضرت کے قائم کردہ دینی ادارے ''دارالعلوم مصلح الدین'' کا انتظام بھی انہی کے سپرد ہے اور ''آخوند مسجد'' کھارادر میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے سید شاہ فرید الحق قادری اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ شاہزادیوں میں آپ کی چھوٹی لخت جگر بھی عالمہ ہے۔

شرفِ بیعت

1962ء میں بذریعہ خط اور 1968ء میں بریلی شریف حاضر ہو کر امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی (متوفی 1340ھ) کے چھوٹے فرزند مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ اس سفر میں آپ تیرہ روز حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دولت خانے پر قیام پذیر رہے اور آپ سے تعویذات کی تربیت اور اجازت بھی حاصل کی۔ اسی دوران ''مسجد رضا'' میں نمازوں میں امامت فرماتے اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ان کی اقتداء میں نمازیں ادا فرماتے، نیز کئی جلسوں میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی موجودگی میں تقریر فرمائی اور داد تحسین حاصل کی۔

خلافت

سلسلہ عالیہ قادری، برکاتیہ، اشرفیہ، شاذلیہ، منوریہ، معمریہ اور دیگر تمام سلاسل میں آپ کو اپنے پیر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، اپنے استاد و سسر پیر طریقت حضرت علامہ قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ اور قطب مدینہ شیخ عرب و عجم حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے زینت العلماء مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمہ سے خلافت واجازت حاصل کی۔ ''ماہنامہ مصلح الدین'' کی

اشاعت خاص ''مصلح الدین نمبر'' (اگست 2002 / جمادی الاخر 1223ھ) کے صفحہ 65 میں ہے کہ قبلہ قاری صاحب علیہ الرحمہ نے مورخہ 27 جمادی الثانی 1402ھ بمطابق 22 اپریل 1982ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام میمن مسجد مصلح الدین گارڈن بتقریب خرقہ خلافت سند اجازت اور محفل نعت بروانگی عمرہ حاضری دربار مدینہ میں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کو سند خلافت اور اجازت بیعت عطا فرمائی۔

اس سے قبل جب آپ 1977ء میں تبلیغی دورے پر نیروبی (کینیا) تشریف لے گئے۔ واپسی پر فریضہ حج ادا فرمایا۔ اسی سفر حرمین شریفین میں ضیاء الملت والدین حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی صحبت میں کئی روز تک رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

امامت وخطابت

1965ء تا 1970ء چھ سال ''محمدی مسجد'' کورنگی کراچی میں اور 1970ء تا 1982ء بارہ سال ''اخوند مسجد'' کھارادر کراچی میں امامت وخطابت فرماتے رہے پھر جب 1983ء میں آپ کے استاد وسسر قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ (جو کہ اپنی نیابت وخلافت آپ کو پہلے ہی عنایت فرما چکے تھے) نے اپنے وصال سے دو سال قبل ''میمن مسجد'' مصلح الدین گارڈن سابقہ کھوڑی گارڈن کراچی کی امامت وخطابت آپ کے سپرد فرمائی۔ اس وقت سے تاحال آپ قاری صاحب علیہ الرحمہ کی دی ہوئی ذمہ داری کو بحمدہ تعالیٰ آج تک نبھا رہے ہیں۔

جس وقت ''اخوند مسجد'' کھارادر کراچی میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ اس وقت نوجوانوں کی خاصی تعداد آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوئی اور کئی تنظیمیں قائم ہوئیں جن میں سنی باب الاشاعت، تحریک عوام اہلسنت، انجمن اشاعت الاسلام، جمعیت اشاعت اہلسنت (1)، حقوق اہلسنت اور دعوت اسلامی (2) وغیرہا معرض وجود میں آئیں۔

تقاریر

تقاریر کا سلسلہ آپ نے 1962ء میں شروع کیا جبکہ آپ ابھی طالب علم تھے، فراغت کے بعد مادر علمی ''دارالعلوم امجدیہ'' کراچی سے مبلغ کے طور پر خدمات انجام دیں، ہر جلسہ میں ''دارالعلوم امجدیہ'' کی جانب سے خطیب کے طور پر جانے جاتے تھے۔ وہ ایسا دور تھا کہ آپ ایک دن میں بارہ بارہ تقاریر بھی کرتے تھے۔

وہ دور جب مولوی احتشام الحق تھانوی نے سرکاری ونجی دفاتر میں ہونے والے میلاد شریف کے جلسوں میں اپنا سکہ بٹھا دیا تھا۔ اس وقت حضرت نے اپنی مصروفیات کے باوجود سرکاری، نیم سرکاری ونجی اداروں، بینکوں اور دیگر دفاتر میں ہونے والے میلاد شریف کے جلسوں میں جا کر مسلک حق اہلسنت کے فروغ کے لئے تبلیغ فرمائی اور اس کا سلسلہ اڑتیس سال سے زائد عرصہ تک چلتا رہا پھر آپ نے طبیعت کی ناسازی اور مصروفیت کی زیادتی کی بناء پر تقاریر کا سلسلہ تقریباً موقوف کر دیا۔ اب صرف جہاں جانا نہایت ضروری ہوتا ہے، وہیں تقریر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی مسجد میں باقاعدگی سے جمعہ کا خطاب فرماتے ہیں اور جلسوں پر اکثر اپنے فرزند ارجمند حضرت علامہ مولانا سید شاہ عبدالحق قادری مدظلہ کو بھیج دیتے ہیں۔

مناظرے

آپ نے کئی مناظرے بھی کئے ہیں جن میں سے ایک مشہور مناظرہ ''دارالعلوم کورنگی کراچی'' کے ایک مولوی ''محمد فاضل'' سے ہوا جس میں آپ کے ساتھ مفتی اعظم سندھ مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید علیہ الرحمہ صدر مناظرہ تھے۔ نیز ایک مناظرہ ''حزب اللہ کراچی'' کے سربراہ گستاخ اولیاء ڈاکٹر کمال عثمانی سے ہوا جس میں ڈاکٹر عثمانی ہار گیا باوجود شکست کے اپنی دائمی شقاوت کے سبب یہ لوگ تائب نہ ہوئے۔

1980ء میں روزنامہ جنگ کے جمعۃ المبارک ایڈیشن میں عنوان ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے تحت مولوی یوسف لدھیانوی نے ایک سوال کے جواب میں لکھ دیا کہ قبروں پر پھول ڈالنا ناجائز ہے تو آپ نے اس کا تعاقب کیا اور اس کا جواب لکھ کر اگلے جمعہ کے اخبار میں شائع کرایا۔ اس طرح دو سے تین ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار جنگ اخبار کے ایڈیٹر نے معذرت کر کے اس کی اشاعت بند کر دی لیکن مولوی یوسف لدھیانوی نے بددیانتی یہ کی کہ جنگ اخبار میں دیئے گئے جوابات کو جب ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کے نام سے کتابی شکل دی گئی تو قبر پر پھول ڈالنے والے مسئلہ میں صرف اپنے جوابات شائع کئے اور حضرت کے جوابات کو شائع نہیں کیا۔

بیرون ملک تبلیغ

دین متین کی تبلیغ و اشاعت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ اپنی تقاریر اور مواعظ حسنہ کے ذریعے کونے کونے میں اسلام کی دعوت کو عام کیا۔ یہ سلسلہ 1977ء سے شروع ہوا، جب آپ نے پہلا دورہ نیروبی کینیا کا فرمایا اور لوگوں کی دعوت پر کئی بار عرب امارات، سری لنک، بھارت، بنگلہ دیش، برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، بیلجیم، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، کینیا، تنزانیہ، زمبابوے، عراق، زنزیبار، زمبیا، فرانس، اردن اور مصر تشریف لے گئے اور سرکاری وفد کے رکن کی حیثیت سے آپ نے اس وقت کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو مرحوم کے ہمراہ عوامی جمہوریہ چین کا دورہ کیا اور ''کنزالایمان'' اور اہلسنت و جماعت کا لٹریچر وہاں کے مسلمانوں تک پہنچایا، نیز سرکاری وفد کے رکن کی حیثیت سے اردن اور مصر کا بھی دورہ فرمایا۔

جن ممالک میں آپ تشریف لے گئے، ان میں سے کچھ کی صورتحال بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا ''دنیا کے بعض ممالک ایسے ہیں جہاں علماء کرام تشریف نہیں لے جاتے کیونکہ وہاں کے لوگ بہت غریب ہیں اور علماء کرام کو سارا خرچ خود برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ کام منظم جماعت کا ہے۔ ایک شخص اسے برداشت نہیں کر سکتا'' آپ مزید فرماتے ہیں...... ''میں کینیا کے ایک جزیرے زنزیبار گیا، لسانی فسادات میں وہاں بہت نقصان ہوا، ہم وہاں ایک مسجد میں پہنچے تو چند ہی لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں بہت حیرانی ہوئی۔ ہم نے باہر نکل کر معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہاں کے مقامی لوگوں نے اپنے تئیں یہ گمان کر لیا کہ کوئی تبلیغی درود و فاتحہ کا منکر ہی آیا ہوگا جو کم و بیش پچاس سال سے لگاتار بدلتے چہروں کے ساتھ نام نہاد مذہب کا پرچار کرنے چلے آتے ہیں، آج سے پچاس سال قبل مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ تشریف لائے تھے۔ ان کے بعد آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ ہم نے لوگوں کو اکٹھا کر کے دن میں جلسہ رکھا۔ الحمدللہ عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کچھ عرصے بعد اسی علاقے میں ہندوستان کے ایک عالم دین کو بھیجا اور وہاں مدرسہ بھی قائم کیا۔

امریکہ کے بارے میں حضرت فرماتے ہیں کہ ''امریکہ میں مسلمانوں کی اکثریت اب بھی اردو زبان سمجھ لیتی ہے، نوجوان نسل تقریباً انگریزی ہی جانتی ہے۔ امریکہ کے لوگوں کے دو سوالات ہیں؟ What?، Why? کیا اور کیوں؟ وہاں کے لوگ اگر کوئی مسئلہ پوچھیں اور بتقاضائے بشریت عالم دین بروقت جواب نہ دے سکے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ کا حل دین اسلام میں نہیں ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ذہین علماء کرام کو تربیت دے کر بیرون ممالک بھیجا جائے۔

دوسری بات یہ کہ تبلیغ کے اثرات اس وقت مرتب ہوتے ہیں جب عالم دین یا مذہبی اسکالر عوام میں رہ کر عوام کے مسائل کو حل کرے۔ اگر کوئی عالم دین وہاں جا کر اچھے ہوٹل میں بیٹھ جائے، تقریر کرنے آئے، تقریر کر کے دوبارہ ہوٹل میں چلا جائے، رات کو سوتا رہے، اس سے تبلیغ کے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ میں جب بھی تبلیغی دورہ پر گیا، کبھی رات کو نہیں سویا، بعد نماز فجر ہی سویا، لوگوں میں رہ کر لوگوں کے مسائل کو حل کرتا ہوں کیونکہ لوگوں میں مسائل کی پیاس ہے۔ ان کے مسائل حل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ یورپ عریانی و فحاشی کا گڑھ ہے، وہاں کے لوگ لادینیت میں مبتلا ہیں۔ وہ کسی مذہب کو نہیں مانتے، ایسے ملکوں میں بھی مسلمان مذہبی گھرانے ہیں۔ پورے کے پورے خاندان مذہبی ہیں۔ ایک پادری نے مجھ سے کہا! آپ یہاں کچھ سال رہ جائیں۔ آپ اپنی تیس فیصد ایمانی حلاوت کھو بیٹھیں گے۔ آپ کی دوسری نسل پچاس فیصد مسلمان رہ جائے گی، آپ کی تیسری نسل بیس فیصد مسلمان رہ جائے گی۔ آخر کار آپ کی چوتھی نسل پر ہمارا قبضہ ہوگا۔

نہ جانے لوگ کیونکر امریکہ کو جنت سمجھتے ہیں اور گرین کارڈ کی تمنا کرتے ہیں۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جس کا نام گرین کارڈ ہے۔ اس کا رنگ گرین نہیں ہے۔ اس گرین کارڈ کو حاصل کرنے میں لوگ اپنے ایمان تک بیچ دیتے ہیں۔ مسلمان کو اس کام سے بچنا چاہئے، اسپین میں مسلمانوں کی زندگی بہت کٹھن ہے وہاں کوئی کرایہ تک نہیں دیتا، جو خدمت کرنی ہے اپنے طور پر کرے۔ اسپین کے شہر ویلنسیا میں پہلے صرف بیس پاکستانی تھے لیکن اب چار سو پاکستانی وہاں موجود ہیں۔

اسپین کا سقوط 1691ء یا 1492ء میں ہوا۔ پانچ سو سال قبل اس ملک کو حضرت طارق بن زیاد علیہ الرحمہ نے فتح کیا تھا۔ اسپین فتح کرنے کے بعد مسلمانوں کے دو اصول تھے۔ اسلام قبول کر لو یا جزیہ دو، جزیہ دینے کے بعد غیر مسلموں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمے ہوتی ہے، یعنی جزیہ دینے کے بعد وہ ذمی ہو جاتا ہے۔ مسلمان عیاش ہونے لگے لہٰذا اسپین مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھین لیا گیا۔

ہم نے ویلنسیا میں ایک مسجد کی جگہ لی۔ اس کا نام میں نے ''فیضان مدینہ'' رکھا۔ ہم نے اس مسجد میں جمعہ بھی پڑھایا ہے، اسپین میں لفظ مسجد استعمال نہیں کر سکتے لہٰذا اس کا نام فیضان مدینہ کلچر سینٹر وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

اسپین میں کئی مقامات کے نام اب بھی عربی ہیں جیسے جبل الطارق، قرطبہ وغیرہ، ہم نے مسجد قرطبہ کا دورہ کیا۔ اسے دیکھ کر ہمارا دل رنجیدہ ہوا۔ اتنی عظیم الشان مسجد جو کہ بالکل مسجد نبوی ﷺ کے ماڈل پر تیار کی گئی تھی، آج اس کو گرجا گھر بنا دیا گیا ہے۔ محرابوں میں بت

نصب کئے گئے ہیں، جگہ جگہ شیر کی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ مسجد کے اندر بنچ لگائے گئے ہیں جس میں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عیسائی اپنی عبادت کرتے ہیں، مینار کے اندر جہاں موذن اذان کہتا تھا وہاں گھنٹا نصب کیا گیا ہے، مینار کے اوپر صلیب نصب کئے گئے ہیں تا کہ کوئی یہ جان ہی نہ سکے کہ یہ پہلے مسجد تھی۔ اس کا نام اب بھی قرطبہ ہی ہے، جگہ جگہ قرطبہ کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ جب اس مسجد کو گرجا بنایا گیا تو اسلامی ممالک میں سے کسی نے بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔

جماعت اہلسنت

1956ء میں ضرورت محسوس کی گئی کہ تبلیغ دین اور اشاعت مسلک اہلسنت کی انفرادی کوششوں کو اجتماعی طور پر منظم کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے کراچی میں خالص مذہبی جماعت ''جماعت اہلسنت'' کی داغ بیل ڈالی گئی۔ خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کے امیر شیخ محمد اسماعیل اس کے ناظم اعلیٰ اور حاجی محمد صدیق خازن مقرر ہوئے۔ اور اس جماعت کا قیام سے مقاصد اور جو اہداف طے کئے گئے، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

فکری ہدف

بین الاقوامی سطح پر کفر کا زور توڑنا اور غلبہ اسلام کی منظم تحریک اٹھانا

روحانی ہدف

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت کی دعوت تمام انسانوں حلقوں تک پہنچانا

سیاسی ہدف

استحکام پاکستان اور نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کے لئے ذہن سازی کرنا

سماجی ہدف

معاشرتی برائیوں کے خاتمے اور خدمت خلق کے فروغ کی کوشش کرنا

اصلاحی ہدف

گمراہ کن عقائد کی اصلاح، فرقہ واریت کی بیخ کنی، جاہلانہ رسوم کی تطہیر اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں عامۃ الناس کے لئے دینی دعوت کا اہتمام کرنا

تعلیمی ہدف

قدیم وجدید علوم کے مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں قائم کرنے کی سعی کرنا، ماہرین تعلیم سے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق نصاب تیار کروانا

عملی ہدف

باطل اور طاغوت کے خلاف جہاد کرنا

تنظیمی وتحریکی ہدف

وطن عزیز کے گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، بستی بستی اور شہر شہر میں جماعت اہلسنت کی تنظیم سازی کرنا، پاکستان بھر کی تمام سنی تنظیموں اور تحریکوں کا عملی اشتراک کرنا۔

عالمی ہدف

دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا، دنیا بھر میں کام کرنے والی سنی تنظیموں اور تحریکوں سے رابطہ کرنا

1967ء میں آپ کو جماعت اہلسنت (پاکستان) کراچی کے حلقہ کورنگی کا امیر منتخب کیا گیا اور جماعت اہلسنت (پاکستان) کے زیر اہتمام شائع ہونے والا ماہنامہ ''ترجمان اہلسنت'' بھی آپ ہی چلاتے تھے اور ''ماہنامہ افق'' کے ''روحانی کالم'' میں شرعی مسائل کے جوابات بھی آپ ہی تحریر کرتے تھے۔

جماعت اہلسنت (پاکستان) کو کراچی میں فعال رکھنے میں آپ کا بڑا کردار ہے۔ چنانچہ 1992ء میں جب کراچی میں ''جماعت اہلسنت (پاکستان)'' کا کام کچھ نہ رہا اور جماعت اہلسنت کا ایک دفتر جو (محمدی مینشن، جوبلی مارسٹن روڈ پر تھا) عدالتی فیصلہ کی بناء پر جماعت کا سامان باہر پھینک کر خالی کروالیا گیا۔ اس وقت کے موجودہ عہدیداران نے کچھ خبر نہ لی تو آپ نے جماعت اہلسنت کے کام کا بیڑا اٹھایا اور ایک دفتر خریدا اور جماعت اہلسنت (پاکستان) کی تنظیم سازی فرمائی۔

آپ ''جماعت اہلسنت (پاکستان)'' کے حلقہ کراچی کے امیر ہونے کے ساتھ ساتھ ''جماعت اہلسنت'' کے ناظم کے ناظم الامور بھی تھے۔ آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ دنیا کے کئی ممالک میں ''جماعت اہلسنت'' کی تنظیم سازی اور دینی اداروں کے قیام کے سلسلے میں کوششیں کیں اور الحمدللہ وہاں بھی ''جماعت اہلسنت'' کا کام جاری وساری ہے۔

عوام اہلسنت کا ایک دیرینہ خواب ایک سیکریٹریٹ کے قیام کا تھا جو ہماری پہچان ہو، جس کے ذریعے دنیائے اہلسنت سے رابطہ ہو جس سیکریٹریٹ میں ہمارے تحقیقاتی ادارے، مہمان خانے، اسکول، یونیورسٹیاں، تجارت اور اسلامی بینکنگ نظام ہو، تاکہ ہمارا بھی سر دنیا میں فخر سے بلند ہو۔

اکیسویں صدی کے آغاز میں الحمدللہ، ثم الحمدللہ ''جماعت اہلسنت (پاکستان)'' نے ''انٹرنیشنل سنی سیکریٹریٹ'' کی صورت میں عوام اہلسنت کا دیرینہ خواب پورا کردیا جس کے قیام میں حضرت پیش پیش رہے۔ الحمدللہ آج انٹرنیشنل سنی سیکریٹریٹ نزد کالا شاہ کاکو جی ٹی روڈ لاہور پر ترقیاتی منازل طے کر رہا ہے اور اس سیکریٹریٹ کے شعبہ جات یہ ہیں۔

1: ادارہ تحقیقات اہلسنت
2: بیت الاحسان والحکمت
3: سنی انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹیڈیز
4: دارالاقامت
5: عالمی تربیتی ادارہ برائے علماء
6: مہمان خانے

7:سنی انسٹیٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز
8:مرکز خدمت خلق
9:رابطہ عالم اہلسنت
10:ادارہ برائے تربیت خواتین
11:آن لائن اسلامی یونیورسٹی
12:سنی تعلیمی بورڈ
13:مشاورتی بورڈ برائے اسلامی تجارت
14:ٹیچر ٹریننگ اسکول
15:ادارہ برائے تربیت واعظین ومناظرین
16:سنی مساجد
17:سنی دارالاشاعت
18:سنی ڈیٹا بیس
19:بینک الخیر

تحریک ختم نبوت وتحریک نظام مصطفیٰ علیہ

تحرک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ علیہ میں بھی حضرت نے بھرپور کردار ادا فرمایا، تحریک ختم نبوت میں حکومت کی جانب سے جب بہت زیادہ سختی کی گئی، بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہورہی تھیں، اس وقت آپ مختلف مساجد اور جلسوں میں تقاریر کے ذریعے نوجوانوں میں جوش وولولہ پیدا کرتے۔کئی دفعہ پولیس نے آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر گرفتار نہ کرسکی۔تحریک ختم نبوت میں علماء اہلسنت نے بڑی قربانیاں دیں، بالآخر شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالستار خان نیازی علیہم الرحمہ اور دیگر علماء اہلسنت جن میں آپ بھی شامل تھے۔حکومت پاکستان سے 7 ستمبر 1974ء کے مبارک دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔

جب تحریک ختم نبوت کا گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا تو علامہ عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ کو بھی گرفتار کیا گیا اور ایک دن ایک رات قید خانہ میں رکھا گیا۔جب آپ باہر آئے تو صحافیوں نے آپ سے پوچھا، آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ ایک رات اور ایک دن، صحافی یہ سن کر مسکرادیئے اور کہنے لگے آپ ہم سے مذاق کیوں کررہے ہیں؟

چنانچہ علامہ نیازی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو قربانی میں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے دی ہے، اس کی سزا مجھے ایک دن اور ایک رات قیدخانے میں ڈال کر دی گئی۔یہی تو میری اصل عمر ہے جو میں نے دین کے لئے قربانی دی۔باقی عمر فضول ہے۔جب علماء اہلسنت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک اٹھائی تو قومی اسمبلی (پاکستان) کے ایک رکن نے علماء اہلسنت سے کہا کہ آپ کیوں قادیانیوں کے پیچھے پڑے ہیں تو اس وقت رکن قومی اسمبلی شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری اور شاہ صاحب قبلہ وہاں موجود تھے، آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ سن کر شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری علیہ الرحمہ فرمانے لگے، ٹھہر جاؤ، ابھی فیصلہ ہوجائے گا''

علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری نے قادیانیوں کے ذمے دار شخص کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ اگر کوئی مرزا غلام قادیانی کو نہ مانے تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟

قادیانی نے جواب دیا کہ ہم اس کو کافر مانتے ہیں۔یہ سن کر قومی اسمبلی کے رکن جو یہ کہہ رہے تھے کہ آپ قادیانیوں کے پیچھے کیوں

پڑے ہیں، کھڑے ہوکر کہنے لگے۔ یہ تو ہم سب کو کافر کہہ رہا ہے۔ الغرض قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں حضرت شاہ صاحب کا بھی حصہ ہے۔

اسی طرح آپ نے تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی بھرپور حصہ لیا اور اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی اسلام منافی پالیسیوں کے خلاف بھرے جلسوں میں آپ نے اس کی مخالفت کی اور آپ کے ایک ذو معنی جملے نے لوگوں کو بڑا محظوظ کیا۔ جب آپ نے فرمایا کہ بھٹو کا زوال قریب ہے۔ اب نصرت (یعنی فتح) ہماری ہوگی جبکہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی بیوی کا نام بھی نصرت تھا۔

سیاسی خدمات

پیر طریقت حضرت سید شاہ تراب الحق صاحب قادری مدظلہ نے دین متین کی ہر شعبہ میں خدمت انجام دی ہے، جس طرح آپ مساجد میں ممبر پر بیٹھ کر اور دینی جلسوں اور جلوسوں میں تشریف لے جا کر حق کو بلند فرمایا کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے اسمبلی میں بیٹھ کر وزراء، امراء، وارا کین پارلیمنٹ کے سامنے بھی کلمہ حق بلند فرمایا ہے۔ جس طرح آپ اپنے حجرے میں اپنی مسند پر بیٹھ کر مسلک حق اور عوام اہلسنت کی خدمت کرتے ہیں۔ اسی طرح قومی اسمبلی میں پہنچ کر بھی مسلک حق اور عوام اہلسنت کی خدمت فرمائی ہے۔ آپ 1985ء میں کراچی کے حلقہ این اے 190 سے جماعت اسلامی کراچی کے محمد حسین محنتی کو بھاری اکثریت سے ہرا کر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ یاد رہے کہ 1985ء میں انتخابات غیر جماعتی بنیاد پر ہوئے جس میں جمعیت علماء پاکستان نے ان انتخابات کے طریقہ کار سے اختلاف کرتے ہوئے انتخابات میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا جبکہ شاہ صاحب قبلہ اور ان کے چند رفقاء نے اس فیصلہ کے برعکس الیکشن لڑا جس پر جے یو پی کی قیادت کی طرف سے شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔

اس کے بارے میں جب قبلہ شاہ صاحب سے پوچھا گیا کہ ان غیر جماعتی انتخابات میں حصہ لینے کا آپ کا اقدام کیا درست تھا اور اس سے مسلک اہلسنت کو کہاں تک تقویت ملی؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا "دیکھیں جی! آدمی اختلاف اس فلور پر کرے جہاں اس کی بات سنی جائے، نہ یہ کہ ادھر ملک میں عام انتخابات کا اعلان ہو چکا ہو، پوری قوم اس میں حصہ لے رہی ہو اور ادھر محض کھارادر کی گلیوں میں یہ شور مچایا جائے کہ صاحب! انتخابات غیر جماعتی نہیں، جماعتی ہونے چاہئے، ہمارے نزدیک یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے نقار خانے میں طوطی کا آوازہ......

اگر 1985ء کے انتخابات میں ہم یا ہمارا پورا گروپ جسے نظام مصطفیٰ گروپ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، حصہ نہ لیتا تو وہاں سے کوئی فرشتے تو منتخب ہوکر نہیں آجاتے، ظاہر ہے وہی دنیا دار لوگ آگے آجاتے ہیں جو اس الیکشن میں حصہ لیتے ہیں اور اگر ہم جے یو پی کے فیصلہ کے مطابق ان انتخابات کا بائیکاٹ کرتے تو ہمارا یہ فعل پورا شہر کراچی جماعت اسلامی کے حوالے کرنے کے مترادف ہوتا اور جیسا کہ ہم اس کا ماضی قریب میں مشاہدہ کر چکے ہیں۔ یہاں مسلسل دوبارہ ان کا منسٹر منتخب ہوا، اب اگر ایک بار پھر پیچھے ہٹ جاتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ ہم نے پورا کراچی جماعت اسلامی کے حوالے کر دیا ہے۔ ان حالات میں جمعیت علماء پاکستان، جماعت اہلسنت یا ہمارے عقیدے کی جتنی تنظیمیں ہیں ان میں ہر شخص یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت یہاں پر جماعت اسلامی اپنا اثر و رسوخ

آ گے بڑھانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مار رہی ہے اور اگران حالات میں ہم الیکشن میں حصہ نہ لیتے تو اس کا مطلب یہی نکلتا کہ ہم نے یہاں کی تمام سیٹیں تھالی میں سجا کر جماعت اسلامی کی پیش کر دی ہیں اور مجھے سو فیصد یقین تھا کہ اگر ہم اپنے انتخاب میں حصہ نہیں لیتے تو یہاں جماعت اسلامی کا امیدوار کامیاب ہو جائے گا۔اسی طرح دیگر حلقوں کی صورتحال بھی کچھ کچھ اسی کے قریب تھی چنانچہ ہم نے بحیثیت سنی جماعت اسلامی کے مقابلہ میں میدان عمل میں اتر آنے کو ترجیح دی۔ہم نے انفرادی طور پر الیکشن لڑا اور کراچی کی سطح پر بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور آپ نے دیکھا تھا کہ ان انتخابات کے حوالے سے پورے پاکستان میں کراچی ہی وہ واحد شہر تھا جس سے کچھ علماء منتخب ہو کر آئے اور عوام نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ہم نے 47 ہزار ووٹ لے کر پورے کراچی میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور ہماری حکمت عملی بھی اسی سلسلہ میں یہی تھی کہ جب الیکشن ہو رہا ہے تو اس میں حصہ لے کر منتخب ہو کر اور اسمبلی میں جا کر اپنے مسلک کے اجتماعی مسائل کے لئے آواز اٹھائی جائے اور ہم نے اٹھائی اور کافی معاملات پر زیر بحث لائے بھی گئے اس لئے ہمارے خیال کے مطابق ہمارا الیکشن 1985ء میں حصہ لینے کا فیصلہ بالکل درست تھا۔

رہا آپ کے سوال کا بقیہ حصہ تو اس ضمن میں اعتراضات ہم پر کئے گئے جن کا جواب دینا میں یہاں ضروری نہیں سمجھتا۔ایک تو یہ کہ الیکشن مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کرا رہا تھا اور دوسرے یہ کہ الیکشن غیر جماعتی تھے؟

پہلے اعتراض کا جواب تو یہ ہے کہ اگر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے کرائے جانے والے انتخابات میں حصہ لینا فی الواقع گناہ ہی ٹھہرا، جنرل یحییٰ خان بھی تو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہی تھا۔ پھر اس کے دور میں الیکشن میں حصہ لینا مکروہ تحریمی ہو جائے گا۔یہی سوچ بہر حال ان کی اپنی ہے۔دوسرا اعتراض یہ کہ ہم نے غیر جماعتی انتخابات میں حصہ لیا۔اس لئے معتوب ٹھہرے تو یہاں ہم پوچھتے ہیں کہ اسمبلی توڑنے کے بعد یہ جو 1988ء کے انتخابات کا ضیاء الحق نے اعلان کیا تھا وہ غیر جماعتی نہیں تھے؟ پھر اس وقت یہ فیصلہ کیوں کیا گیا کہ جو بس ہم نے 1985ء میں مس نہیں کریں گے اور وہی گناہ جو ہمارے متھے لگایا جاتا رہا۔آخر اسی کا ارتکاب خود کرنے کا ارادہ کیوں باندھ لیا گیا؟

یہ تو بعد میں غلام اسحٰق خان نگراں صدر کے دور میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں طے پایا کہ انتخابات جماعتی ہوں گے، ضیاء الحق نے تو اعلان غیر جماعتی کا ہی کیا تھا، جن میں حصہ لینے کے لئے اصولی طور پر رضامندی تو ظاہری کر دی گئی اور اب کی بار پوزیشن یہ تھی کہ اس ودفعہ بس کو مس نہ کیا جائے بلکہ بیٹھ جایا جائے تو ہمارا قصور تو صرف اتنا ہی ٹھہرا کہ ہم اس بس میں ساڑھے تین سال قبل کیوں سوار ہو گئے تھے؟

تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس اعتبار سے بھی 1985ء کے انتخابات میں حصہ لینا ہماری اعلیٰ سیاسی بصیرت تھی اور یہ کوئی غلط فیصلہ نہیں تھا اور اگر اس وقت دیگر سیاسی جماعتیں بھی ہماری طرح فیصلہ کر کے اسمبلی میں پہنچ جائیں تو ہمارا مارشل لاء کی گرفت جلد ہی کمزور کی جاسکتی تھی اور اسمبلی میں بیٹھ کر بہتر طور پر مسائل حل کئے جاسکتے تھے۔گویا ہمارا 1985ء کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ ہر لحاظ سے درست تھا۔

آپ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے گروپ (یعنی نظام مصطفیٰ گروپ) کے اندر بھی وزارتیں لینے پر اتفاق رائے نہیں ہوا تھا۔اگر آپ وزارتیں نہ لیتے تو شاید بہتر طور پر کام کر سکتے تھے۔تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا''اس معاملہ میں

ہمارے درمیان قطعی طور پر کوئی اختلاف رائے نہیں تھا، بلکہ جب ہمارے گروپ کو وزارت کی پیشکش کی گئی اس پر ہم نے باقاعدہ اکٹھے بیٹھ کر سوچ بچار کی کہ براہ راست ''حکومت سے جنگ'' کی پالیسی کہاں تک ملکی مفاد میں ہوگی، اس پر ہم نے اس بات کو ترجیح دی کہ اگر کوئی وزارت ملکی خدمت کے پیش نظر قبول کر کے اس محکمہ کو انتہائی دیانت داری سے چلایا جائے تو کم از کم ایک محکمہ سے تو کرپشن کو روکا جاسکتا ہے اور یہ بات چونکہ ملکی مفاد میں تھی۔ اس لئے ہم نے وزارت کی پیشکش قبول کرلی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ شجر ممنوعہ تھا۔ پھر آپ نے ہاتھ کیوں بڑھایا تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ سیاسی جماعتیں الیکشن لڑتی پھر کس لئے ہیں؟ کیا سب کے پیش نظر یہی نہیں ہوتا کہ انتخابات میں کامیاب ہو کر وہ اقتدار حاصل کر کے اپنے اپنے پارٹی پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں، پھر وہی پہلے والی بات آگئی تاکہ جونیجو حکومت میں وزارت کیوں لی، کوئی دوسری حکومت ہوتی تو لے لی جاتی، بھائی اگر جونیجو حکومت میں وزارت لینا ناجائز ہے تو کسی دوسری حکومت میں کیونکر جائز ہے؟ جہاں تک کام کرنے کا تعلق ہے تو ریکارڈ ملاحظہ کر لیجئے۔ وزارت پیٹرولیم کا پورا ریکارڈ آپ کو گواہی دے گا کہ اس میں ہماری وزارت کے دوران زرمبادلہ ضائع ہونے سے کس طرح بچالیا گیا۔ کتنے ہی ایسے معاملات تھے جن پر ملکی دولت اور زرمبادلہ ضائع ہو رہا تھا جسے ہم نے الحمدللہ بطور احسن محفوظ کرایا اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس دور میں ہمارے پاس یعنی حاجی حنیف طیب کے پاس جو بھی وزارت رہی، اس میں کسی قسم کی کرپشن کا کوئی ثبوت لے آئیں ہم ہر سزا بھگتنے کو تیار ہیں۔

اس دور میں آپ کے گروپ پر یہ الزام بھی لگا کہ اس گروپ کو وزارت جنرل ضیاء الحق کی خصوصی نوازش سے دی گئی ہے تو آپ نے اس الزام کے جواب میں ارشاد فرمایا ''اگر کسی کا خیال ہے تو ہمارے نزدیک بالکل لغو اور بے بنیاد الزام ہے، نوازش تو اس پر کی جاتی ہے جو کسی کے اشارے پر چل رہا ہو، ہمارے ہاں تو ابتداء ہی میں جنرل ضیاء الحق سے تلخی پیدا ہوگئی تھی اور ہم کسی مرحلہ پر جنرل ضیاء الحق کے اشارے پر نہیں چلے اور پہلی میٹنگ ہی میں جونیجو صاحب کو وزیراعظم نامزد کرنے کے سلسلے میں بلائی گئی تھی جس میں جنرل ضیاء الحق نے تمام صوبوں کے ایم این اے حضرات کو الگ الگ بلایا۔ جب سندھ کی باری آئی تو سب سے زیادہ خطرناک ہماری جنرل ضیاء الحق سے ہوئی جس پر ہمارے سندھ کے ایم این اے حضرات گواہ ہیں۔ اس موقع پر جنرل ضیاء الحق تقریر کر رہے تھے اور کوئی ان کے سامنے بولنے کی ہمت نہ کرتا تھا اور جب ہم نے ان کی قرینے سے کھنچائی کردی تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ انہوں نے ہمیں نہ تو ناشتہ دیا نہ چائے پلائی، بس خالی ہاتھ ملا کر رخصت کردیا۔ ہمارے سندھ کے معروف سیاست دان اور سابق پارلیمنٹرین جناب عبدالمجید جتوئی جو قیام پاکستان سے لے کر اس وقت تک ایم این اے منتخب ہوتے چلے آرہے تھے، بطور خاص میرے پاس آئے اور مجھے مبارکباد دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ''سائیں'' آپ نے سندھ کی عزت رکھ لی۔

تو جہاں ابتداً ہی اس قدر تلخی آگئی ہو وہاں نوازش کیسے ہوسکتی ہے؟ یہ تو ہمارا سندھ کے حوالے سے میرٹ بنتا تھا جس کی بناء پر ہمیں وزارت دی گئی اس میں ضیاء الحق کی کوئی نوازش تھی، نہ عنایت یہ ہمارا حق تھا جو ہم نے لیا۔ نوازش وعنایت اللہ تعالیٰ کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے بعد عوام کی جنہوں نے ہمیں منتخب کیا۔

جونیجو حکومت زیادہ عرصہ نہ چل سکی۔ جنرل ضیاء الحق نے اسمبلیاں توڑ دیں۔ اس طرح 1988ء میں انتخابات وقوع پذیر ہوئے اور یہ انتخابات جماعتی بنیاد پر تھے۔ ان میں نظام مصطفیٰ گروپ نے باقاعدہ حصہ لینے کا پروگرام بنایا اور باضابطہ طور پر درخواستیں بھی

طلب کی گئیں پھر یکا یک تمام حقوق سے دستبرداری کا اعلان کر دیا گیا۔ جب آپ کے گروپ کی طرف سے اچانک دستبرداری کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا ''سیاسی آدمی کا کام یہ ہے کہ معاملات کو بھانپ کر اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے۔ صورتحال کچھ یوں ہے کہ ہمارے گروپ نے چونکہ اہلسنت کے حوالے سے اپنا علیحدہ تشخص قائم کیا تھا اور ہمارا پارٹی پروگرام بھی محض نفاذ نظام مصطفیٰ تھا مگر جب ہم نے دیکھا کہ جمعیت علماء پاکستان نے بھی نظام مصطفیٰ پارٹی کے نام سے ہر سیٹ پر اپنا امیدوار کھڑا کر دیا ہے، تو ہم نے محسوس کیا کہ اب اگر ہم بھی اپنے امیدوار یہاں کھڑے کرتے ہیں تو ایک طرف تو ہمارے ووٹ تقسیم ہوں گے اور دوسرے ہم میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ بایں حالات محض اہلسنت کے وقار اور اتحاد کی خاطر الیکشن سے دستبردار ہو گئے کہ اہلسنت کی طرف ایک پارٹی کے امیدوار یہاں سے الیکشن میں حصہ لیں۔ حالانکہ ہمارے گروپ کے امیدوار جے یو پی کے امیدواروں سے کہیں زیادہ مضبوط تھے اور کراچی سے ایک دو سیٹیں ہم لے سکتے تھے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ لسانی تنظیموں کی کم از کم ان حلقوں سے تو حوصلہ شکنی ہوتی اور عوام اہلسنت کی حوصلہ افزائی ہوتی لیکن ہم نے پھر بھی جے یو پی کو موقع فراہم کیا اور ہر سطح پر غیر مشروط تعاون کیا تا کہ اہلسنت میں مزید انتشار نہ پھیل جائے۔

1985ء کے انتخابات میں حصہ لینے اور 1988ء کے انتخابات میں حصہ نہ لینے کے بارے میں آپ سے جو سوال کیا گیا اس کا جواب سننے کے بعد نتیجہ یہ سامنے آیا کہ حصہ لینے کی وجہ صرف اہلسنت کی نمائندگی اور ملک کا تحفظ اور عوام اہلسنت کی خدمت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ 1988ء میں جب اہلسنت کے نمائندے متعدد حلقوں سے الیکشن لڑ رہے تھے تو آپ اپنے گروپ کے ساتھ انتخابات سے دستبردار ہو گئے اور دستبرداری سے دوسرا مقصد اہلسنت کو انتشار سے بچانا بھی تھا۔ اس لئے آپ نے اس کے بعد کبھی کسی الیکشن میں حصہ نہ لیا چونکہ متعدد حلقوں سے اہلسنت کے نمائندے انتخابات میں حصہ لیتے ہیں جن میں سے چند ایک کامیاب بھی ہوتے ہیں اسی طرح اسمبلی میں اہلسنت کی نمائندگی کرنیوالا کوئی نہ کوئی ضرور موجود رہتا ہے جبکہ 1985ء میں حالت یہ تھی کہ اگر آپ اپنے ساتھیوں سمیت انتخابات میں حصہ نہ لیتے تو ایوان بالا میں اہلسنت کی نمائندگی کرنے والا کوئی بھی نہ ہوتا کیونکہ اہلسنت کی نمائندہ جماعت جے یو پی انتخابات کا بائیکاٹ کر چکی تھی۔ اس لئے اس وقت انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ اپنی جگہ درست تھا اور بعد میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ اپنی جگہ درست ہے۔

عہدے

اہلسنت و جماعت کی خدمت کے حوالے سے آپ متعدد عہدوں پر فائز ہوئے جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں

1: کونسلر، کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن

2: چیئرمین، تعلیمی کمیٹی کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن

3: رکن، لاء کمیٹی کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن

4: رکن، انٹرمیڈیٹ بورڈ کراچی

5: رکن قومی اسمبلی، 1985ء میں حلقہ NA-190 کراچی ساؤتھ، جماعت اسلامی کراچی کے محمد حسین محنتی کو بھاری اکثریت سے ہرا کر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور پھر قومی اسمبلی میں نظام مصطفی گروپ قائم فرمایا

6: چیئرمین، انسداد جرائم کمیٹی کراچی

7: ڈائریکٹر، جاویداں سیمنٹ فیکٹری (سرکاری نامزدگی)

8: رکن، مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان

9: چیئرمین، مدرسہ انوار القرآن قادریہ رضویہ کراچی

10: چیئرمین، جامعہ انوار القرآن قادریہ رضویہ گلشن اقبال کراچی

11: چیئرمین، مصلح الدین ویلفیئر سوسائٹی کراچی

12: چیئرمین، المسلم ویلفیئر سوسائٹی کراچی

13: ٹرسٹی/ ناظم تعلیمات، دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

14: امیر، جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

15: ناظم، جماعت اہلسنت ورلڈ

16: رکن، کمیٹی برائے سنی سیکریٹریٹ لاہور

17: پہلے رکن سنی تحریک علماء بورڈ

18: سرپرست اعلیٰ تحریک عوام اہلسنت

19: سرپرست اعلیٰ تحریک اتحاد اہلسنت

20: سرپرست اعلیٰ بزمِ رضا

21: سرپرست اعلیٰ دارالعلوم مصلح الدین

22: سرپرست اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت

23: رکن سنی رہبر کونسل

24: رکن سنی اتحاد کونسل

25: سرپرست انجمن اشاعت اسلام

(جو 1986ء میں تقریباً ختم ہوگئی، پھر 1991ء میں حضرت علامہ مولانا عرفان صاحب ضیائی مدظلہ نے جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) کے نام سے حضرت شاہ صاحب قبلہ کی سرپرستی میں قائم فرمائی جو بحمدہ تعالیٰ اب تک کام کررہی ہے)

ان میں سے بعض عہدوں پر آپ فائز رہے اور بعض پر اب بھی فائز ہیں۔ اس کے علاوہ کراچی کے متعدد مدارس و مساجد کے آپ سرپرست ہیں۔

تصانیف

حضرت شاہ صاحب قبلہ نے متعدد موضوعات پر قلم بھی اٹھایا اور کتابی صورت میں اہلسنت و جماعت کو تفسیر، حدیث شریف، فقہ حنفی، عقائد، تصوف اور فضائل وغیرہا عنوانات پر بہترین مواد فراہم فرمایا۔ حضرت کی جو کتب اب تک منظر عام پر آچکی ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں

1: تصوف وطریقت	2: خواتین اور دینی مسائل
3: ضیاء الحدیث	4: جمال مصطفیٰ علیہ
5: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ	6: مزارات اولیاء اور توسل
7: فلاح دارین	8: رسول خدا کی نماز
9: مبلغ بنانے والی کتاب	10: حضور علیہ کی بچوں سے محبت
11: دینی تعلیم	12: تفسیر سورۂ فاتحہ
13: مبارک راتیں	14: اسلامی عقائد
15: تبلیغی جماعت کی نقاب کشائی	16: جنتی لوگ کون؟
17: مسنون دعائیں	18: فضائل شعبان المعظم
19: فضائل صحابہ واہلبیت	20: تفسیر سورۂ والضحیٰ تا سورۂ ناس

جو بعد میں بنائی گئی اس کے قیام میں بھی حضرت کا بڑا کردار ہے، بقول مدیر ''ماہنامہ تحفظ'' محترم جناب محمد شہزاد قادری ترابی کے کہ رئیس التحریر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کا آخری انٹرویو (آڈیو کیسٹ کی صورت میں) میرے پاس محفوظ ہے۔ جس میں آپ سے سوال کیا گیا تو کہ دعوت اسلامی بنانے میں کن علماء کا کردار ہے تو علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے دیگر علماء اہلسنت کے ساتھ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ کا نام بھی ذکر کیا۔

حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کا مختصر تعارف

ولادت: آپ کی ولادت قیام پاکستان سے ایک سال قبل 1946ء میں ماہ رمضان کی 27 تاریخ ۱۳۶۵ھ کو ہندوستان کی اس وقت کی ریاست حیدر آباد دکن کے ایک شہر ناندھیڑ کے مضافات میں موضع کلمبر میں پیدا ہوئے۔

اسمِ گرامی: حیدر آباد دکن ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت شاہ تراب الحق کے نام پر آپ کا نام شاہ تراب الحق رکھا گیا۔

پاکستان آمد: تقسیم ہند، سقوط حیدر آباد دکن کے بعد 1370ھ بمطابق 1951ء میں (پانچ سال کی عمر میں) ہندوستان سے ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لائے۔

مسٹر کراچی کا ٹائٹل: 1380ھ بمطابق 1961ء میں (پندرہ سال کی عمر میں) مسٹر کراچی کا ٹائٹل حاصل کیا۔

پہلی تقریر: 1381ھ بمطابق 1962ء میں 16 سال کی عمر میں پہلی تقریر کی۔

پہلا مناظرہ: 1383ھ بمطابق 1964ء میں دار العلوم کورنگی کراچی کے مولوی محمد فاضل سے ہوا، جس میں آپ کے ساتھ مفتی اعظم سندھ مفتی محمد عبد اللہ نعیمی علیہ الرحمہ صدرِ مناظرہ تھے۔ اس وقت آپ کی عمر 18 سال تھی۔

دوسرا مناظرہ: 1388ھ بمطابق 1969ء میں حزب اللہ کراچی کے سربراہ گستاخِ اولیاء ڈاکٹر کمال عثمانی سے ہوا جس میں ڈاکٹر کمال عثمانی کو شکست ہوئی، باوجود شکست کے وہ تائب نہیں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر 23 سال تھی۔

شرفِ بیعت: 1381ھ بمطابق 1962ء (16 سال کی عمر میں) بذریعہ خط اور 1387ھ بمطابق 1968ء (22 سال کی عمر میں) بریلی شریف جا کر شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

خلافتِ واجازت: 1:1399ھ بمطابق 1979ء میں (33 سال کی عمر میں) شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے خلافت واجازت سے نوازا۔

2:1402ھ بمطابق 1982ء میں (36 سال کی عمر میں) پیر طریقت ولیٔ نعمت حضرت علامہ مولانا الحافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ نے خلافت واجازت سے نوازا۔

3:1414ھ بمطابق 1994ء میں (48 سال کی عمر میں) جگر گوشۂ قطبِ مدینہ، خوشبوئے مدینہ حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی صاحب علیہ الرحمہ نے خلافت واجازت سے نوازا۔

نکاح: 1385ھ بمطابق 1966ء میں (20 سال کی عمر میں) آپ کا نکاح ولیٔ کامل حضرت علامہ مولانا الحافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوا۔

خطابت وامامت: 1:19 سال کی عمر میں آپ نے پہلی مرتبہ باقاعدہ امامت فرمائی۔ 1384ھ سے 1389ھ بمطابق

1965ء سے 1970ء تک یعنی چھ سال محمدی مسجد کورنگی کراچی میں خطابت وامامت کے فرائض انجام دیئے۔

2:1389ھ سے 1402ھ بمطابق 1970ء سے 1982ء تک 12 سال کھارادر کراچی کی قدیم مسجد اخوند مسجد میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دیئے۔

3:1403ھ بمطابق 1983ء سے اب تک میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں خطابت وامامت فرمارہے ہیں۔

جماعت اہلسنت حلقۂ کورنگی کا امیر: 1386ھ بمطابق 1967ء میں (21 سال کی عمر میں) آپ کو جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے حلقہ کورنگی کا امیر منتخب کیا گیا۔

تحریکِ ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفیٰ: 1397ھ بمطابق 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک ختم نبوت 1393ھ بمطابق 1974ء میں بھرپور کردار ادا فرمایا۔ تحریک ختم نبوت میں حکومت کی جانب سے بہت زیادہ سختی کی گئی، کئی دفعہ پولیس نے آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر گرفتار نہ کرسکی۔

بیرون ملک تبلیغی دوروں کا آغاز: 1397ھ بمطابق 1977ء میں (32 سال کی عمر میں) نیروبی کینیا سے اپنے دورے کا آغاز کیا۔

پہلا حج: 1397ھ بمطابق 1977ء میں (32 سال کی عمر میں) پہلا حج فرمایا جس کی برکت سے آپ کو قطبِ مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی طویل صحبت نصیب ہوئی۔

دعوتِ اسلامی کے قیام میں شامل: قائدِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ الرحمہ کی آواز میں آپ کا آخری انٹرویو فقیر کے پاس موجود ہے، جس میں آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جب 1399ھ بمطابق 1979ء میں دعوت اسلامی کے قیام کے لئے علماء کا اجلاس ہوا تو علامہ سید شاہ تراب الحق قادری بھی اس اجلاس میں شامل تھے۔

یوسف لدھیانوی کا تحقیقی تعاقب: 1400ھ بمطابق 1980ء میں روزنامہ جنگ کراچی کے جمعۃ المبارک ایڈیشن میں عنوان ''آپ کے مسائل اوران کا حل'' کے تحت یوسف لدھیانوی کا بھرپور تحقیقی تعاقب فرمایا۔

رکن قومی اسمبلی: 1405ھ بمطابق 1985ء میں (40 سال کی عمر میں) حلقہ NA/190 کراچی ساؤتھ، جماعت اسلامی کراچی محمد حسین محنتی کو بھاری اکثریت سے ہرا کر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور پھر قومی اسمبلی میں نظامِ مصطفیٰ گروپ قائم فرمایا۔

جماعتِ اہلسنت پاکستان کی از سرِ نو تنظیم سازی: 1412ھ بمطابق 1992ء میں (47 سال کی عمر میں) آپ نے جماعت اہلسنت کے کام کا بیڑا اٹھایا اور ایک دفتر خریدا اور جماعتِ اہلسنت پاکستان کی تنظیم سازی فرمائی۔

کتاب کا نام	علامہ شاہ تراب الحق کی 50 سالہ خدمات
تعداد	1100 (گیارہ سو)
صفحات	178 (ایک سو اٹھتر)
ہدیہ	200 (دوسو روپے)

ملنے کے پتے

مکتبہ غوثیہ ہول سیل محلہ فرقان آباد، پرانی سبزی منڈی کراچی	فون:021-34926110
مکتبہ قادریہ نزد فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی	فون:021-34944672
ضیاء کیسٹ اینڈ کتب خانہ نزد شہید مسجد کھارادر کراچی	
ضیاء الدین پبلی کیشنز نزد شہید مسجد کھارادر کراچی	فون:021-32203464
مکتبہ فیضان اشرف نزد شہید مسجد کھارادر کراچی	
مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ آرام باغ کراچی	فون:021-32627897
مکتبہ برکات المدینہ بہار شریعت مسجد بہادر آباد کراچی	فون:0321-3531922
زاویہ پبلشرز، ستا ہوٹل داتا دربار روڈ، لاہور پنجاب	فون:0321-9467047
مکتبہ سخی سلطان چھوٹی گٹی حیدرآباد سندھ	فون:0321-3025510
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی پنجاب	فون:051-5552929
مکتبہ انوار القرآن میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، سابقہ کھوڑی گارڈن کراچی	فون:0301-2276371
اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک، راولپنڈی	فون:051-5558320
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	فون:055-4237699
مکتبہ قادریہ، داتا دربار روڈ، لاہور	فون:0423-7226193
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، ملتان	فون:-061-4545486
مکتبہ فیضان مدینہ نزد حنفیہ جامع مسجد، سول بازار، اٹک پنجاب	فون:0321-5753364
قادری اسٹیشنرز، لائن F، ترامری چوک، اسلام آباد پنجاب	
مکتبہ حق چاریار، پکا چانک تحصیل فیض گنج، خیر پور میرس، سندھ	
مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی، سکھر سندھ	

سیلانی Saylani welfare international trust
دکھی دلوں کا سہارا
Saylani Welfare Internationl Trust سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
Masjid Saylani Street,
Main Bahadrabad Chowrangi,
Karachi, Pakistan.
www.saylaniwelfare.com
info@saylaniwelfare.com
Fax: 021-34127693
Ph: 021-34130786 (5 Lines),
34120882-3, 34939655

معروف روحانی اسکالر وسرپرست سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری

اللہ تبارک وتعالیٰ اوراس کے محبوب مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کا خاص فضل وکرم ہے،قبلہ شاہ صاحب پر کہ ان کا نام کراچی شہر کا بچہ بچہ جانتا ہے، اورایسا کیوں نہ ہو کہ جوشخص اپنی زندگی دین اسلام کی خاطر وقف کردے،اپنا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا،سونا جاگنا مختصراً یہ کہ شب وروز دین اسلام کے شجر کی آبیاری میں صرف کردے اور جب وہ شجر گل کھلائے تو ہر سو خوشبو بکھر ہی جاتی ہے۔بس یہی حضرت کی کامیابی کا راز ہے۔

الحمدللہ 1975ء سے 1980ء کے درمیان میں حضرت قبلہ شاہ صاحب سے متعارف ہوا،اورابتداء حضرت کے بیانات سننے سے ہوئی۔ قبلہ شاہ صاحب ماہ محرم میں 10 روزہ تقاریر کے لئے کاغذی بازار میں تشریف لایا کرتے تھے، میں وہاں ان کی تقاریر سننے حاضر ہوتا تھا۔میں نے خلفائے راشدین کے موضوعات پر کبھی ایسی تقاریر نہیں سنی تھی لہذا یہ شاہ صاحب کا پہلا احسان تھا کہ ان کی تقاریر کی برکت سے میرے دل میں خلفائے راشدین،صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت بس گئی۔

1980ء میں مرحوم حاجی حنیف بلو مجھے قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے اور حاجی صاحب نے ہی سب سے پہلے حضرت سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العالیہ سے متعارف کروایا پھر اس طرح شاہ صاحب کے ہاں جانے کا سلسلہ شروع ہوا،اور پھر کچھ عرصے تک فجر کی نماز اخوند مسجد میں ادا کرتا رہا اور شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرتا رہا۔

پھر حضرت کی برکت سے قاری مصلح الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات اوران کی صحبت پانے کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر روز فجر کی نماز کے بعد حضرت قاری مصلح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔اوران کی صحبت کی برکتوں سے فیض یاب ہوتا رہا،اور یہ سلسلہ قاری مصلح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک تک جاری رہا۔

حاجی صاحب نے 1980ء میں مجھے دعوت اسلامی کے درس پر مقرر کروایا اور کچھ عرصے بعد شاہ صاحب کی میمن مسجد (مصلح الدین گارڈن) میں عصر کی نماز کے بعد درس شروع کیا جو 2003ء تک دیتا رہا۔یوں میری زندگی کے 23 سال شاہ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے اوران کی مسجد میں درس دیتے گزر گئے۔ مجھے اسلامی معلومات کا خزانہ فراہم کرنے میں شاہ صاحب کا بہت عمل دخل ہے۔نہ صرف یہ بلکہ دارالعلوم امجدیہ میں بھی تقریباً پانچ سال تک حضرت سے شرعی مسائل میں استفادہ کرتا رہا۔یہ تقریبا 35 سالہ دور ہے۔جسے میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔

الحمدللہ رب العالمین! قبلہ شاہ صاحب کی صحبت کا فیضان یہ ملا کہ ان سے دلائل الخیرات اور حزب البحر کی اجازت بھی حاصل کی۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ رہبر شریعت،فخر اہلسنت ، ماہتاب ملت، ماحیٔ بدعت، مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری کو علم وعمل،عمر وعزت،عرفان وعافیت جیسی عظیم دولتوں کی مزید برکتیں عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین

محمد بشیر فاروق قادری عفی عنہ